



دعوة المجمع
Dawa Almajmaah

المملكة العربية السعودية
المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بالجمعة
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية
والأوقاف والدعوة والإرشاد

العمرة خطوة خطوة
باللغة الأردنية

عمره قدم... بقدم

ترجمه
وعدنان محمد طيب السلفي



103

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالجمعة
شارع الملك فيصل - هاتف: ٧٤٣٣٩٤٩ - فاكس: ٧٤٣٨٩٩٦ - صيب: ١-٢ الرمز البريدي: ١١٩٥٢

www.ircpk.com

عمرة

قدم بقدم

العمرة خطواته ... خطواته

باللغة العربية

جمع وترتيب:

مكتب توعية الجاليات بالجمعة

ترجمة:

ابوعدنان محمد طيب السلفي

فہرست مضامین

- ☆ افتتاحیہ..... ۸
- ☆ دیباچہ..... ۱۰
- ☆ فضل ربانی کا مظہر..... ۱۳
- ☆ یاد رکھیں!..... //
- ☆ قابل غور..... ۱۵
- ☆ اللہ کا عظیم احسان..... //
- ☆ ابھی سے عبادت کی نیت کر لو..... ۱۶
- ☆ ابھی سے عزم کیجئے..... ۱۷
- ☆ یاد رکھئے..... //
- ☆ فضل الہی..... ۱۸
- ☆ انہیں دیکھئے..... ۱۹
- ☆ موقع سے فائدہ اٹھائیں..... //
- ☆ مکملہ المکرمہ کی اہمیت اور اس کا مقام و مرتبہ..... ۲۵
- ☆ ہدایات (سفر شروع کرنے سے پہلے)..... //
- ☆ سفر کے مسائل..... ۳۴

- ☆ موقع سے فائدہ اٹھانا..... ۳۷.
- ☆ دائمی اجر و ثواب..... //
- ☆ ضروری چیزوں کا اہتمام..... ۳۸.
- ☆ احرام باندھنے کے مقامات..... ۳۹.
- ☆ میقات سے پہلے..... ۴۰.
- ☆ میقات پر..... //
- ☆ احرام باندھتے وقت کی غلطیاں..... ۴۴.
- ☆ قابل توجہ..... ۴۶.
- ☆ ممنوعات احرام..... ۴۷.
- ☆ ممنوعات احرام کے مرتکبین..... ۴۸.
- ☆ مستقل ممنوعات..... ۴۹.
- ☆ ایک غلطی کی نشاندہی..... ۵۰.
- ☆ میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان..... ۵۱.
- ☆ تلبیہ کب بند کر دینا چاہئے؟..... ۵۲.
- ☆ قابل توجہ غلطی..... //
- ☆ وہ سنت جس پر کم عمل رہ گیا ہے..... ۵۳.

☆ جب آپ مسجد حرام پہنچیں تو درج ذیل ہدایات ملحوظ خاطر رکھیں..... //

☆ آداب طواف..... ۵۷

☆ فائدہ..... ۵۸

☆ غلطیوں کی اصلاح..... //

☆ طواف کی غلطیاں..... ۵۹

☆ طواف کی دو گانہ ادا کرتے وقت کی غلطیاں..... ۶۲

☆ سعی کی طرف..... ۶۵

☆ سعی کی غلطیاں..... ۶۹

☆ ایسا نہ کریں..... ۷۲

☆ حلق اور تقصیر کی غلطیاں..... ۷۳

☆ لمحہ فکریہ..... ۷۴

☆ عمرہ کے بعض مسائل..... ۷۵

☆ کون افضل ہے؟..... ۷۹

☆ بیت اللہ کا طواف کرنا افضل ہے یا نیا عمرہ کرنا..... //

☆ عورت اور عمرہ..... ۸۱

☆ حالتِ احرام میں عورت کا لباس..... ۸۲

- ☆ عمرہ میں عورت کے فقہی مسائل..... ۸۴
- ☆ ہوشیار باش..... ۸۷
- ☆ بچے اور عمرہ..... ۹۲
- ☆ مکۃ المکرمہ کی خصوصیات..... ۹۳
- ☆ حرم کے اہم مقامات..... ۹۶
- ☆ حدودِ حرم..... //
- ☆ کعبہ کی تعمیر..... ۹۷
- ☆ بیت اللہ کی بنیادیں..... ۹۸
- ☆ کعبۃ اللہ کا اندرونی منظر..... //
- ☆ خانہ کعبہ کی چھت..... //
- ☆ کعبۃ اللہ کی چابی..... ۹۹
- ☆ حجر اسود..... //
- ☆ پتھر کا رنگ..... ۱۰۰
- ☆ ملترزم..... ۱۰۱
- ☆ حجر اسماعیل..... //
- ☆ رکن یمانی..... ۱۰۲

- ☆ مقامِ ابراہیم..... ۱۰۳
- ☆ مقامِ ابراہیم کی چند ایک خصوصیات..... //
- ☆ آب زمزم..... ۱۰۴
- ☆ مسجدِ تنعیم..... ۱۰۵
- ☆ شعب ابی طالب..... //
- ☆ دار الندوة..... ۱۰۶
- ☆ حرم سے گمشدہ چیز اٹھانا..... //
- ☆ رسول اللہ ﷺ کے عمروں کی تعداد..... ۱۰۷
- ☆ معتمر کے لئے مجوزہ پروگرام..... //
- ☆ حرمین شریفین میں زیادہ سے زیادہ نماز کا اہتمام کرنا..... ۱۱۱
- ☆ مکہ المکرمہ میں قرآن مجید کی تلاوت کا پروگرام..... ۱۱۲
- ☆ حرم کی میں تربیتی لمحات..... ۱۱۶
- ☆ عبادت میں غفلت..... ۱۱۸
- ☆ کیا آپ نے آزمایا ہے؟..... ۱۱۹
- ☆ کہیں اجر سے محرومی نہ ہو..... ۱۲۱
- ☆ نیکیاں ہی نیکیاں..... ۱۲۲
- ☆ کوشش کیجئے..... ۱۲۷

- ☆ آپ دوسروں کے مددگار بنیں.....//
- ☆ باہمی تعاون.....۱۲۹
- ☆ دعوتِ غور و فکر.....۱۳۰
- ☆ تحائف سے متعلق بعض تجاویز.....۱۳۱
- ☆ مکہ مکرمہ میں وقت ضائع کرنے کے بعض طریقے.....۱۳۲
- ☆ طہارت کے ضروری آداب.....۱۳۳
- ☆ خود کو نہ تھکائیں.....//
- ☆ کھلی خوراک سے متعلق ہدایات.....۱۳۴
- ☆ عام ہدایات.....۱۳۵
- ☆ بال منڈاتے وقت چوکنار ہیں.....//
- ☆ معتمر کے لئے ضروری.....۱۳۶
- ☆ موبائل فون سے دور رہیں.....۱۳۷
- ☆ حرفِ آخر.....۱۳۹
- ☆ پسندیدہ دعائیں.....۱۴۱
- ☆ اہم ٹیلی فون نمبرز.....۱۵۴
- ☆ مترجم کی دیگر تراجم و تصانیف.....۱۵۵

اقتتاحیہ

الحمد لله ، والصلاة والسلام على رسول الله اما بعد :

جب سے رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سورج طلوع ہوا ہے تب سے ہی انعامات ربانی کا فیضان امت اسلامیہ پر جاری و ساری ہے، یہی وہ امت ہے جس کی تعریف و خوبی علیم و خبیر ذات اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خیر امت کے لقب سے کی ہے جو لوگوں کے لئے اٹھائی گئی ہے، اور جسے ”خیر“ کا لقب مل جائے اسے رضائے الہی حاصل ہوگئی، اور جسے رضائے الہی حاصل ہوگئی اللہ نے اس کے لئے بھلائی کے تمام سرچشمے کھول دیئے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا امت اسلامیہ پر یہ احسان ہے کہ اس نے اس پاکیزہ اسلامی شعار (عمرہ) کو امت کے لئے ہر وقت جائز کر رکھا ہے، اللہ کے بندے اپنے گناہوں سے پاک و صاف ہونے کے لئے (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ بِعُمْرَةٍ) کے ذریعہ اپنے کریم و منان کو پکارتے ہوئے بیت اللہ کا رخ کرتے ہیں، پھر وہ کریم و فیاض ذات اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی انہیں جواب دیتا ہے (اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا) ”ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے“ (۱)

ان فضائل کی وجہ سے اور چونکہ عمرہ عظیم عبادت ہے لہذا ہر مسلمان کو کامل طریقے پر عمرہ کے اعمال انجام دینے چاہئیں اس وجہ سے ہم نے یہ کتاب (عمرہ قدم.... بقدم) ترتیب دی ہے جس میں ہم نے عمرہ کی نیت کرنے سے لے کر احرام کھولنے تک اہل علم کے اقوال

(۱) صحیح بخاری باب وجوب العمرۃ وفضلها ج: ۱۶۸۳ صحیح مسلم باب فضل الحج والعمرۃ ج: ۳۳۵۵۔

کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے منقول صحیح احادیث بیان کی ہیں، یہ متاثر چیزیں آپ اس نفیس کتاب میں موجود پائیں گے، اس کتاب میں صرف عمرہ کے احکام بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا ہے بلکہ ہماری یہ کتاب ان آداب پر بھی مشتمل ہے جن سے ایک مسلمان کو آراستہ ہونا چاہئے، خاص طور سے جب وہ مہدرسالت اور پاکیزہ سرزمین مکہ مکرمہ میں موجود ہو، گویا کہ یہ کتاب اس خوبصورت باغ کی طرح ہے اور انسان اس کی پھولوں بھری کیاریوں میں گھوم رہا ہے اور اس میں خوب پھل بھی لگے ہوئے ہیں، اور یہ مرد و عورت دونوں کو شامل ہے کیوں کہ یہ دونوں ہی دین کے تمام احکام کے مخاطب ہیں، اس کتاب کی تیاری میں مقدور بھر کوششیں صرف کرنے کے باوجود ہمیں اپنی غلطیوں کا اعتراف ہے، کیوں کہ کمال و خوبی صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ہماری راہنمائی فرمائے گا، پھر اپنے قارئین سے کہ اس کتاب میں جہاں کہیں فقہی، طباعتی، یا فنی غلطی دیکھیں اسے لکھ لیں، پھر اسے براہ کرم مکتب کے ایڈریس پر بھیج دیں، باذن اللہ وہ اجر و ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور آپ کے نیک اعمال کو قبول فرمائے کیوں کہ وہی دعا کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

دیباجہ

ابومحمد کے خاندان کو بیت اللہ الحرام کی زیارت اور اجر و ثواب کمانے کا شوق ہوا، باپ نے خاندان کی تجویز قبول کی، کیوں کہ ہر سال عمرہ کرنے کے لئے جانا ایک معمول تھا۔

خاندان نے شام کے وقت سے ہی سفر کے لئے تیاری شروع کر دی بایں طور کہ انہوں نے جلدی جلدی قالین، مصالحہ جات، ریڈی میڈ کھانا اور دیگر ساز و سامان راستہ کے لئے تیار کر لیا، صبح ہوتے ہی بچے گاڑی کی طرف لپکے اور گاڑی میں سوار ہو کر چل پڑے، سورج کی سنہری کرنیں ان کے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں، طویل گھنٹوں کی یہ مسافت بحث و مباحثہ، کھینچاتانی، پرسکون نیند میں گزر گئی، اور جب وہ میقات سے قریب ہوئے تو آپس میں سوال کیا، جو کوئی کیسٹ یا عمرہ کی کتاب لایا ہو وہ پیش کرے تاکہ احکام عمرہ تازہ کر لئے جائیں؟ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ عمرہ کے مسائل ہم سے مخفی نہیں، کیوں کہ ہم نے ساہا سال میں بے شمار عمرے کئے ہیں۔

جب گاڑی میقات پر کی تو باپ نے بلند آواز سے کہا: تمہارے پاس آدھے گھنٹے کا وقت ہے اور پھر اسی گاڑی کے پاس سب کو آنا ہے۔

خاندان کا ہر فرد نہانے دھونے اور صاف صفائی کے لئے چلا گیا، ٹھیک آدھے گھنٹے بعد خاندان کے تمام چھوٹے بڑے اپنی اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئے، بچے احرام کی چادروں میں بمشکل حرکت کر رہے تھے، میقات سے چلتے وقت انہوں نے اپنے باپ کو (لَبَّيْكَ عُمْرَةً) کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے بھی یہی جملہ دہرایا، پھر بیت اللہ الحرام پہنچنے تک

مکمل خاموشی اور سکون رہا، پھر تمام حضرات نے طواف شروع کیا، پھر سعی کے لئے صفا اور مروہ کا رخ کیا، اس دوران انہیں یہ مشکل پیش آئی کوئی تو سوال کرتا کہ صفا پہاڑی کہاں ہے؟ اور کوئی سوال کرتا کہ صفا مروہ کی سعی کیسے کی جائے؟ اس طرح وہ عمرہ کرنے والوں کے لئے بہترین رہنمائی کرنے والے ثابت ہوئے، اس طرح انہوں نے دعا کے لئے ٹھہرے بغیر سعی کے چکر مکمل کئے، کیوں کہ ایسا ہی ان کا معمول تھا، آخری چکر میں ان لوگوں نے قینچی تلاش کی، بالآخر انہیں ایک چھوٹے بچے کے پاس قینچی ملی جو دوریال میں قینچی کی آواز لگا رہا تھا، پھر انہوں نے اپنے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کاٹے اور رہائش کی طرف متوجہ ہو گئے، اور بچے اپنے باپ کو سناتے ہوئے باہم پوچھ رہے تھے کہ عمرہ کرنے والے کچھ لوگ کیوں اپنے کاندھے کو کھلا رکھتے ہیں؟ اور کیا جو لوگ طواف میں تیز تیز چلتے ہیں اور صفا مروہ کی سعی میں دوڑتے ہیں صحیح کر رہے ہیں؟ اور یہ کہ لوگ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر اپنے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے کیا پڑھتے ہیں؟ اور کیا ہمارا عمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کے مطابق ہے؟ باپ براہ راست جواب دینے کے بجائے سر کو دائیں، بائیں پھیرنے لگا کیوں کہ اس کے پاس سوال کرنے والوں کے تسلی بخش جواب نہیں تھے۔

اس طرح ابو محمد اور اس کے خاندان نے ایک ہفتہ مکمل کیا کہ وہ اپنے وقت کا زیادہ تر حصہ مسجد کے اندر گزارتے، اور بچے دن کو کافی دیر تک سوتے رہتے کیوں کہ وہ اپنی رات ٹی وی چینلوں کے دیکھنے اور بازار میں گھوم پھر کر گزارتے، انواع و اقسام کی ماکولات و مشروبات سے لطف اندوز ہوتے اور راستہ چلنے والوں پر ہنسی ٹھٹھا کرتے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ابو محمد ہی پہلا وہ شخص ہے جس نے اپنا عمرہ اس طرح ادا کیا یا ابو محمد جیسے اور بھی بہت سارے لوگ ہیں؟ اس مبارک سفر میں کیا خامی رہی؟ اور یہ کہ بیت اللہ الحرام کی زیارت کیسے ہونی چاہئے؟

ابو محمد جیسے لوگوں کے بارے میں العلامة الشیخ ابن شمیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہوتا یوں ہے کہ جب کوئی آدمی کسی شہر کا سفر کرنا چاہتا ہو اور اسے راستہ بھی معلوم نہ ہو وہ اس وقت تک سفر نہیں کرتا جب تک کہ اس کا راستہ معلوم نہ کر لے اور آسان راستہ معلوم کر لے تاکہ آسانی پہنچ سکے نہ تو راستے میں بھٹکے اور نہ ہی راستہ کھوٹا کرے، افسوس کی بات ہے کہ بہت سارے لوگ دینی معاملات میں احکام عبادت سے ناواقف ہوتے ہیں انہیں احکام الہی کی خبر ہی نہیں ہوتی، یہ عبادت کے معاملے میں شدید کوتاہی ہے۔ (۱)

قارئین کرام! ذیل کے سطور میں ہم آپ کے لئے وہ تمام چیزیں پیش کر رہے ہیں جو اللہ کے حکم سے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمرہ کی ادائیگی میں آپ کے لئے معاون و مددگار ہوں گی، علاوہ ازیں کعبۃ اللہ کی چھاؤں میں مفید وقت گزارنے کے لئے توجہات، تجاویز و افکار بھی پیش کر رہے ہیں۔

اخیر میں ہم اللہ سے دنیا اور آخرت میں ان لوگوں کے لئے توفیق و ہدایت کی دعا کرتے ہیں جو اس کار خیر کا باعث بنے اور اس کو پائے تکمیل تک پہنچانے میں مدد کی۔ انہ خیر

مستول والحمد لله اولاً و آخراً۔

(۱) المعتمر والحاج فی میزان الخطا والصواب ص: ۳۴

فضل ربانی کا مظہر

جو بیت اللہ جانے کا ارادہ کرے، اپنے وقت اور مال کا کچھ حصہ خرچ کرے، سفر کی تکان، موسم کی سختی اور لوگوں کی تکلیف کو برداشت کرے اور اجر و ثواب کی نیت سے بیت اللہ آئے تو اسے بہت ساری بھلائیاں دیدی گئیں اور اسے عظیم الشان عمل صالح کی توفیق مل گئی، اس نعمت کی توفیق پر اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے، اور حسب استطاعت اسے نیکیاں کمانے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے، جب کہ کچھ لوگ ان مقامات پر آنے کے متعلق سوچتے بھی نہیں، کیونکہ ان میں اس عظیم ثواب کو حاصل کرنے کی رغبت ہی نہیں ہوتی، اور نہ ہی ان کے اندر موسم کی سختی اور ازدحام کو برداشت کرنے کی ہمت ہوتی ہے، البتہ ان کے پاس دنیا کے مختلف مقامات پر سیر و سیاحت، شکار اور تجارت وغیرہ کی غرض سے جانے کی تیاری ہوتی ہے، کیونکہ یہ کام اس کی خواہشات کے عکاس ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں!

ایک مسلمان بیت اللہ پہنچ کر سب سے اہم سبق جو حاصل کرتا ہے وہ یہ ہے کہ تمام تر عبادات خالص اللہ وحدہ لا شریک لہ کے لئے ہیں، یہی وجہ ہے ایک مسلمان اپنے حج اور عمرہ کا آغاز اعلان توحید سے کرتا ہے اور شرک سے لاتعلقی کرتے ہوئے کہتا ہے:

(لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ) اور ان کلمات کو وہ باواز بلند کہتا ہے اور سمجھ رہا ہوتا ہے کہ ان کلمات کا تقاضا

اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت و بندگی ہے، اور شرک سے دور رہنا ہے، جس طرح وہ نعمت و نوازش میں تنہا ہے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں، اسی طرح وہ توحید عبادت میں بھی منفرد و تنہا ہے کوئی اس کا شریک و سا جھی نہیں، جب ایسی بات ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ہی سے دعا مانگنی چاہئے، اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے، اسی سے فریاد رسی کرنی چاہئے اور ہر طرح کی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بجالانی چاہئے، جس طرح حج و عمرہ میں بندہ کی غرض تنہا اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے اسی طرح ہر عبادت اور ہر اطاعت کی ادائیگی کے وقت بندے کا مقصد اللہ کی رضا ہونی چاہئے، چنانچہ جس نے کسی عبادت کو غیر اللہ کے لئے پھیر دیا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا، زبردست خسارہ اٹھایا، اپنا عمل ضائع اور برباد کیا، نیز اللہ تعالیٰ اس کے کسی عوض یا بدلے کو قبول نہیں فرمائے گا۔

اس لئے آپ محتاط رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ عمرہ کرنے سے آپ کا بھی مقصد دنیا کمانا، لوگوں کو دکھلانا، شہرت حاصل کرنا، فخر حاصل کرنا یا اس کے علاوہ کوئی اور دنیوی مقاصد حاصل کرنا ہو اگر یہ مقاصد آپ کے پیش نظر ہیں تو سمجھ لیجئے یہ انتہائی گھٹیا مقاصد اور بیچ کام ہیں۔

قابل غور

عمرہ کرنے والا جب اپنے کپڑے اتار کر احرام کی سفید چادریں پہنتا ہے تو یہ احرام کی چادریں اسے آخرت کے دن کی یاد دلاتی ہیں، امر واقعہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد اس کے کپڑے اتار کر اسے سفید کپڑوں کے ٹکڑوں میں کفنایا جائے گا، اپنے ملک سے سفر کرنے اور اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو الوداع کہنے اور بیت اللہ کے لئے کوچ کرنے سے پہلے عمرہ کرنے والے کو چاہئے اپنے آخری سفر [سفر آخرت] کو یاد رکھے، اسی طرح عمرہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ طواف اور سعی کی بھیڑ کو یاد کر کے اس خوفناک بھیڑ کو یاد رکھے جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے، جس دن اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا، عمرہ کرنے والے کو چاہئے مکہ مکرمہ میں سورج کی حرارت و گرمی کو دیکھ کر اس دن کی گرمی کا تصور کرے جس دن سورج ایک میل کے بقدر انسانوں کے سروں پر ہوگا، اور یہ بھی یاد رکھے کہ اسے جو تھکاوٹ اور پریشانی درپیش ہے، اس کے جسم اور اس کے ارد گرد کے لوگوں کے جسموں سے جو پسینہ بہہ رہا ہے یہ اسے اس خوفناک اور ہیبتناک دن کا منظر یاد دل رہا ہے جس دن پسینہ لوگوں کے اوپر تک پہنچ جائے گا جس پسینے میں لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

اللہ کا عظیم احسان

ہر مسلمان کا دن رات مسلسل بیت اللہ (خانہ کعبہ) سے تعلق رہتا ہے ہر نماز میں وہ اس طرف رخ کرتا ہے چاہے فرض نماز پڑھ رہا ہو یا نفل، نیز دعا میں بھی وہ اپنا رخ

اسی طرف کرتا ہے، یہ مضبوط تعلق اس رابطے کا نتیجہ ہے جو ایک مسلمان کے دل اور اس کے رب کے گھر کے درمیان مسلسل رہتا ہے، یہ تعلق مسلمان کو بیت اللہ کی زیارت پر ابھارتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان کے اندر بیت اللہ جانے کی حد درجہ رغبت ہو تاکہ بیت اللہ کو دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس عظیم الشان فریضہ کو وہ بحسن و خوبی ادا کر سکے۔

بنابریں عمرہ کرنے والے کو چاہئے اس عظیم نعمت پر بکثرت اللہ کا شکر بجالائے جس نے اسے بیت اللہ تک آنے، عمرہ کی ادائیگی اور بیت اللہ کی زیارت سے شرفیابی کی توفیق بخشی، جو مشرق و مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کا قبلہ ہے، اور بغیر کسی خلل، کمی اور افراط و تفریط کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے احسن و اکمل طریقے پر عمرہ کے اعمال کو ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرے اس حال میں کہ وہ اپنے عمل سے اللہ کی رضا چاہتا ہو اس کی طرف سے ملنے والے ثواب کا طلبگار ہو، اس کی مغفرت کا خواستگار ہو، تاکہ جب وہ اس مبارک سفر کے بعد اپنے وطن واپس آئے تو ایک نئی زندگی کے ساتھ واپس آئے ایسی زندگی جو ایمان و اطاعت سے عبارت ہو۔

ابھی سے عبادت کی نیت کر لو

جو نہی آپ نے عمرہ کا عزم کر لیا اور اس کی تیاری میں لگ گئے تو سمجھ لیجئے کہ آپ عبادت میں ہیں، اب اس پر آپ کو اجر ملے گا، بعض لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے نکلنے والا عبادت میں مصروف ہے، اور یہ کہ اس کا سفر، خرچ اور اس راہ

میں پہنچنے والی تکلیف و مشقت پر اس کو اجر و ثواب ملنے والا ہے، ایسا نہیں ہے کہ جب آدمی بیت اللہ پہنچ کر عمرہ کرے تو اس کا ثواب لکھا جائے گا بلکہ گھر سے نکلتے ہی اجر و ثواب اور نیکیاں لکھی جانی شروع ہو جاتی ہیں۔

ابھی سے عزم کیجئے

کہ آپ اپنی زبان کی حفاظت کریں گے اور ہر معصیت و گناہ سے اپنے اعضاء و جوارح کو بچائیں گے، اور اس سفر میں آپ کا یہ پیغام ہونا چاہئے:

☆ سفر میں جانے اور واپس آنے تک خیر ہی کہوں گا۔

☆ میری یہ نیت ہوگی کہ میرا یہ سفر جد و جہد سے بھرپور ہو جس میں عبادت و اطاعت، قرآن مجید کی تلاوت، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر، صدقہ و خیرات اور استغفار میں محنت و کوشش کروں گا اور اپنی زندگی کا نیا صفحہ شروع کروں گا جس میں خیر و نیکی، دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کے علاوہ کچھ بھی درج نہ کروں گا۔

یاد رکھئے

بیت اللہ کا سفر کرنے میں کچھ نہ کچھ تو مشقت و پریشانی ہے چاہے وہ راستہ کی مشقت و پریشانی ہو یا موسم کی سختی کی یا حرم میں بھیڑ کی مشقت و پریشانی ہو، یہ صحیح ہے کہ یہ پہلے کے مقابلے میں آسان اور کم ہے لیکن اس کے باوجود مشقت و پریشانی باقی ہے، اس لئے اپنے آپ کو صبر کرنے اور مشقت برداشت کرنے کا عادی بنائیں، کیوں کہ سفر میں مشقت و پریشانی اور تھکاوٹ تو یقینی چیز ہے، اس لئے اللہ کے مہمان کے لئے مناسب نہیں

کہ اس سے کوئی ایسا کام صادر نہ ہو جو اس کے شایان شان نہیں ہے جیسے غصے و ناراضگی کا مظاہرہ کرنا وغیرہ، اس لئے آپ سکون و وقار کو ملحوظ خاطر رکھیں، غصہ کو پی جائیں، دوسروں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، محتاجوں کے ساتھ بھلائی کریں، کمزوروں اور عاجزوں کی مدد کریں، لوگوں کی بھیڑ سے دور رہیں، اور دوران طواف و سعی لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے دھکے نہ دیں، ایسا کرنے سے آپ کو گناہ ہوگا اور آپ کے عمرے میں نقص پیدا ہوگا، آپ ہمیشہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھیں، (إِنَّمَا يُوفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) ”صبر کرنے والوں کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے“ (۱)

فضل الہی

کیا ہی بہترین اور خوبصورت ہیں وہ گھڑیاں جب ایک مسلمان اپنے اہل و عیال اور وطن کو خیر باد کہہ کر اپنے مال کو خرچ کرتے ہوئے اپنے آپ کو خطرات و پریشانیوں میں مبتلا کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلتا ہے، ان پریشانیوں کے باوجود حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لئے بیت اللہ تک پہنچنے کا شوق و جذبہ ہوتا ہے، یہ گھر کتنا مقدس اور ذی شان ہے جس کی طرف پاکیزہ نفوس مشتاق ہوتے ہیں، جس کے دیدار کے لئے ایمان سے معمور دل منتظر ہوتے ہیں، اللہ واحد القہار کے حکم کی تعمیل کرنے والے ہوتے ہیں، اور کیا ہی شاندار ہیں وہ لمحات جو ایک مسلمان حرم کی آغوش، کعبۃ المشرّفہ کے سامنے اور مقام ابراہیم کے پیچھے گزارتا ہے، اور پاکیزہ خیالوں اور خوبصورت یادوں سے دل کو سکون دیتا ہے۔

(۱) سورہ زمر آیت: ۱۰

انہیں دیکھئے

جو شخص بھی احرام کی سفید چادر میں ملبوس ہو کر بیت اللہ کی طرف آنے والوں کے بارے میں غور کرے گا یہ ایسی چادریں ہیں جن میں کوئی مبالغہ اور فخر و مقابلہ نہیں ہوتا اور نہ کسی کو کسی پر خصوصیت حاصل ہوتی ہے تو وہ اس لباس میں عجیب و غریب مساوات پائے گا۔

آپ انہیں بغور دیکھیں! کیا آپ دولت مند اور فقیر معزز اور عام آدمی کے درمیان کوئی فرق دیکھتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ اس مشہد و منظر میں آپ سبھی کو یکساں اور برابر پائیں گے، یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی ایسا منظر و منظر پایا جاتا ہو جو مختلف جنسوں، رنگوں اور زبانوں والے انسانوں کے درمیان اس طرح کی مساوات پیش کرتا ہو جس طرح احرام کا منظر پیش کرتا ہے، سبحان اللہ دنیا میں یہ کھلا ہوا زہد ہے جو انسان کو خوشحالی اور عیش پرستی کے مقابلے میں ضبط نفس اور صبر کا عادی بناتا ہے۔

موقع سے فائدہ اٹھائیں

(۱) عمرہ کی فضیلت حاصل کرنا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة) ”عمرہ پچھلے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت کے سوا کچھ نہیں“ (۱)

(۱) صحیح بخاری باب وجوب العمرة وفضلها ج: ۱۶۸۳ وصحیح مسلم باب

فضل الحج والعمرة ج: ۳۳۵۵۔

(۲) نماز کا کئی گنا اجر حاصل کرنا: یعنی ایک نماز کا ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب حاصل کرنا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (صلاة في مسجدی افضل من الف صلاة فيما سواه الا المسجد الحرام، وصلاة في المسجد الحرام افضل من مائة الف صلاة فيما سواه) ”میری مسجد میں نماز کا ثواب باقی مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے، البتہ مسجد حرام کی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں سے بھی بڑھ کر ہے“ (۱)

(۳) کثرت سے نفلی طواف کرنا: اور یہ عبادت صرف حرم مکہ ہی میں ممکن ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (من طاف بالبيت وصلى ركعتين كان كعتق رقبة) ”جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں گویا اس نے ایک گروں آزاد کی“ (۲)

حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں دیکھتا ہوں کہ آپ ان دو رکعتوں کا ہاتھ لگاتے ہیں تو انہوں نے کہاں میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان کو چھونے سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے بیت اللہ کا سات چکر لگا کر طواف کیا اس نے ایک گروں آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل کیا“ (۳)

(۱) سنن ابن ماجہ ج: ۶، ۱۴۰، علامہ البانی نے سنن میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(۲) سنن ابن ماجہ ج: ۶، ۲۹۵، علامہ البانی نے سنن میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(۳) سنن نسائی برقم: ۲۹۱۹، علامہ البانی نے سنن میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(۴) حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: (والله ليبعثه الله يوم القيامة، له عینان یصیر بہما، ولسان ینطق بہ یشہد علی من استلمہ بحق) ”اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اس حال میں لائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ باتیں کرے گا، جس شخص نے اس کو بوسہ دیا ہوگا یا ہاتھ لگایا ہوگا اس کے حق میں سچی سچی گواہی دے گا“ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نزل الحجر الاسود من الجنة وهو اشد بياضا من اللبن فسودته خطايا بني آدم) ”حجر اسود جنت سے جب نازل ہوا تھا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا“ (۲)

(۵) دعا کا قبول ہونا: اور دعا بعض اسباب کی وجہ سے قبول ہوتی ہے جیسے: عمرہ کرنا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (الغازی فی سبیل اللہ والحاج والمعتمر وفد اللہ، دعاهم فاجابوہ وسالوہ فاعطاهم) ”مجاہد فی سبیل اللہ، حاجی اور عمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا اور انہوں نے حکم کی تعمیل کی، پھر انہوں نے اللہ سے مانگا اور اللہ نے ان کو عطا فرمایا“ (۳)

(۱) سنن ترمذی برقم: ۹۶۱۱، علامہ البانی نے سنن میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ (۲) سنن ترمذی برقم ۸۷۷۔ (۳) سنن ابن ماجہ برقم ۲۸۹۳، علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

سفر کرنا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ثلاث دعوات مستجابات : دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد على ولده) ”تین قسم کی دعائیں قبول کر لی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور ماں باپ کی دعا اولاد کے لئے“ (۱)

جگہ کا محترم ہونا: فرمان الہی ہے ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ﴾ (سورۃ آل عمران آیت: ۹۶)

”اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے“

(۶) عبادت کے لئے فارغ رہنا: مکہ مکرمہ میں مقیم رہنے والے کے پاس بہت زیادہ وقت ہوتا ہے، کیوں کہ وہ اپنے دنیاوی کاموں اور معاشرتی رابطوں سے فارغ ہوتا ہے، جو ان اوقات کے ہر ہر منٹ سے فائدہ اٹھالے وہ نصیب والا ہے کیوں کہ موقع بھی ہے اور مقام بھی عظمت والا ہے۔

(۷) نماز جنازہ پڑھنا: کیوں کہ عام طور پر ہر نماز کے بعد جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من شهد الجنائزۃ حتی یصلیٰ فلہ قیراط و من شهد حتی تدفن کان لہ قیراطان قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین) ”جس نے جنازے میں شرکت کی پھر نماز

(۱) سنن ترمذی رقم ۱۹۰۵ سنن ابوداؤد رقم ۱۵۳۶، علامہ البانی نے السنن میں اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے، پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا گیا کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر“ (۱)
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ پڑھتے اور واپس لوٹ آتے، لیکن جب انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث ملی تو کہنے لگے کہ ہم نے بہت سارے قیراطوں کو ضائع کر دیا“ (۲)

(۸) آب زمزم پینا: حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (ماء زمزم لما شرب له) ”زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے“ (۳)

(۹) رزق میں برکت حاصل کرنا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (تابعوا بین الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة) ”پے درپے حج اور عمرہ کرو بے شک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے و چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے“ (۴)

یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ حج و عمرہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور یہ دونوں انسان کے رزق میں برکت کا ذریعہ ہیں، پھر اسے محتاجی نہیں ہوتی، یہ صدقہ کی طرح ہے

(۱) صحیح بخاری برقم ۱۳۲۵۔ (۲) صحیح مسلم برقم ۹۴۵۔ (۳) سنن ابن ماجہ برقم ۳۰۶۲۔

(۴) مسند احمد، سنن ترمذی برقم ۸۱۰، علامہ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے دیکھئے الصحیحہ برقم ۱۲۰۰۔

جس کے دینے سے انسان کا مال بڑھتا ہے اس لئے کہ نیکی رزق میں اضافہ اور برکت کا باعث بنتی ہے اور ہر آفت و مصیبت اور بیماری سے جس سے انسان دوچار ہو سکتا ہے اسے بچاتی ہے۔

(۱۰) ایک مسلمان روئے زمین سے آنے والے دوسرے مسلمان بھائی کو پہچانتا ہے باہم ملاقات ہوتی ہے ایک دوسرے کے حالات معلوم کرتے ہیں ان کی خوشی کا سامان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے بروایت صحیح منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: (احب الناس الى الله انفعهم، واحب الاعمال الى الله سرور تدخله على مسلم) ”اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ آدمی ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو، اور سب سے محبوب عمل وہ خوشی ہے جو کسی مسلمان کو دے“ (۱)

(۱۱) صدقہ و خیرات کر کے جگہ کی فضیلت و عظمت سے فائدہ حاصل کرے خواہ صدقہ کی مقدار کم ہی ہو، اپنے ضرورت مند بھائیوں کو جن میں معذور اور عمر رسیدہ وغیرہ ہوتے ہیں اپنے شہر میں روزمرہ نظر آنے والوں کے مقابلے میں یہاں ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

(۱۲) آدمی عبادت الہی کے سلسلہ میں اپنی کوتاہی سے باخبر ہو جاتا ہے جب وہ بلند ہمت لوگوں کو دیکھتا ہے کہ وہ کثرت عبادت جیسے طواف، نماز اور قرآن مجید کی تلاوت سے نہیں تھکتے۔

(۱) السلسلة الصحيحة ج: ۹۰۶، صحیح الجامع ۱۷۶۔

مکہ المکرمہ کی اہمیت اور اس کا مقام و مرتبہ

مکہ مکرمہ کی فضیلت بہت زیادہ ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس کو یاد رکھیں، اور یہ جان لیں کہ یہ اللہ کا وہ مقدس شہر ہے جس کو اللہ نے قیامت تک کے لئے محترم بنایا ہے، نیز ہمارے اعمال اللہ کے حکم اور اس کی شریعت کے مطابق ہونے چاہئیں اور ہمیں اچھا عمل کرنا چاہئے کیوں کہ یہاں عمل کرنے کا اجر کئی گنا ملتا ہے، اور ہمیں اپنے اہل و عیال کو بھی بتلانا چاہئے کہ اس شہر کی کیا اہمیت و مقام ہے، اور یہاں کے باشندوں پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔

مکہ اور اس کے حرم کا امن ہر قسم کے امن کو شامل ہے، اس لئے یہاں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں چہ جائیکہ کسی مسلمان کو قتل کیا جائے یا ڈرایا جائے، بلکہ جانور اور پرندے کا شکار بھی ممنوع ہے حتیٰ کہ کھیتی کا کاٹنا اور پھل کا توڑنا اس کے مالک کے علاوہ دوسروں کے لئے منع ہے اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہے کہ کانٹے اکھیڑنا یا توڑنا منع ہے، سبحان اللہ اس سے بہتر امن کیا ہو سکتا ہے؟

ہدایات (سفر شروع کرنے سے پہلے)

☆ جب آپ سفر کا پختہ ارادہ کر لیں تو سب سے پہلے گناہوں سے توبہ کیجئے اور حتی الامکان اپنا قرض ادا کر دیں، لوگوں کی امانتیں واپس کر دیں، آپ اور اس کے درمیان کسی معاملہ میں رنجش ہو تو اس سے درگزر کر دیں، اگر آپ اپنا قرض ادا نہ کر سکتے ہوں تو کسی کو وکیل بنادیں کہ وہ آپ کا قرض ادا کر دے۔

☆ آپ نے اگر کسی کے حق میں کوتاہی کی ہے یا ظلم کیا ہے تو اس سے معافی مانگ لیں، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس اپنے مسلمان بھائی کا کوئی حق ہو تو اسے چاہئے کہ اس دن سے پہلے پہلے اس سے معاف کرا لے جس دن کوئی درہم و دینار کام نہ آ سکے گا بلکہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کو دیدی جائیں گی اگر اس کے پاس نیکیاں نہ بچیں گی تو حقدار کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی“ (۱)

☆ آپ کو چاہئے کہ اپنا کوئی نیک ساتھی تلاش کریں جو خیر کا چاہنے والا اور برائی سے دور رہنے والا ہو تاکہ اگر آپ بھول جائیں تو آپ کو یاد دلادے اور اگر آپ کو یاد آ جائے تو یہ آپ کی مدد کرے، اگر آپ کو مشکل درپیش ہو تو وہ راستہ نکال دے، اور آپ کو چاہئے کہ جمعرات کے دن سفر شروع کریں، کیوں کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے انہوں نے فرمایا: (قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في سفر الا في يوم الخميس) ”بہت کم ایسا ہوا ہے کہ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن آپ سفر کے لئے نکلے ہوں“ (۲)

☆ سفر میں خطرے کا امکان ہوتا ہے ظاہری مکمل سلامتی کے باوجود واپسی کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی، ایک مسلمان کو حالت امن و قیام میں اپنی وصیت لکھنے کا حکم ہے تو جب وہ سفر کر رہا ہو تو بدرجہ اولیٰ وصیت لکھ لینی چاہئے کیونکہ کہ سفر میں ڈر اور خطرہ کا خدشہ لگا رہتا ہے،

(۱) صحیح بخاری حدیث: ۶۵۳۴۔

(۲) صحیح بخاری حدیث: ۲۹۴۹۔

اور وصیت کرنا یا لکھنا مستحب ہے البتہ جن کے ذمے قرض اور دوسروں کے حقوق ہوں ان پر وصیت لکھنا واجب ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے (ماحق امری مسلم له شیء یوصی به بیئت لیلین الا وصیتہ مکتوبہ عندہ) ”کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ وہ اپنی کسی چیز کی وصیت کرنے کا راہہ رکھتا ہو مگر دو راتیں بھی اس حالت میں گزارے کہ اس کے پاس وصیت تحریری شکل میں موجود نہ ہو“ (۱)

تو جس کے ذمہ لوگوں کے حقوق ہوں اس پر ضروری ہے کہ وہ وصیت لکھ لے چاہے وہ حالت امن میں ہو یا حالت خوف میں، تندرست ہو یا بیمار، کیوں کہ لوگوں کے حقوق کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور بتایا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان رکھنا سب سے بہترین عمل ہے، ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتائیے کہ اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا میری غلطیاں [گناہ] معاف ہو جائیں گی آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تو صبر کرنے والا ہو اجر کی نیت رکھنے والا ہو، آگے بڑھنے والا ہو، پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو، پھر آپ نے فرمایا تم نے کیا کہا: اس نے پھر وہی بات دوہرائی تو آپ نے فرمایا ہاں [لیکن] تو صبر کرنے والا ہو اجر کی نیت رکھنے والا ہو، آگے بڑھنے والا ہو، پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو، مگر قرض [معاف نہیں ہوگا] یہ بات جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتلائی ہے“ (۲)

(۱) صحیح بخاری برقم ۳۸۷۲، صحیح مسلم برقم ۱۶۷۷۔ (۲) مسند احمد ج ۲/۳۳۰

☆ سفر کے آداب میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ سفر کے لئے مکمل تیاری کریں، ضروری احتیاطات اپنے ساتھ رکھیں، اپنے نقل و حرکت میں امن و سلامتی کا خیال رکھیں، اگر آپ کا سفر ٹیکسی یا کار سے ہو تو اپنی ٹیکسی کا ٹائر جانچ پڑتال کر لیں، اور اپنی سواری کی مکمل چیک اپ کروائیں، راستہ میں مقررہ رفتار میں گاڑی چلانے کی پابندی کریں، ماحولیات و موسم وغیرہ کا خاص خیال رکھیں کیوں کہ حادثات میں خاص طور سے گاڑی کے حادثات میں ہمارے لئے عبرت کا سامان ہے۔

☆ اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب اور پڑوسیوں کو رخصت کرتے ہوئے ان سے دعا کی درخواست کریں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں میں بھلائی رکھی ہے۔ (۱)

اور آپ ان کے لئے ان الفاظ میں دعا کریں (اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَاَدَائِعُهُ) ”میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیز ضائع نہیں ہوتی“ (۲)

اور الوداع کہنے والے لوگ آپ کے لئے ان الفاظ میں دعا کریں گے (نَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ) ”میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں“ (۳)

یہ دعائیں دلیل سے ثابت ہیں۔

(۱) دیکھئے مجموعۃ الرسائل لسماحة الشيخ عبداللہ بن حمید رحمۃ اللہ علیہ ص: ۷۴۔

(۲) مسند احمد ج ۲/۴۰۳ دیگر کتب حدیث۔ (۳) مسند احمد ج ۲/۷۲ دیگر کتب حدیث۔

☆ دعائیں اپنے مسلمان بھائیوں کے حق میں دعا کرنا نہ بھولیں، خاص طور سے جن لوگوں نے آپ سے دعا کی درخواست کی ہو کیوں کہ سفر قبولیت دعا کے مقامات میں سے ایک مقام ہے۔

☆ اپنے اہل و عیال اور جن کا خرچ آپ کے ذمہ ہے ان کے لئے ان ساری چیزوں کا انتظام کرنا نہ بھولیں جن کی ضرورت ان کو آپ کے سفر کے دوران پڑ سکتی ہے، اگر آپ چاہیں تو کسی قابل اعتماد آدمی کو ذمہ داری دے جائیں جو آپ کے سفر کے دوران ان کی ضروریات کا خیال رکھے یہ افضل اور بہتر ہے، کیوں کہ یہ [بہت بڑی] غلطی ہے کہ آپ خود تو عبادت کی ادائیگی کے لئے چلے جائیں اور اپنے اہل و عیال کو مشکلات میں دھکیل جائیں یا انہیں پریشانیوں کے حوالے کر دیں۔

☆ رسول اکرم ﷺ جب سفر کا قصد کرتے تو اپنا پاؤں سواری پر رکھ کر **بِسْمِ اللہ** کہتے، پھر تین مرتبہ **اللہ اکبر** کہتے، اور یہ دعا پڑھتے، (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاَطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْحَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ)

”پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا، حالانکہ ہم اسے زیر کرنے والے نہیں تھے، اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں، اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے

نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جسے تو پسند کرے سوال کرتے ہیں، اے اللہ ہمارا یہ سفر ہمارے لئے آسان فرما دے اور اس کی دوری سمیٹ دے، اے اللہ تو ہی سفر میں ساتھی اور گھر والوں میں سرپرست ہے، اے اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور پریشان کن منظر اور مال و اہل کے برے انجام سے پناہ چاہتا ہوں“

اور جب واپس لوٹے تو یہی کلمات کہتے اور یہ الفاظ زیادہ کہتے (آیْسُوْنَ تَأْتِيُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ) ”ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں“ (۱)

☆ سنت یہ ہے کہ مسافرین اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں تاکہ ان کا اتحاد و اتفاق قائم رہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اذا كان ثلاثة في سفر فليومر احدهم) ”جب تین آدمی سفر میں ہوں تو اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں“ نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ سے کہا کہ آپ ہمارے امیر ہیں (۲)

اور جو کوئی امیر ہو نیک کام میں اس کی اطاعت واجب ہے، کیوں کہ امیر کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے، ان کی نافرمانی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے۔

(۱) صحیح مسلم ج: ۳۴۲۔

(۲) سنن ابوداؤد برقم ۳۶۰۹، علامہ البانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

☆ سفر میں آپ ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب آپ اونچی جگہ پر چڑھتے تو **اللہ اکبر** کہتے، اور جب وادی میں اترتے تو **سبحان اللہ** کہتے، لہذا مسافر کے لئے مسنون ہے کہ جب وہ چڑھائی چڑھے تو **اللہ اکبر** کہے اور جب اترے تو **سبحان اللہ** کہے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”ہم جب اوپر چڑھتے تو **اللہ اکبر** کہتے تھے اور نیچے اترتے تو **سبحان اللہ** کہتے تھے“ (۱)

☆ پڑاؤ اختیار کرتے وقت اور منزل پر اترتے وقت ہر مسافر کے لئے مسنون ہے کہ یہ دعا پڑھے (أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) ”میں اللہ کے کامل ترین کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے“ (۲) کیوں کہ جس نے یہ دعا پڑھی اللہ کے حکم سے وہ اور اس کی اولاد بچھوؤں، زہریلے کیڑوں وغیرہ کے کاٹنے سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ وہ اپنی منزل سے کوچ کر جائے۔

☆ مسافر کو چاہے کہ وہ اپنے آپ کو مفید چیزوں میں مشغول رکھ کر سفر سے فائدہ اٹھائے، بعض لوگ اپنے سفر میں فارغ وقت کو موسیقی اور گانے سن کر پُر کرتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ اپنے ساتھ مفید کیٹشیں جیسے قرآن کریم کی تلاوت اور تقاریر مذاکرے یا مقابلے کی کیٹشیں ساتھ لے جائیں، اور اس کی سب سے بہتر صورت یہ ہوتی ہے کہ ہم اسلامی کیٹشوں کی دکان پر جائیں اور اچھے موضوعات پر مشتمل کیٹشیں پسند کریں، اس موقع پر ہم اپنے بچوں کے لئے مناسب کیٹشیں لینا نہ بھولیں، تاکہ ہم اپنا جو وقت کیسٹ سننے میں لگائیں وہ ایسی

(۱) صحیح بخاری حدیث: ۲۹۹۳۔ (۲) صحیح مسلم برقم: ۲۷۰۸۔

مجلس بن جائے جس کو فرشتے گھیرے ہوئے ہوں اور اللہ کی رحمت اسے ڈھانپے ہوئے ہو اور اطمینان و سکون نازل ہو، اور اگر آپ بس یا ٹیکسی میں سوار ہوں تو غور کریں کہ ہمیں اللہ کی رحمت کی کس قدر اشد ضرورت ہے۔

☆ بقدر استطاعت اپنے ساتھیوں کی خدمت کریں کیوں کہ یہ ایک مسلمان کی اچھی عادت اور عمدہ اخلاق میں سے ہے اور سفر میں بہت سے سلف صالحین کی یہی عادت رہی ہے، مجاہد کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حج میں رہا تا کہ میں آپ کی خدمت کروں لیکن آپ میری خدمت کرتے رہے، اور بعض سلف صالحین حج کے سفر میں اجر و ثواب حاصل کرنے کی خاطر اپنے ساتھیوں کے سامنے یہ شرط رکھتے تھے کہ وہ ان کی خدمت کریں گے۔

☆ اپنے مسافر بھائیوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیجئے انہیں حق اور صبر کی تلقین کیجئے اور یاد رکھئے کہ اس سفر میں بہترین اخلاق اپنے ساتھیوں کے ساتھ حلم و بردباری، عفو و درگزر اور نرمی برتنا ہے۔

☆ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے اپنے اعضاء و جوارح کی حفاظت کیجئے، جیسے گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، فضول گوئی اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنا۔

☆ آداب سفر میں یہ بھی شامل ہے کہ اپنے اہل و عیال کے بیٹھنے کے لئے باپردہ جگہ منتخب کی جائے تاکہ وہ سختی یا نرمی میں مبالغہ کے بغیر آرام و سکون حاصل کر سکیں، جب کہ لوگ اس سلسلہ میں انتہا پسند ہیں، بعض لوگ اس سلسلہ میں بہت کوتاہ ہیں وہ اپنے اور اپنی اولاد کی

راحت کے لئے ایسی جگہ منتخب کرتے ہیں جو راستوں سے ملحق ہوتی ہے جسے ہر گزرنے والا دیکھتا ہے، اور کچھ لوگ سخت پریشان کن جگہ ڈھونڈتے ہیں اور وہ انسانوں سے علیحدہ اور دور ہوتے ہیں ایسی صورت میں نہ وہ خود آرام میں ہوتے ہیں اور نہ وہ اپنے ساتھ رہنے والے کو آرام کرنے دیتے ہیں اور یہ لوگوں کے مزاج ہوتے ہیں، ضروری ہے کہ اس مزاج کو شریعت کے مطابق ڈھالا جائے، مذکورہ بالا دونوں طریقوں کے درمیان جو راستہ ہے وہ اعتدال کا راستہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے پسند کیا ہے۔

☆ عام لوگوں کے بیٹھنے کی جگہوں، اور وضو خانوں میں بچی کھچی چیزیں نہ پھینکی جائیں، راستہ اور سایہ دار درخت جو فائدہ پہنچانے والے ہوتے ہیں کو خراب نہ کیا جائے، اسی طرح بیٹھے پانی کی جگہوں کو بھی گندہ نہ کیا جائے، ایسا بچوں سے ہوتا ہے کیونکہ سرپرستوں کی طرف سے انکی نگرانی نہیں ہوتی، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کو راستے کے معاملے میں اذیت دی اس پر لعنت واجب ہو جاتی ہے،“ (۱)

☆ ہدیہ دے کر اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں پہل کی جائے، چاہے وہ ہدیہ کی چیز خوراک، کتاب، پمفلٹ یا اسلامی کیسٹ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ اور اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ ایک مسلمان شعوری طور پر یہ ظاہر کر رہا ہو کہ وہ صرف اپنے ہی متعلق نہیں سوچتا بلکہ اپنے بعد آنے والے لوگوں کے بارے میں بھی سوچتا ہے،

(۱) طبرانی کبیر اس حدیث کی سند حسن ہے، دیکھئے صحیح الترغیب والترہیب برقم ۱۴۸۔

اور جو پڑوسیوں کے حقوق کی قدر کرتا ہو وہ اپنے آس پاس بیٹھنے والوں کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتا۔

سفر کے مسائل

ذیل کی سطور میں ہم آپ کے لئے سفر کے کچھ فقہی احکام و مسائل درج کر رہے ہیں جن کی ضرورت دورانِ سفر آپ کو پیش آ سکتی ہے: (۱)

☆ آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب اپنے شہر سے نکل جاتے تو چار رکعت والی نماز کو دو رکعت کر کے پڑھا کرتے، اور سفر میں قصر کر کے نماز پڑھنا پوری نماز پڑھنے سے افضل ہے، اسی طرح آپ سفر میں دو نمازوں جیسے مغرب اور عشاء، ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے تھے، اور یہ دونوں کام [قصر اور جمع بین الصلاتین] ان رخصتوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر سفر کی دوران کی ہیں، آپ ﷺ کا یہ بھی معمول تھا جب آپ زوال آفتاب یعنی ظہر کا وقت داخل ہونے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو موخر کر دیتے، اور سفر جاری رکھتے، اور ظہر کو عصر کے ساتھ ملا کر پڑھتے یعنی جمع تاخیر کرتے، اگر آفتاب سفر شروع کرنے سے پہلے زوال پذیر ہو جاتا تو پھر نماز ظہر ادا فرما کر سوار ہوتے اور سفر پر روانہ ہو جاتے، اور اگر سفر میں جانے کی جلدی ہوتی تو آپ نماز مغرب کو عشاء کے وقت تک موخر کر دیتے، پھر مغرب و عشاء کو جمع تاخیر کے ساتھ ملا کر پڑھ لیتے، آپ ﷺ کا طریقہ یہ

(۱) دیکھئے زاد المعاد ج ۱/ ۶۴، فقہ السنہ ج ۱/ ۲۱۱، الشرح الممتع ج ۱۴

۵۰۰۔ والمنہج لمريد العمرة والحج للعلامة ابن عثيمين ص ۶ - ۷۔

بھی تھا کہ سفر میں آپ صرف فرض نماز، فجر کی دو سنتوں اور وتر پر ہی اکتفا کرتے تھے، البتہ فرض سے پہلے اور بعد کی سنتوں کو سفر کی حالت میں ادا نہ کرتے تا آنکہ آپ مدینہ لوٹ آتے، اور مسافر کے لئے عام نفل نماز، باسبب نماز، استخارہ کی نماز، تحیۃ الوضوء اور چاشت کی نماز وغیرہ جائز ہے۔

☆ مسافر کو حسب امکان قبلہ کا رخ معلوم کرنا چاہئے اگر قبلہ معلوم کرنا دشوار ہو تو وہ اس سلسلہ میں اجتہاد کر لے اور پھر اجتہاد کے مطابق نماز پڑھے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی خواہ رخ غلط ہی ہو۔

☆ مسافر پر سفر کی حالت میں مسجد میں حاضر ہونا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری نہیں، لیکن اگر وہ کسی شہر میں ٹھہرا ہو اور اذان سن رہا ہو اور مسجد کے پاس ہی ٹھہرا ہو تو باجماعت نماز پڑھنا ضروری ہے۔ (۱)

☆ سفر کے مسائل میں موزوں پر مسح کرنا بھی ہے، حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم مسافر ہوں تو اپنے موزوں کو تین دن اور تین رات تک نہ اتاریں“ (۲)

لہذا سفر کرنے والے مسافر کے لئے تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور موزوں پر مسح کی مدت وضو ٹوٹنے کے بعد پہلی مرتبہ مسح کرنے سے شروع ہوگی۔

(۱) دیکھئے کتاب مجموع فتاویٰ ابن باز ج ۱۲/۲۹۶۔

(۲) سنن ترمذی برقم ۹۶، علامہ البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔

☆ سفر کے احکام و مسائل میں تیمم کرنا بھی شامل ہے، پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے مٹی کو پانی کا بدل قرار دیا ہے، ممکن ہے مسافر پانی نہ پائے تب بھی نماز موخر کرنا جائز نہیں، اسے چاہئے کہ مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ایک مرتبہ پاک مٹی پر مارے پھر اپنے ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر پھیر لے، اور تیمم وضو اور غسل دونوں کی طرف سے کافی ہے اور سنت یہ ہے کہ سفر میں قراءت ہلکی پڑھی جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے فجر کی نماز میں سورۃ القریش اور سورۃ الاخلاص پڑھی، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ پڑھی۔

☆ مسافر سواری پر بیٹھ کر نفلی نماز پڑھ سکتا ہے چاہے وہ جہاز میں ہو، گاڑی میں ہو، یا بحری جہاز میں، رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے، رکوع اور سجدے کرتے وقت اشارہ کرتے، یہی حکم ان لوگوں پر بھی لاگو ہوگا جو سفر میں ڈرائیور کے ساتھ اپنے بیوی بچوں وغیرہ کے ہمراہ ہوں، ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اہل وعیال کو ایسی سنتیں بتائیں اور دوران سفر ان سنتوں پر عمل کرنے کی رغبت دلائیں، تکبیر تحریمہ سے پہلے قبلہ کا رخ معلوم کرنے کی کوشش کرے، نماز کے بعد اگر معلوم ہو کہ قبلہ کا رخ غلط تھا تب بھی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اس لئے کہ آپ ﷺ سواری پر نماز پڑھتے رہتے تھے خواہ آپ کی سواری کا رخ کسی طرف بھی رہتا، (۱)

(۱) صحیح بخاری برقم ۱۰۰۰، صحیح مسلم برقم ۷۰۰۔

موقع سے فائدہ اٹھانا

سفر میں بکثرت دعا کرنا مستحب ہے، کیونکہ سفر میں وطن سے دوری ہوتی ہے، مشقت اٹھانی پڑتی ہے، نتیجتاً دل میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے، جب مسافر کا یہ حال ہو تو اس کی التجا و فریاد اللہ سے مخلصانہ ہوگی اور اس کی دعا بھی قبول ہوگی اور اس کی مانگ بھی پوری ہوگی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ تین قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور بیٹے کے لئے باپ کی دعا“ (۱)

دائمی اجر و ثواب

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ بندہ حالت اقامت میں جو نیک عمل کرتا رہتا ہے سفر کرنے کی وجہ سے اگر وہ عمل چھوٹ جاتا ہے تب بھی اس عمل کا اجر و ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے خواہ وہ اس عمل کو نہیں کر پاتا، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے اس کے لئے اس عمل کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جس کو وہ اقامت اور تسکین کی حالت میں کیا کرتا تھا“ (۲)

(۱) مسند احمد ج ۲/ ۲۵۸، سنن ابوداؤد برقم ۱۵۳۶، سنن ترمذی برقم ۱۹۰۵۔ (۲) صحیح بخاری برقم ۲۹۹۶۔

توجہ فرمائیں: شرعی واجبات کے معاملے میں غفلت قابل توجہ ہے بالخصوص بروقت پانچوں نمازوں کا معاملہ، بہت سارے لوگ سفر و سیاحت کے موقع پر اوقات نماز میں کوتاہی کر جاتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ (سورۃ الماعون آیت: ۴) ”ان نمازیوں کے لئے افسوس ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں“۔ از مترجم

ایسے لوگ قابل مبارکباد ہیں جو اپنی اقامت و صحت کے وقت نیک اعمال میں لگے رہتے ہیں۔

ضروری چیزوں کا اہتمام

عمرے کے اس سفر میں ہماری آپ سے نصیحت ہے کہ آپ اپنے ساتھ بنیادی ضرورت کی چیزیں ضرور لے کر جائیں جن کی حاجت و ضرورت آپ کو کسی وقت بھی پیش آسکتی ہیں:

(۱) اپنے ساتھ قرآن کریم ضرور رکھیں تاکہ گاڑی میں، حرم میں یا اپنی رہائش میں تلاوت کر سکیں، اس ایمان افروز سفر کے دوران وقت سے فائدہ اٹھانے کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ اسے کتاب اللہ کی تلاوت میں لگایا جائے، جس کے ہر حرف پر ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔

(۲) طہارت، نماز اور عمرہ کے مسائل اور مسجد حرام کی فضیلت سے متعلق کتابیں ضرور اپنے ساتھ رکھیں۔

(۳) ضروری دوائیں اپنے ساتھ رکھیں خاص طور سے اگر آپ پرانی بیماری جیسے شوگر، بلڈ پریشر کے مریض ہوں یا جن بیماریوں کا اندیشہ ہو جیسے زخم یا سپیٹ کی تکلیف وغیرہ وغیرہ۔

(۴) احرام کی دو چادریں جو اچھی ہوں اور زیادہ پتلی نہ ہوں اپنے ساتھ رکھ لیں علاوہ ازیں بیلٹ، کلاتھ پن، خوشبو، قینچی، جوتے، صابون اور صفائی وغیرہ کا سامان بھی رکھ لیں۔

(۵) سفر میں اگر بچے ساتھ ہوں تو بچوں کے دل بہلانے کے جو جائز چیزیں ہوں وہ بھی

اپنے ساتھ رکھ لیں۔

(۶) جو چیزیں ہدیہ کرنا چاہتے ہیں جیسے کھجور، کتاب اور پمفلٹ وغیرہ اپنے ساتھ لے لیں۔

احرام باندھنے کے مقامات

نبی کریم ﷺ نے احرام باندھنے کے لئے پانچ میقات مقرر فرمائے ہیں، ہر وہ شخص جو حج یا عمرہ کرنا چاہے اس پر ان میقاتوں میں سے کسی ایک میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے، یہ مواقیت درج ذیل ہیں:

ذوالحلیفہ: یہ اہل مدینہ اور مدینہ کے راستے سے آنے والے تمام لوگوں کے لئے میقات ہے، آج یہ میقات ابیار علی کے نام سے معروف ہے، اور یہ مکہ المکرمہ سے ۴۵۰ کیلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔

جحفہ: یہ اہل شام، مغرب، مصر اور اس راستے سے آنے والے تمام لوگوں کے لئے میقات ہے اور یہ شہر رابغ کے قریب واقع ہے، آج کل لوگ رابغ سے ہی احرام باندھتے ہیں اور یہ مکہ المکرمہ سے ۱۸۳ کیلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

قرن المنازل: یہ اہل نجد اور اس راستے سے آنے والے تمام لوگوں کے لئے میقات ہے اور آج کل یہ السیل الکبیر کے نام سے جانا جاتا ہے، اور یہ مکہ المکرمہ سے ۷۵ کیلو میٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ (۱)

(۱) منطقہ شرقیہ، منطقہ القصیم، دولۃ الکویت، دولۃ قطر، دولۃ الامارات، دولۃ البحرین کی طرف سے بذریعہ سڑک آنے والے حاجی اور معتمر حضرات بھی یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔

یلملم: یہ اہل یمن اور اس راستے سے آنے والوں کے لئے میقات ہے ابھی لوگ سعدیہ نامی جگہ سے احرام باندھتے ہیں یہ مکہ المکرمہ سے ۹۲ کیلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔

ذات عرق: یہ اہل عراق اور اس راستے سے گزرنے والوں کے لئے میقات ہے اور یہ مکہ المکرمہ سے ۹۴ کیلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔

میقات سے پہلے

جب آپ کو میقات پر بھیڑ کا اندازہ یا یقین ہو، جیسے آپ حج و عمرہ کے موسم میں نکلے ہوں تو آپ میقات کے قریب کی کسی مسجد یا استراحہ [ریسٹ ہاؤس] یا پٹرول پمپ کے پاس اتر کر احرام کی تیاری کر لیں اور احرام کی چادریں پہن لیں، پھر جب میقات کے بالمقابل ہوں تو عمرہ کی نیت کر لیں، پھر تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھنا شروع کر دیں، کیوں کہ اگر آپ اس بھیڑ میں میقات گئے تو شدید ازدھام کی وجہ سے اگلی سنتیں رہ جائیں گی۔

میقات پر

جب آپ میقات پر پہنچیں تو درج ذیل امور انجام دیں :

(۱) غسل کریں جس طرح جنابت کے لئے غسل کیا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے احرام باندھتے وقت اپنا کپڑا نکالا اور غسل فرمایا، (۱)

احرام باندھتے وقت غسل کرنا سنت ہے واجب نہیں، اور یہ مرد، عورت، جنبی، حائضہ اور نفساء چھوٹے اور بڑے سب کے لئے ہے، اور ہر اس شخص کے لئے ہے جو سنت کی پیروی

(۱) سنن ترمذی برقم ۸۳۰، علامہ البانی نے السنن میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

کرتے ہوئے احرام باندھنا چاہتا ہے۔

(۲) احرام باندھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ اپنی مونچھ کے بال کاٹ لے زیر ناف اور بغل کے بال صاف کر لے، نیز اپنے ناخن بھی کاٹ لے تاکہ احرام باندھنے کے بعد انہیں کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(۳) سنت یہ ہے کہ جو بہترین خوشبو میسر ہو لگا لے اور خوشبو اپنے جسم، سر اور داڑھی وغیرہ میں لگائے، چاہے اس خوشبو کا اثر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہ جائے، البتہ احرام کی چادروں پر خوشبو لگانا جائز نہیں۔

(۴) سلے کپڑے اتار کر احرام کے کپڑے پہن لیں جو دو چادروں پر مشتمل ہوں ان میں سے ایک کو اپنا ستر چھپانے کے لئے کمر پر پلیٹ لے اور دوسرے کو اپنے کاندھوں پر اس طرح ڈال لے کہ سینہ اور پیٹھ ڈھک جائے، نیز جوتے پہن لے، فرمان نبوی ﷺ ہے، ”تمہیں تہبند، چادر اور جوتوں میں احرام باندھنا چاہئے“ (۱)

(۵) اگر فرض نماز کا وقت ہو تو فرض نماز ادا کر لے ورنہ سنت وضو کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے، نہ کہ سنت احرام کی نیت سے نماز پڑھے۔

(۶) احرام میں داخل ہونے سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا، اس کی پاکی اور بڑائی بزرگی بیان کرنا مستحب ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک آپ کی سواری بیداء پر پہنچی، آپ نے اللہ کی تحمید، تسبیح اور تکبیر بیان کی پھر حج یا

(۱) مسند امام احمد ج ۲/۳۴۲، علامہ احمد شاہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

عمرہ کا احرام باندھا۔ (۱)

یہ ان سنتوں میں سے ہے جس کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ نے کہا حج اور عمرہ کی نیت کرنے سے پہلے تسبیح مستحب ہے بہت کم لوگ اس پر عمل کرتے ہیں حالانکہ اس کا ثبوت موجود ہے۔ (۲)

(۷) احرام کی سنت میں یہ بھی شامل ہے کہ قبلہ رو ہو کر تلبیہ پڑھا جائے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ وہ صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھتے، تو اونٹنی پر پالان لگانے کا حکم دیتے، پھر اس پر سوار ہو جاتے، قبلہ کی طرف منہ کرتے پھر لبیک پکارتے رہتے جب حرم پہنچ جاتے تو لبیک پکارنا چھوڑ دیتے، جب ذی طوی میں آتے تو رات کو وہیں رک جاتے، صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے اور کہتے کہ آنحضرت ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا ہے، (۳)

(۸) مسنون یہ ہے کہ آپ گاڑی یا بس پر سوار ہو کر عمرے کی نیت کریں اور کہیں [لَبَّيْكَ عُمْرَةً يَا اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً] جس طرح کہ حدیث میں ہے [پھر آپ ﷺ سواری کے پاس آئے، جب آپ سواری پر بیٹھ گئے اور آپ کی سواری بیدار پر سیدھی ہوئی تو آپ نے حج کے لئے لبیک کہا] (۴)

(۱) صحیح بخاری برقم: ۱۵۵۱ سنن ابوداؤد برقم ۱۷۹۶۔

(۲) فتح الباری ج ۳/۴۸۱۔

(۳) صحیح بخاری حدیث: ۱۵۵۳۔

(۴) سنن ابوداؤد برقم ۱۷۵۲۔

(۹) اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ بیماری یا کسی اور وجہ سے حج یا عمرہ مکمل نہیں کر سکیں گے تو آپ یہ شرط لگالیں کہ ”اگر مجھے کسی مجبوری یا تکلیف نے روک دیا تو میرے لئے [احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں میں روک دیا جاؤں“ (۱)

شرط کر لینے کی صورت میں اگر اس کو نسک کی تکمیل سے روک دیا گیا تو وہ احرام وہیں کھول دے گا اور اس پر کچھ فدیہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱۰) جو شخص فضائی راستے سے بغرض حج و عمرہ مکہ آ رہا ہو اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے غسل وغیرہ کر کے تیار ہو جائے اور جب میقات سے قریب ہو تو تہبند اور چادر پہن لے، پھر عمرہ کے لئے تلبیہ [لیک] پکارے، اگر جہاز میں سوار ہونے سے پہلے یا میقات کے نزدیک ہونے سے پہلے تہبند اور چادر پہن لے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں، لیکن نسک [حج و عمرہ] میں داخل ہونے کی نیت اور تلبیہ میقات کے مقابل یا میقات سے قریب ہو کر کہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے میقات ہی سے احرام باندھا ہے۔ (۳)

(۱۱) حالت احرام میں درج ذیل چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں:

چھتری کا استعمال، چشمہ لگانا، انگٹھی پہننا، بیلٹ باندھنا، موبائل سے فون کرنا، روپے پیشے اور قیمتی اشیاء کی حفاظت کے لئے پرس رکھنا، ہیڈ فون لگانا، مصنوعی دانت لگانا، جوتے

(۱) صحیح مسلم برقم ۱۲۰۷ - (۲) المنہج لمريد العمرة والحج ص: ۱۳ -

(۳) التحقيق والايضاح للعلامه ابن باز رحمه الله ص: ۲۰ -

پہننا۔ بالوں میں آہستہ آہستہ کنگھی کرنا خواہ بالوں میں سے کچھ بال گر جائیں۔
پانی نہ ملنے پر پانی کے استعمال سے بیماری کے خطرے کے پیش نظر تیمم کرنا۔

احرام باندھتے وقت کی غلطیاں

(۱) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ احرام باندھتے وقت غسل کرنا واجب ہے، وہ خود بھی اور اس کے بچے بھی سخت سردی میں غسل کرتے ہیں حالانکہ غسل کی وجہ سے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

(۲) احرام باندھے بغیر میقات سے آگے بڑھ جانا خاص طور پر جب وہ فضائی راستے سے آ رہا ہو، اور جو میقات سے آگے بڑھ جائے اور اندرونِ حدودِ میقات احرام باندھے وہ گناہ گار ہے کیوں کہ اس نے واجب کو چھوڑ دیا، لہذا واجب چھورنے کی وجہ سے اس پر ایک جانور زبح کرنا لازم آئے گا۔ (۱)

اور جو شخص لاعلمی میں میقات سے آگے بڑھ جائے پھر میقات پر واپس آ کر احرام باندھے تو اس پر فدیہ نہیں ہے۔ (۲)

(۳) احرام کی نیت سے دو رکعت نماز کا اعتقاد رکھنا، جب کہ یہ بات نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

(۴) اکثر عمرہ ادا کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کپڑے اتارنے کے بعد تہبند اور چادر کا پہن لینا ہی احرام باندھنا ہوتا ہے، جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ احرام میں داخل ہونے کی تیاری ہے

(۱) فتاویٰ اسلامیہ ج ۱۲/ ۲۰۴، اور فتاویٰ تتعلق باحکام الحج للشیخ ابن بازؒ ص: ۴۵۔

(۲) فتاویٰ اسلامیہ ج ۱۲/ ۱۹۹۔

اس لئے کہ احرام حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کو کہتے ہیں اور یہ چیز بہت سارے عمرہ کرنے والوں سے مخفی ہے، کیوں کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ محض احرام کی چادر اور تہبند پہنتے ہی ان کے حق میں ممنوعات شروع ہو جاتے ہیں، جب کہ ممنوعات احرام شرعی طور پر حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنے کے فوراً بعد شروع ہوتے ہیں۔

(۵) نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا جیسے کہ یہ کہنا (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَوَّیْتُ الْاِحْرَامَ بِالْعُمْرَةِ) ”اے اللہ میں نے عمرہ کرنے کے لئے احرام کی نیت کی“ نیت کے یہ الفاظ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں بلکہ یہ بدعت ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اختلاف ہے کہ کیا عمرہ کے لئے نیت کے الفاظ کہنا مستحب ہے جس طرح انہوں نے نماز کے لئے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے میں اختلاف کیا ہے لیکن درست بات یہ ہے حج، عمرہ اور نماز وغیرہ کے لئے نیت کے الفاظ کہنا مستحب نہیں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے لئے ان الفاظ کو مشروع نہیں کیا، اور تکبیر سے پہلے نہ آپ ﷺ اور نہ آپ کے صحابہ نیت کے الفاظ کہتے تھے۔ (۱)

(۶) احرام کے وقت ہی سے کندھے کھلا رکھنا یا اضطباع (۲) کرنا جب کہ یہ صرف طواف قدوم یا عمرہ کے طواف ہی میں ثابت ہے، طواف سے پہلے اور طواف کے بعد ثابت نہیں۔
(۷) میقات سے پہلے احرام باندھنا اور اس کے مسنون ہونے کا عقیدہ رکھنا۔

(۱) مجموع الفتاویٰ ج ۲۶/ ۱۰۵۔

(۲) احرام کی چادر کو اس طرح اوپر والے حصے پر لپیٹا جائے کہ بایں کندھانگرا ہے۔

(۸) بعض حجاج و معتمرین یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حالت احرام میں سسلے ہوئے کپڑے کی ممانعت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس میں سلائی کی علامت و نشانی ہو، جب کہ صحیح یہ ہے کہ سسلے ہوئے سے مراد ہر وہ لباس ہے جو جسم کے کسی عضو کے ماپ کے مطابق تیار کیا گیا ہو۔

(۹) بعض محرمین اعتقاد رکھتے ہیں حج یا عمرہ مکمل ہونے تک ان کے لئے احرام کے کپڑے تبدیل کرنا جائز نہیں جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ محرم جب چاہے سبب یا بغیر سبب کے اپنے احرام کے کپڑے بدل سکتا ہے۔

(۱۰) بعض حجاج و معتمرین کا یادگار کے طور پر احرام پہنے ہوئے اپنی تصویریں کھچانا، جب کہ ایسا کرنا جائز نہیں کیوں کہ اس میں ریاکاری ہو سکتی ہے جو اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔

قابل توجہ

علامہ شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

یہاں پر ایک غلطی کی نشاندہی ضروری ہے، بہت سے حجاج سمجھتے ہیں کہ اندرونِ میقات جو مسجد بنی ہوئی ہے وہیں سے احرام باندھنا ضروری ہے، چنانچہ آپ مردوں اور عورتوں کو میقات کی طرف دوڑتے ہوئے اور بھیڑ کرتے ہوئے پائیں گے، اور کپڑے نکالتے ہوئے اور احرام کے کپڑے پہنتے ہوئے پائیں گے، جب کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے، مسلمان کو چاہئے کہ وہ میقات کی کسی بھی جگہ سے احرام باندھ لے نہ کہ کسی متعین جگہ سے، بلکہ جہاں سے بھی احرام باندھنا ممکن ہو احرام باندھ لے، جو جگہ بھی اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے احرام باندھنے کے لئے آسان ہو احرام باندھ لے، کیوں کہ اسی میں

ان کے لئے پردگی اور لوگوں کی بھیڑ سے دور رہنا ہے، میقات پر بنی ہوئی مسجدیں نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں نہیں پائی جاتی تھیں اور نہ ہی یہ مسجدیں احرام باندھنے کے لئے بنائی گئیں ہیں یہ مسجدیں میقات کے ارد گرد رہنے والوں کے واسطے نماز پڑھنے کے لئے بنائی گئیں ہیں، یہ اس غلطی کی نشاندہی تھی جو میں نے مذکورہ سطور میں کی، اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ (۱)

ممنوعات احرام

جب آپ نے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو آپ پر درج ذیل چیزیں حرام ہو گئیں:

(۱) بغیر کسی عذر کے سر کا بال لینا چاہے کانٹ چھانٹ کر سر کے بال لئے جائیں یا کسی اور طریقے سے، اسی طرح پورے جسم کے بال لینا، البتہ جو بال آنکھ پر لٹک جائے اور اس کو صاف کر دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں، البتہ حُرْم حسب ضرورت اپنے سر کو آہستہ سے کھجلا سکتا ہے۔

(۲) دونوں ہاتھوں یا پاؤں کے ناخن تراشنا، لیکن اگر ناخن ٹوٹ جائے اور اس سے تکلیف ہونے لگے تو وہ اپنا ناخن کاٹ لے اس پر کچھ بھی فدیہ نہیں۔

(۳) احرام باندھنے کے بعد کپڑے اور جسم وغیرہ میں خوشبو لگانا، اگر بھول کر خوشبو لگا لے تو حتی الامکان اسے پانی سے صاف کرنا ضروری ہے۔

(۴) جماع کرنا اور اسباب جماع اپنانا، جیسے بیوی کا بوسہ لینا وغیرہ نیز مشیت زنی کرنا یا مباشرت کرنا وغیرہ۔

(۵) دستا نے پہننا۔

(۶) شکار کو قتل کرنا یعنی خشکی پر رہنے والے حلال وحشی جانوروں کو قتل کرنا جیسے ہرن، خرگوش اور کبوتر چاہے وہ حرم کے اندر ہوں یا حرم کے باہر، البتہ وہ جانور جن کا گوشت حرام ہے جیسے درندے، ناپاک اور گندے کیڑے مکوڑے اور پرندے اور وہ تمام جانور جن کا کھانا حرام ہے، اگر اس کو قتل کر دے تو کوئی فدیہ نہیں۔

(۷) سلے ہوئے کپڑے پہننا، اور سلے ہوئے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو جسم کے کسی حصے کے لئے بنایا گیا ہو جیسے قمیص، پانجامہ، گنجی، انڈرویر اور پتلون۔

(۸) چپک جانے والی چیزوں سے سر ڈھانکنا جیسے پگڑی، رومال، اور ٹوپی، البتہ جو چیزیں سر سے چپکنے والی نہ ہوں جیسے چھتری، گاڑی کی چھت، اور سر پر سامان اٹھانا تو ان چیزوں میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جب کہ سر ڈھانپنا مقصود نہ ہو۔

(۹) نکاح کرنا، محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی نکاح کر سکتا ہے البتہ محرم اپنی مطلقہ بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

منوعاتِ احرام کے مرتکبین کا حکم

اس کی تین شکلیں ہیں:

(۱) بغیر کسی عذر اور ضرورت کے ممنوع کام کا ارتکاب کرنے والا گناہگار ہے اور اس پر

فدیہ واجب ہے۔

(۲) کسی ضرورت کے پیش نظر ممنوع کام کیا جیسے ٹھنڈی سے بچنے کے لئے قمیص پہن لے اس اندیشے سے کہ اسے ٹھنڈی سے نقصان پہنچے گا، تو اس کے لئے ممنوع کام کرنا جائز ہے لیکن اس پر فدیہ (۱) واجب ہوگا۔

(۳) عذر کے باعث ممنوع کام کیا اور عذر یہ ہیں لاعلمی، بھول، مجبوری، تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اور صحیح قول کے مطابق اس پر کوئی فدیہ بھی واجب نہیں۔ (۲)

مستقل ممنوعات

کچھ کام ایسے ہیں جو محرم اور غیر محرم سب کے لئے حرام ہیں، لیکن محرم کے حق میں حرمت مزید سخت ہو جاتی ہے، اس لئے محرم کے لئے ضروری ہے کہ وہ حرام کاموں سے دور رہے اور حرام کاموں میں پڑنے سے بچتا رہے، جیسے غیبت، چغلی، جھوٹ، جھوٹی بات، حرام چیزوں کا سننا، حرام کاموں کا دیکھنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑے کرنا اور فسق و فجور وغیرہ، فرمان باری تعالیٰ ہے ﴿فَلَا رَفَتْ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ حج میں شہوت والے کام گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے، (۳)

لہذا کم بولنا ہی بہتر ہے البتہ جن باتوں سے لوگوں کو نفع پہنچے، نیز بیہودہ گوئی، جھوٹ بولنے

(۱) اور فدیہ یہ ہے کہ تین دن کے روزے رکھے یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دے یا ایک بکرا ذبح کر دے۔

(۲) دیکھئے کتاب ”المنہج لمريد العمرة والحج“ لابن عثيمين رحمه الله ص ۲۷۔

(۳) سورة البقرة آیت: ۱۹۷۔

اور ناجائز باتوں سے بچا جائے، اس لئے کہ جس نے بسیار گوئی کی اس نے بہت زیادہ ٹھوکر کھائی، اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من كان يومئذ بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت) ”جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے“ (۱)

اس لئے محرم کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو تلبیہ پڑھنے، ذکر الہی، تلاوت قرآن، دعا کرنے میں مصروف رکھے یا لوگوں کو بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے یا ناواقف لوگوں کو تعلیم دے، اور اگر کوئی ایسی بات کرے جس میں گناہ نہ ہو تو یہ جائز ہے۔

ایک غلطی کی نشاندہی

محرم پر ضروری ہے کہ وہ ممنوعات احرام سے اپنے آپ کو بچائے مگر یہ کہ اسے عذر درپیش ہو، مشکل یہ ہے کہ کچھ لوگ بلا عذر احرام کے بعض ممنوعات کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، اور پھر کہتے ہیں کہ میں فدیہ دیدے دوں گا یہ خیال کرتے ہوئے کہ فدیہ کی قیمت ادا کرنے سے گناہ سے چھٹکارا مل جائے گا، جب کہ یہ کھلی غلطی اور بدترین جہالت ہے حالانکہ اس پر ایسا کرنا حرام ہے اور جب ممنوعات کی مخالفت کرے گا تو وہ گناہ گار ہوگا اور اس پر فدیہ بھی واجب ہو جائے گا، فدیہ حرام کاموں کے لئے اجازت نامہ نہیں، اس لئے اس طرح کی غلطی سے محتاط رہیں۔

(۱) صحیح بخاری حدیث: ۶۰۱۸، صحیح مسلم حدیث: ۴۷۔

میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان

جن سنتوں پر عمل کی تاکید آئی ہے ان میں سے ایک سنت بکثرت تلبیہ کہنا ہے جس کا طریقہ یہ ہے [لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ] کہا جائے۔ (۱)

اپنی استطاعت کے مطابق تلبیہ کے الفاظ بار بار دوہراتے رہیں کیوں کہ یہ عمرہ کے اعمال میں سب سے بہترین عمل ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (افضل الحج العج والثج) ”سب سے بہترین حج بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور قربانی کرنا ہے“ (۲)

☆ تلبیہ میں سنت یہ ہے کہ مرد اس قدر بلند آواز سے تلبیہ پکارے جو تکلیف کا باعث نہ ہو، فرمان نبوی ﷺ ہے (اتانی جبریل فامرني ان امر اصحابي ان يرفعوا اصواتهم بالتلبية) ”کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ پکاریں“ (۳)

اور صحابہ کرام بلند آواز سے تلبیہ پکارتے تھے یہاں تک کہ ان کے گلے بیٹھ جاتے، جب وادی سے ان کا گزر ہوتا تو وادی میں ان کے تلبیہ (لبیک اللہم لبیک) کی گونج سنی جاتی۔

(۱) صحیح بخاری برقم ۱۵۴۹، صحیح مسلم ۱۱۸۴۔

(۲) سنن ترمذی: ۸۲۷، سنن داری: ۱۷۹۷۔

(۳) مسند احمد ج ۵/ ۱۹۲، سنن ابو داؤد برقم ۱۸۱۴، سنن ترمذی برقم ۸۲۹ دیگر کتب حدیث۔

☆ ہر بلند اور پست جگہ پر چڑھتے اور اترتے وقت، سواری پر سوار ہوتے وقت سواری سے اترتے وقت، رفقاء سفر کے اکٹھا ہونے پر، نماز سے فارغ ہونے پر، رات اور دن کے آنے پر، سحر کے وقت علاوہ ازیں حالات کے بدلنے پر تلبیہ پڑھنے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے، اور یہی اکثر اہل علم کا خیال ہے۔ (۱)

☆ محرم کو چاہئے کہ ذکر الہی، تلاوت قرآن، بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے یا ناواقف لوگوں کو سکھانے میں مصروف رہے۔

تلبیہ کب بند کر دینا چاہئے؟

کعبۃ اللہ کو دیکھتے وقت تلبیہ کہنا بند کر دیا جائے، یہ نہیں کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی تلبیہ بند کر دیا جائے جیسا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں، عمرہ کرنے والا تلبیہ سے رک جائے تاکہ طواف اور سعی کے اذکار و ادعیہ کے لئے فارغ ہو جائے۔

قابل توجہ غلطی

تلبیہ کہنے میں کسی کو اپنا مرشد بنا لینا اس طرح کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کے الفاظ دوہرائے اور پھر سب کے سب اس مرشد کے پیچھے اجتماعی آواز میں اس کو دوہرائیں، یہ سنت کے خلاف ہے اور اس پر کوئی دلیل موجود نہیں، بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں تھے ہم میں سے کوئی اللہ اکبر کہتا، کوئی لا الہ الا اللہ کہتا اور کوئی تلبیہ [لبیک اللہم لبیک] پکارتا، (۲)

(۱) اضواء البیان للعلامہ الشنقیطی ج ۳۵/۴ - (۲) صحیح مسلم ج: ۱۲۸۵ -

وہ سنت جس پر کم عمل رہ گیا ہے

سنت یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کر لیں اگر غسل کرنا ممکن ہو، مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ٹھر جائیں اور غسل کر لیں تاکہ سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل ہو جائے۔ (۱)

جب آپ مسجد حرام پہنچیں تو درج ذیل ہدایات ملحوظ خاطر رکھیں

☆ سنت یہ ہے کہ باب بنی شیبہ سے داخل ہوں جس کو بڑا دروازہ کہا جاتا ہے، اس وقت یہ دروازہ باب السلام کے نام سے جانا جاتا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اس کی علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ باب بنی شیبہ سب سے قریبی دروازہ ہے اس دروازہ سے داخل ہونے والے کا رخ بالکل کعبہ کے سامنے ہوتا ہے، حجر اسود کے لحاظ سے یہ دروازہ سب سے دور دروازہ ہے، مسجد کے اندر سے گذرنا مسجد کے باہر سے گذرنے سے بہتر ہوگا۔ (۲)

الشیخ ابن العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت مسنون ہے جب کہ اس دروازہ سے داخل ہونا آسان ہو۔ (۳)

☆ اپنا دایاں پاؤں آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہیں ”بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی“

(۱) صحیح بخاری ج: ۱۵۷۳۔

(۲) شرح العمدة ج ۱۲/۴۱۔

(۳) الشرح الممتع ج ۱۷/۲۶۴۔

رَسُولِ اللَّهِ“ (۱) ”اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ (۲) ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ“ (۳) یہ دعائیں ہر مسجد کے لئے ہیں صرف مسجد الحرام کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔

☆ سنت یہ ہے کہ جب مسجد حرام میں داخل ہوں تو نہ نماز پڑھنے میں لگیں نہ کسی اور کام میں مصروف ہوں، بلکہ حجر اسود کے پاس جا کر اس کو بوسہ دیں، اس دوران کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں اور نہ کسی کے لئے زحمت کا باعث بنیں، پھر طواف شروع کر دیں جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے، مکہ المکرمہ پہنچ کر آپ ﷺ نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہی کہ آپ نے وضو کیا اور پھر طواف کیا“ (۴)

☆ طواف کا آغاز حجر اسود سے کریں اگر ممکن ہو تو حجر اسود کا بوسہ لیں اور بوسہ لیتے وقت ”بسم اللہ واللہ اکبر“ کہیں، اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو لوگوں کے لئے بھیڑ کا باعث نہ بنیں اور حجر اسود کے مقابل پہنچ کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں ”اللہ اکبر“ اور ایسا ہر چکر میں کریں، اور حجر اسود کا بوسہ لینا تعظیم الہی کی وجہ سے ہے نہ کہ خود حجر اسود سے محبت کرنے اور اس سے تبرک حاصل کرنے کی وجہ سے۔

☆ سنت یہ ہے کہ حجر اسود کی طرف رخ کر کے طواف شروع کریں، پھر دائیں جانب ہو جائیں کہ بیت اللہ آپ کے بائیں طرف ہو پھر طواف شروع کر دیں۔

(۱) سنن ابن ماجہ برقم ۷۷۱، علامہ البانیؒ نے السنن میں اس کو صحیح کہا ہے۔

(۲) صحیح مسلم برقم ۷۱۳ - (۳) سنن ابوداؤد برقم ۴۶۶۔

(۴) صحیح بخاری برقم ۱۶۱۴۔

☆ سات چکر طواف کریں اس طرح کہ حجر اسود سے شروع کریں اور حجر اسود پر ہی ختم کریں۔

☆ پہلے تین چکروں میں رمل کریں اور رمل کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز چلنے کو، اور باقی چکروں میں رمل نہ کریں، بھیڑ کی وجہ سے بیت اللہ سے دور رہ کر رمل کر لینا رمل چھوڑنے سے بہتر ہے۔

تمام چکروں میں اضطباع کریں، اور اضطباع یہ ہے اپنی چادر کے بیچ کے حصے کو اپنے دائیں بغل کے نیچے سے لپیٹ کر چادر کے دونوں کناروں کو اپنے بائیں کاندھے پر ڈال لیں، بائیں طور کہ بہادر لوگوں کی طرح دایاں کاندھا کھلا ہوا ہو، اور عبادت کے مقام میں جرات و دلیری کا اظہار ہو رہا ہو، جب طواف سے فارغ ہوں تو چادر کو اس کی پہلی حالت میں کر لیں۔

☆ جب رکن یمانی کے پاس پہنچیں تو اس کو اپنے ہاتھ سے چھوئیں اگر اسے چھونا ممکن ہو اور اس کو بوسہ نہ دیں ورنہ اسکی طرف اشارہ کئے اور تکبیر کہے بغیر گزر جائیں۔

☆ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان (رَبَّنَا اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) ”اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے“ کہیں۔ (۱)

☆ دوران طواف جو بھی مناسب محسوس ہو ذکر و دعا کرتے رہیں قرآن پڑھیں یا ذکر کریں سب ٹھیک ہے۔

☆ سنت یہ ہے کہ آپ بیت اللہ سے قریب رہیں بشرطیکہ نہ تکلیف پہنچے اور نہ تکلیف پہنچائیں، اور ایسا حجر اسود کو بوسہ لینے اور رکن یمانی کو چھونے کی خاطر ہے، اسی لئے نماز میں اگلی صفیں کچھلی صفوں سے بہتر ہیں، اور بیت اللہ کا طواف کرنا بھی نماز ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے (انما الطواف صلاة، فاذا طفتهم فاقولوا الکلام) ۱ طواف نماز ہے، جب تم طواف کرو تو بات کم کیا کرو، (۱)

تمام آئمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طواف میں بیت اللہ سے قریب رہنا مستحب ہے۔

☆ اس امت کے سلف صالحین خشوع و خضوع اور ذکر و اذکار کرتے ہوئے بیت اللہ کا طواف کیا کرتے تھے، جو انہیں دیکھتا تو پتہ چلتا کہ وہ عبادت میں مصروف ہیں۔

☆ جب ساتواں چکر حجر اسود کے سامنے پہنچ کر مکمل کر لیں تو اپنا دایاں کا ندھا ڈھانک لیں، اور اگر ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پاس جا کر یہ آیت پڑھیں (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (۲) ”تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو“

☆ اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) پڑھیں، اگر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا میسر ہو تو بہتر ہے ورنہ مسجد حرام میں کسی جگہ بھی دو رکعت نماز ادا کر لیں، یہ دونوں رکعتیں سنت ہیں واجب نہیں۔

(۱) مسند احمد ج ۱۳/ ۲۱۴ اور دیگر کتب حدیث۔ (۲) سورۃ البقرہ آیت: ۱۲۵۔

☆ اگر ممکن ہو تو حجر اسود کے پاس جا کر اپنے دائیں ہاتھ سے اسے چھوئیں، کیوں کہ آپ ﷺ سے ایسا کرنا ثابت ہے بشرطیکہ جانا آسان ہو ورنہ کوئی بات نہیں۔

☆ پھر آب زمزم پیئیں اور اللہ عز و جل سے دعا کریں اور آب زمزم اپنے سر پر بھی بہائیں، اور یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ (۱)

☆ پھر صفا اور مروہ کی طرف چل دیں۔

آدابِ طواف

(۱) مسلمان کو طواف میں خشوع اور عاجزی اختیار کرنے والا، حاضر قلب رہنے والا، اپنے ظاہر و باطن، طور طریقے اور چلت پھرت میں آداب کا پابند ہونا چاہئے، کیوں کہ طواف نماز کی طرح ہے اس لئے اس کے آداب کو اپنانا چاہئے اور اپنے دل میں اس گھر کے مالک کی عظمت کا احساس کرنا چاہئے جس کا وہ طواف کر رہا ہے۔

(۲) طواف کرنے والا صرف بھلی بات کرے۔

(۳) اپنے قول و فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اس لئے کہ مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے، خصوصاً اللہ کے مقدس گھر میں، لوگوں کی تکلیف پر صبر کرے، دھکم پیل کرنے والوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، ان کو معذور سمجھیں اور ان پر رحم کریں، اس لئے کہ رحمت بد بخت لوگوں سے چھین لی جاتی ہے۔

(۴) دورانِ طواف کثرت سے ذکر، دعا اور نبی ﷺ پر درود بھیجیں۔

(۱) مسند احمد ج ۳/۳۹۴، ارواء الغلیل ج ۴/۲۰۳۔

فائدہ

علمائے اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ طواف کرنے والے کے لئے طواف کرتے وقت حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے، اور حسب استطاعت استلام کرنے کی مندرجہ ذیل شکلیں ہیں:

- (۱) اس کا بوسہ لیا جائے۔
- (۲) اگر بوسہ نہ لے سکے تو دایاں ہاتھ حجر اسود کو لگا کر اسے چوم لے یا صرف ہاتھ کو منہ پر رکھ لے اور اسے چومے نہیں، جیسا کہ مالکیہ کے نزدیک ہے۔
- (۳) اگر ہاتھ سے بوسہ نہ دے سکے تو لاٹھی یا کسی اور چیز سے اس کو چھوئے اور بوسہ لے۔
- (۴) اگر اس کی بھی گنجائش نہ ہو تو اشارہ کر لے اور اس پر اکتفا کرے۔
- (۵) تمام چکروں میں تکبیر (اللہ اکبر) کہے نہ کہ صرف طواف شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہے۔ (۱)

غلطیوں کی اصلاح

☆ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مسجد حرام میں خاص دروازہ سے داخل ہونا ضروری ہے، عمرہ کرنے والے مطلوبہ دروازے کے بارے میں پوچھتے رہتے ہیں یہ صحیح نہیں، بلکہ اپنے دایاں پاؤں کو آگے بڑھاتے ہوئے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعائیں پڑھ لے۔

(۱) دیکھئے کتاب ”بداية الطواف ونهايته“ ص: ۱۵ للعلامة بكر بن عبد الله ابو زيد رحمہ اللہ۔

☆ حرم میں داخل ہوتے وقت خود ساختہ مخصوص دعائیں پڑھنا جب کہ سنت مطہرہ میں حرم میں داخل ہونے کی کوئی خاص دعا ثابت نہیں سوائے ان دعاؤں کے جو باقی مسجدوں میں داخل ہوتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔

☆ یہ اعتقاد رکھنا کہ مسجد حرام میں تحیۃ المسجد پڑھنا ثابت نہیں، یہ غلط ہے کیوں کہ مسجد الحرام دوسری مسجدوں کی طرح ہے اس میں بھی دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا سنت ہے، البتہ طواف عمرہ کے لئے آنے والے پر تحیۃ المسجد ضروری نہیں اس کے لئے طواف ہی (تحیۃ المسجد کی طرف سے) کافی ہے۔

طواف کی غلطیاں

(۱) طواف شروع کرتے وقت زبان سے نیت کرنا جیسے کہ یہ کہنا (نَوَيْتُ أَنْ أَطُوفَ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ لِلْعُمْرَةِ) ”میں نے عمرہ کے لئے سات چکر طواف کی نیت کی“ نیت کے یہ الفاظ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۲) یہ اعتقاد رکھنا کہ حجر اسود کو بوسہ دینا واجب ہے یہ غلط ہے، کیوں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اس لئے کہ حجر اسود کو چھونا یا اس کی طرف اشارہ کر دینا ہی کافی ہے۔

(۳) حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے بھیڑ لگانا جب کہ یہ لوگوں کو تکلیف دینے اور تکلیف پہنچانے کا باعث ہے، یہ سب حرام ہے اور کچھ لوگ تو سخت بھیڑ کے وقت محرمات میں پڑ جاتے ہیں جس وقت وہ عورتوں کے ساتھ ہوتے ہیں، علامہ ابن شمیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: سنت یہ ہے کہ جب حجر اسود کے پاس سخت بھیڑ لگی ہو تو اس کی طرف صرف

اشارہ کر دے کیوں کہ ایسی صورت میں حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا اس کے استلام (چھونے) سے افضل ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیڑ کے وقت ایسا ہی کیا تھا اور انسان کو چاہئے کہ بھیڑ کے وقت حجر اسود کو بوسہ دینے سے بچے تاکہ اس کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو اور نہ اس کو کوئی دوسرا تکلیف دے۔ (۱)

(۴) دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا جیسے نماز کے لئے رفع الیدین کیا جاتا ہے۔

(۵) حجر اسود کی طرف اشارہ کرنے کے بعد ہاتھ کو بوسہ دینا۔

(۶) اشارہ کرنے کے لئے حجر اسود کے سامنے دیر تک کھڑے رہنا، چنانچہ ایک شخص کئی بار اشارہ کرتا ہے نتیجتاً حرکت رک جاتی ہے اور بھیڑ بڑھ جاتی ہے۔

(۷) حجر اسود سے طواف شروع کرنے کی بجائے کعبہ کے دروازے سے طواف شروع کرنا یہ سنت کے خلاف ہے، اور اگر کعبہ کے دروازے یا حجر اسود کے پاس پہنچے بغیر طواف شروع کر دے گا گرچہ حجر اسود سے تھوڑی ہی مسافت پر کیوں نہ ہو تو اس کا وہ چکر باطل ہو جائے گا اور پھر سے چکر شروع کرنا ضروری ہوگا۔

(۸) نماز میں امام حرم سے پہلے سلام پھیر دینا تاکہ وہ حجر اسود کو بوسہ دینے میں لوگوں پر پہل کر جائے۔

(۹) سنت طواف کے علاوہ حجر اسود کو بوسہ دینا۔

(۱) المعتمر والحاج فی میزان الخطاء والصواب ص: ۲۷۔

(۱۰) لوگوں کا یہ اعتقاد رکھنا کہ حجر اسود بذات خود فائدہ پہنچانے والا ہے، جب وہ اس کا استلام کرتے ہیں تو اپنے ہاتھوں کو اپنے جسم کے باقی حصوں پر بھی پھیرتے ہیں یا وہ اپنے ہمراہ بچوں پر پھیرتے ہیں، یہ سب کی سب لاعلمی اور نادانی ہے کیوں کہ نفع اور نقصان تنہا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔

(۱۱) بیت اللہ کا طواف کرنا عبادت ہے اور اللہ عزوجل کے سامنے عاجزی و انکساری کا اظہار ہے، طواف کرنے والے کے لئے مناسب ہے کہ وہ طواف میں اللہ تعالیٰ سے التجا کرے، خالص دعا کے ذریعے، اس سے امید باندھے ہوئے اور اس کی تعریف کرتے ہوئے، اور سوائے ان دو رکعتوں کے درمیان کے، کوئی خاص اور متعین دعا ثابت نہیں ہے، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان (رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَفِنَا عَذَابَ النَّارِ) پڑھے، اور جو غلطیاں پھیلی ہوئی ہیں ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ کچھ لوگ طواف کے دوران طواف کے ہر چکر کے لئے الگ الگ دعائیں اپنے ساتھ لئے ہوئے ہوتے ہیں، ان دعاؤں کے ثبوت میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل نہیں، بلکہ یہ خود ساختہ بدعتی دعائیں ہیں جس کا نہ تو طواف کرنے والے معنی سمجھتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنی زبان سے ان دعاؤں کو اچھی طرح ادا کر سکتے ہیں، نیز اس میں طواف کرنے والے بھائیوں کو پریشانی میں ڈالتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو قرآن کی تلاوت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں ”(ساتھیو!) تم ایک دوسرے کو تکلیف نہ دو اور نہ ہی قرآن پڑھنے میں اپنی آواز بلند کرو“ (۱)

(۱) مسند احمد ج ۳/۹۴، سنن ابوداؤد و دبرقم ۱۳۳۲، سنن نسائی، ابن خزیمہ اور دیگر کتب

حدیث، علامہ البانیؒ نے السنن میں اس کو صحیح کہا ہے۔

تو پھر کیسے وہ اس طرح کی دعائیں کر سکتے ہیں جس سے طواف کرنے والے کو نہ تو اس کی لذت محسوس ہوتی ہے اور نہ بیت اللہ کے گرد طواف کرنے کی حلاوت، اگر یہ لوگ ان اذکار و ادعیہ کے ذریعہ اللہ سے دعا مانگیں جن کو وہ جانتے اور سمجھتے ہیں تو یہ ان کے لئے بہتر اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کے لئے زیادہ مناسب ہے اور یہ کافی ہے اور اسی میں برکت ہے۔

(۱۲) بعض طواف کرنے والے بیت اللہ کے کونوں، دیواروں اور دروازہ کو بوسہ دیتے یا چھوتے ہیں، کچھ لوگ ان دیواروں پر لگی ہوئی لائٹنگ اور روشنی کے آلات کو چھوتے ہیں، اس کو ہاتھ لگاتے ہیں پھر اس کو اپنے منہ پر پھیرتے ہیں بلکہ کچھ عورتیں ان چیزوں پر اپنے ہاتھوں کو ملتی ہیں پھر برکت کے طور پر ہاتھوں کو بچوں کے چہروں پر ملتی ہیں یہ تمام کی تمام چیزیں جائز نہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ صرف دو یمانی رکنوں کو چھوا جائے نہ کہ دو شامی رکنوں کا، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے صرف ان دو رکنوں کا ہی استلام کیا ہے، اس لئے کہ یہ دونوں ابراہیمی قواعد پر قائم ہیں، اور باقی دو رکن بیت اللہ کے اندر شامل ہیں، لہذا رکن حجر اسود کا استلام کیا جائے گا اور بوسہ دیا جائے گا اور رکن یمانی کا استلام کیا جائے گا اور بوسہ نہیں دیا جائے گا اور باقی دونوں رکنوں کا نہ استلام کیا جائے گا اور نہ بوسہ دیا جائے گا، اور استلام کہتے ہیں ہاتھ سے چھونے کو، اور باتفاق آئمہ کرام رحمہم اللہ بیت اللہ کے سارے حصوں، مقام ابراہیم، روئے زمین کی تمام مسجدوں اور ان کی دیواروں، حضرات انبیاء و صالحین کی قبروں، اور بیت المقدس کے پتھروں کا نہ استلام کیا جائے گا اور نہ ہی بوسہ دیا جائے گا۔ دیکھئے (الفتاویٰ ج ۲۶ / ۱۲۱)۔

(۱۳) رکن یمانی کو بوسہ دینا اور پھر اس کو چہرے پر پھیرنا، جب کہ صحیح یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو رکن یمانی کو صرف اپنے داہنے ہاتھ سے چھونا چاہئے نہ کہ بوسہ دینا چاہئے اور نہ اس کی طرف اشارہ کرنا چاہئے۔

(۱۴) مردوں کا رمل نہ کرنا حالانکہ کہ پہلے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے الا یہ کہ شدید بھیڑ ہو یا کسی چیز کے ضائع ہونے کی خوف ہو جس کی وجہ سے رمل کرنا مشکل ہو جائے تو ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵) بعض معتمرین کا اوپر کی چادر اتار کر صرف تہبند پہننے پر اکتفا کرنا، اور بسا اوقات تہبند ناف کے نیچے اتر جاتی ہے جس سے ستر کا کچھ حصہ کھل جاتا ہے یہ حرام ہے بالخصوص عورتوں کی موجودگی میں۔

(۱۶) حجر اسماعیل کے اندر سے طواف کرنا دراصل یہ بلاچھت خانہ کعبہ کا حصہ ہے تو ایسی صورت میں کعبہ کے اندر سے طواف کرنا ہوگا نہ کہ اس کے ارد گرد سے، پھر تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا، اور نہ اس کا یہ طواف شمار ہوگا اور نہ ہی طواف کافی ہوگا، لہذا پھر سے طواف کرنا ضروری ہوگا، بالخصوص جب کہ طواف رکن ہو جیسے کہ طواف عمرہ، طواف افاضہ، اور رسول ﷺ نے حجر اسماعیل کے باہر سے طواف کیا ہے۔

(۱۷) کعبہ کو اپنے بائیں طرف کرنے کے بجائے کسی اور سمت کر لے، یہ غلط ہے، کچھ لوگ جب طواف میں اپنی عورتوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو وہ لوگ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی عورتوں کے ارد گرد حلقہ بنائے رکھتے ہیں ٹیچتا کوئی کعبہ کو اپنے دائیں طرف کر لیتا ہے

اور کوئی کعبہ کو اپنے پیچھے کر لیتا ہے، کوئی کعبہ کو اپنے سامنے کر لیتا ہے یہ ساری شکلیں غلط ہیں اور اس طرح طواف کرنا صحیح نہیں اور نہ یہ طواف شمار ہوگا، اور اس کیفیت میں جو چکر لگایا جائے گا اس کے بدلے میں دوسرا چکر لگانا ہوگا، اس لئے کہ طواف کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ کعبہ اس کے بائیں طرف ہو خواہ وہ اٹھا کر طواف کرایا جا رہا ہو۔

(۱۸) مرشد کے پیچھے مل کر دعا کرنا جو ان کو طواف کرا رہا ہو اور بلند آواز سے دعا کی تلقین کر رہا ہو، پھر پوری جماعت اس کے پیچھے بیک آواز دعا دو رہا رہی ہو، جب کہ یہ سنت نہیں، علاوہ ازیں اس میں تشویش اور بد نظمی کا مظاہرہ ہوتا ہے نیز اللہ کے بندوں کو امن و امان کی جگہ میں تکلیف پہنچتی ہے اور غور و فکر اور خشوع و خضوع کے لمحوں کو غارت کرنا ہے۔

(۱۹) جو شخص مسجد حرام میں مطاف کے قریب ہو اسے چاہئے کہ بلند آواز سے قرآن کی تلاوت نہ کرے جس کو لوگ سن رہے ہوں بلکہ اسے چاہئے کہ آہستہ آہستہ قرآن پڑھے جس کو وہ خود ہی سن سکے۔

طواف کی دو گانہ ادا کرتے وقت کی غلطیاں

☆ مقام ابراہیم کے پیچھے یا اس کے قریب تر طواف کرنے والوں کی بھیڑ کے بیچ نماز پڑھنے پر اصرار کرنا، یہ ان کے لئے [طواف کرنے والوں کے لئے] دشواری بنائے گا اور وہ اس کی نماز خراب کریں گے، حالانکہ اگر وہ پیچھے جا کر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ مسجد حرام ساری نماز کی جگہ ہے۔

☆ کچھ لوگ دوسروں کے لئے طواف کی دو رکعت ادا کرنے کی جگہ محفوظ کر کے رکھتے ہیں

تا کہ مقام ابراہیم کے عین پیچھے دو رکعت ادا کر سکے۔

☆ طواف کی دو رکعت میں قراءت رکوع، سجود اور قعود لمبا کرنا، حالانکہ یہ طریقہ سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے، نبی ﷺ ان دو رکعتوں کو ہلکی پڑھتے تھے، کیوں کہ ان دو رکعتوں کو لمبی کرنے سے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور دوسروں کے لئے باعث پریشانی ہوگی جو اس کے بنسبت اس جگہ کے زیادہ حقدار ہیں۔

☆ طواف کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد دعا کی فضیلت کا اعتقاد رکھنا جب کہ نبی کریم ﷺ سے یہ منقول نہیں ہے کہ آپ نے اس جگہ دعا کی ہو اور نہ آپ نے اپنی امت کی اس کی طرف رہنمائی کی جب کہ سب سے بہترین طریقہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے۔

☆ مقام ابراہیم اور اس کو بوسہ دے کر تبرک حاصل کرنا، یہ سنت کے خلاف ہے۔

☆ طواف کی دو رکعتیں ادا کرنے کے دوران تہبند کا ناف سے نیچے ڈھلک جانا یا کسی دوسری نماز کے دوران احرام کا تہبند ناف سے نیچے اتر آئے چنانچہ نماز باطل ہو جائے گی ستر عورت کی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے (جو نماز کی صحت کے لئے ضروری ہے)

مقام سعی کی طرف

صفا کی طرف جائیں، جب صفا سے قریب ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ) (سورة البقرة آیت: ۱۵۸)

”صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، اس لئے بیت اللہ کا حج و عمرہ کرنے والے پر ان

کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں، اپنی خوشی سے بھلائی کرنے والوں کا اللہ قدردان ہے اور انہیں خوب جاننے والا ہے“

اور کہیں (أَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ) جس جگہ سے اللہ نے شروع کیا ہے میں بھی اسی سے شروع کرتا ہوں، صفا پر چڑھیں اور کعبہ کی طرف رخ کریں اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ ہاتھ سے اشارہ کئے بغیر کہیں، پھر پڑھیں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لئے ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ (محمد ﷺ) کی مدد کی اور تنہا سب فوجوں کو شکست دی“ (۱)

پھر ہاتھوں کو اٹھا کر جو دعا میسر ہو وہ کریں اور اوپر بیان کردہ ذکر اور دعائیں بار دوہرائیں اس ذکر اور دعا کے ثابت ہونے کے باوجود بہت کم لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔

☆ اس موقع پر زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں، اس لئے کہ یہ ان مقامات میں سے ایک مقام ہے جن میں ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے، انسان کو اپنے رب کے سامنے سچے دل سے دعا کرنی چاہئے، اس لئے کہ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے، کتنے لوگ ہیں جو اس سنت پر عمل نہیں کرتے، چنانچہ آپ دیکھیں گے وہ چلنے میں جلدی کرتے ہیں اور اس مختصر وقت سے

فائدہ نہیں اٹھاتے، کیا ہی خوب رہے کہ تمہارے ساتھ والدین اہل خانہ یا اولاد ہوں آپ انہیں اس مقام کی اہمیت یاد دلائیں۔

☆ پھر اتریں اور صفا و مروہ کے درمیان چلیں جب آپ دو سبز نشانوں کے درمیان پہنچیں تو تیز تیز دوڑیں، اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس موقع پر نبی ﷺ کی تیز قدمی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، کہ آپ مقام سعی میں صفا اور مروہ کے درمیان جب سعی کرتے تھے تو آپ کپڑا اٹھا لیتے جو گھٹنے تک پہنچ جاتا۔ (۱)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا تہبند تیز دوڑنے کی وجہ سے ادھر سے ادھر تک گھومتا رہتا۔ (۲)

☆ پھر اپنی عام چال چلتا رہے یہاں تک کہ مروہ پر پہنچے جب مروہ پر پہنچے اگر ممکن ہو تو اس پر چڑھ جائے، اور آپ کے لئے یہ بھی مسنون ہے کہ آپ اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لیں اور مروہ پر وہی کہیں اور کریں جو صفا پر کیا تھا یعنی تکبیر تحمید اور دعا۔

☆ پھر اتر جائیں اور چلنے کی جگہ پر چلیں اور دوڑنے کی جگہ پر دوڑیں یہاں تک کہ صفا پر پہنچیں اور جیسا پہلی مرتبہ کیا تھا ویسا ہی کریں، البتہ یہ نہ کہیں (ابدا بما بدا اللہ بہ) اور نہ ہی اللہ کا یہ فرمان پڑھیں (ان الصفا والمروة من شعائر اللہ الی آخرہ)

(۱) مسند احمد ج ۷۹/۱، شیخ احمد شاکر نے اس کی اسناد کو صحیح اور

شعیب ارناؤوط نے حسن کہا ہے۔ (۲) طبرانی کبیر، بیہقی ج ۹۸/۵۔

☆ سات مرتبہ ایسا کریں کہ صفا سے مروہ تک آپ کا جانا ایک چکر اور مروہ سے صفا تک واپسی دوسرا چکر اس طرح سات چکر ہو جائیں گے جو صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوں گے۔

☆ سعی کا آخری چکر (مروہ) پر مکمل ہوگا، اور سعی ختم کرنے کے لئے کوئی ذکر اور دعا ثابت نہیں اور نہ ہی سعی ختم کرنے کے بعد کی کوئی دعا ہے۔

☆ آپ کے لئے زیادہ سے زیادہ ذکر اور دعا کرنا جو آسانی ہو سکے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا مستحب ہے، اور سعی کے ہر چکر کے لئے کوئی خاص دعا مقرر نہ کریں، اور سعی کے لئے جو دعائیں ثابت ہیں ان میں سے ایک دعایہ ہے (رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ) حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ سے مذکورہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔ (۱)

☆ اس بات پر اجماع ہے کہ سعی طواف کرنے کے بعد درست ہوگی، اگر کسی نے طواف سے پہلے سعی کی تو اس کی سعی صحیح نہیں ہوگی۔

☆ آپ کے لئے با وضو ہو کر سعی کرنا بہتر ہے، اگر آپ نے بلا وضو سعی کر لی تب بھی وہ سعی کافی ہوگی۔

☆ رائج یہی ہے کہ سعی کی تمام چکروں کے درمیان تسلسل ضروری ہے، اور یہ طواف کے

(۱) مصنف ابن شیبہ ج ۱۳ / ۴۰، شیخ البانیؒ نے صحیح کہا ہے دیکھئے کتاب

چکروں کے درمیان تسلسل کی طرح شرط ہے، تھوڑے سے وقفے سے سعی متاثر نہیں ہوگی جیسے پانی پینا یا رفع حاجت کرنا وغیرہ۔

☆ جمہور علماء سعی میں ترتیب کی شرط لگاتے ہیں، اور ترتیب یہ ہے کہ سعی صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی جائے۔

☆ کوشش کریں کہ آپ فرض نماز سعی میں نہ پڑھیں اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو حرم کی طرف چل دیں اس لئے کہ بہت سارے اہل علم کا خیال ہے کہ مقام سعی حرم میں شامل نہیں ہے۔

☆ سوار ہو کر سعی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اس لئے کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی سواری پر کی تھی۔ (۱)

☆ صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر چڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ تھوڑا سا چڑھنا بھی کافی ہے۔

سعی کی غلطیاں

☆ ہر چکر کے شروع میں آیت ((إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)) پڑھنا، جب کہ صحیح یہ ہے کہ سعی شروع کرتے وقت صرف ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی جائے۔

☆ سعی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا۔

☆ ہر چکر کے لئے ایک خاص دعا بنالینا، جب کہ سنت مطہرہ سے اس پر کوئی دلیل نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا کرے اور جس طرح چاہے اس کا ذکر کرے۔

(۱) صحیح مسلم برقم ۱۲۷۳۔

☆ سعی میں اضطباع کرنا، جب کہ اضطباع صرف طواف قدوم کے ساتھ خاص ہے۔
 ☆ صفا اور مروہ پر چڑھ کر کعبہ کی طرف اشارہ کرنا اور نماز کی تکبیر کی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھانا، اس کے برعکس آپ ﷺ دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے صفا پہاڑی پر ہاتھوں کو اٹھایا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اللہ سے جو چاہا دعا کی“ (۱)

☆ دو سبز علامتوں کے درمیان تیز نہ چلنا بلکہ عام چال چلتا رہے اور تیز نہ چلے اور دو سبز علامتوں کے درمیان تیز چلنا مردوں کے لئے سنت ہے بشرطیکہ نہ خود تکلیف اٹھائے اور نہ دوسروں کو تکلیف دے۔

☆ دوران سعی دوڑنا اس طرح سنت کی مخالفت ہوتی ہے اور اپنے آپ کو تکلیف دینا اور دوسرے سعی کرنے والوں کو بھی تکلیف پہنچانا ہے کبھی سعی کرنے والوں سے ٹکرائے اور انہیں تکلیف پہنچائے اور کچھ لوگ ایسا خیر کی غرض میں نہیں، بلکہ جلدی کی غرض اور سعی ختم کرنے کی غرض میں کرتے ہیں، یہ ان کی عبادت سے تنگ دلی اور اکتاہٹ کی دلیل ہے، ایک مسلمان کو چاہئے اس کا دل مطمئن اور اس کا سینہ عبادت کے لئے کشادہ ہو اور صحیح طریقے سے عبادت بجالائے۔

☆ سعی کا آغاز مروہ سے کرنا، جس نے سعی کا آغاز مروہ سے کیا تو اس کا وہ چکر بیکار سمجھا جائے گا، اور اس پر ضروری ہوگا کہ وہ چکر زیادہ کرے اور مروہ پر آخری چکر ختم کرے۔

(۱) صحیح مسلم برقم ۱۷۸۰۔

☆ یہ سمجھنا کہ سعی میں صفا سے صفا تک آنا پورا ایک چکر ہوگا جس طرح طواف میں حجر اسود سے حجر اسود تک آنا ایک چکر کہلاتا ہے یہ بھی غلط ہے۔

☆ حج اور عمرہ کے علاوہ صفا اور مروہ کی سعی کرنا، بعض لوگ حج اور عمرہ کے علاوہ بھی سعی کرنے کو عبادت سمجھتے ہیں، یہ خیال کرتے ہوئے کہ نفلی سعی کرنا صحیح ہے جس طرح نفلی طواف کرنا صحیح ہے جب کہ سعی کی کوئی حقیقت نہیں۔

☆ فرض نماز کھڑی ہو جانے کے بعد بھی بعض لوگوں کا سعی جاری رکھنا، جب کہ صحیح یہ ہے اسے اپنی سعی بند کر کے فرض نماز پڑھنا چاہئے پھر باقی سعی مکمل کرنا چاہئے۔

☆ سعی کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ سعی کی سنت ہے جیسا کہ طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعت سنت ہوتی ہے۔

☆ بعض لوگ صفا اور مروہ کی آخری چوٹی پر چڑھنے کی پریشانی مول لیتے ہیں جس پر گرنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے، جب کہ اسے اپنی استطاعت کے مطابق تھوڑا سا چڑھنا چاہئے پھر اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لینا چاہئے اور مطمئن ہو کر جو دعا مانگنا چاہے مانگے۔

☆ کچھ معتمرین سعی کے لئے کرایہ کی گاڑی پر سوار ہونے کے لئے مجبور ہوتے ہیں پھر گاڑی کا مالک انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ اسے سعی کراتا ہے اس کا مقصد جلدی سے سعی ختم کرا کے دوسرے گاہک کو کرایہ پر حاصل کرنا ہوتا ہے، سوار کو چاہئے کہ گاڑی کے مالک کو سکون و اطمینان کے ساتھ چلنے کی رغبت دلاتا رہے، اس لئے کہ معتمر اس سرعت رفتاری میں دعا اور ذکر کرنا بھول سکتا ہے، اس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ گاڑی کے مالک کے ساتھ

اضافی رقم طے کر لی جائے بشرطیکہ وہ سنت کے مطابق سعی کرائے۔

☆ کچھ لوگ اپنے رشتہ داروں کو گاڑی میں بیٹھا کر اس راستے سے لے کر چلتے ہیں جو گاڑیوں کے چلنے کے لئے نہیں اس طرح وہ سعی کرنے والے کے پاؤں میں ٹھوکر لگا کر تکلیف پہنچاتے ہیں۔

ایسا نہ کریں

کچھ لوگ ملاقات کے لئے مروہ کے دروازہ کو مقرر کر لیتے ہیں خاص طور پر جب کہ وہ ایک ٹولی کی شکل میں ہوتے ہیں، پھر وہ آپس میں کہتے ہیں جو شخص اپنا عمرہ مکمل کر لے، وہ مروہ کے دروازہ پر انتظار کرے، اس طرح یہ مروہ کے پاس سخت بھیڑ کا باعث بنتے ہیں، لہذا اگر آپ اپنے ساتھیوں کے لئے ملنے کی جگہ مقرر کریں تو حرم کی کشادہ صحن میں سے کوئی جگہ خاص کر دیا کریں اس طرح سعی کرنے والوں پر تنگی اور دشواری ڈالنے سے بچیں۔

اور کچھ لوگ سعی مکمل کرنے کے لئے وقت مقرر کر دیتے ہیں یہ بھی غلط ہے جیسے کوئی کہتا ہے آدھے گھنٹہ کے بعد فلاں جگہ پہنچ جائیں اور دیر نہ کریں اور جب کوئی مقررہ وقت سے دیر کرتا ہے تو ملامت شروع ہو جاتی ہے اس وجہ سے سعی کرنے والا تیز رفتاری کے ساتھ سعی کرنے پر مجبور ہوتا ہے جس کے نتیجے میں وہ تدبر و تفکر کی فضیلت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اور جب آپ سعی مکمل کر لیں تو درج ذیل کام انجام دیں :

☆ مسجد حرام سے باہر حجامت کے مقامات پر جائیں۔

☆ مردوں کے لئے بال منڈوانا چھوٹے کروانے سے بہتر ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ

نے بال منڈانے والوں کے لئے تین بار اور بال چھوٹا کرانے والوں کے لئے ایک بار دعا فرمائی ہے۔

☆ جب بال منڈانا شروع کریں تو سنت یہ ہے کہ دائیں جانب سے بال منڈانا شروع کریں پھر بائیں جانب کا جیسا کہ نبی ﷺ کا طریقہ تھا۔ (۱)

☆ جب آپ اپنا بال چھوٹا کروانا چاہیں تو ضروری ہے کہ پورے سر کے بال چھوٹے کروائیں، اور بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں بال چھوٹا کرانے کی مشین استعمال کی جائے، کیونکہ یہ پورے سر کے بال چھوٹے کرانے کے لئے زیادہ مناسب ہے تاکہ بال چھوٹے کرانے کی واضح نشان معلوم ہو۔

☆ بال منڈاتے وقت نائی کوتا کید کریں کہ وہ نیا بلیڈ استعمال کرے، اسی طرح سیفٹی ریزر کو اچھی طرح صاف کر لیں تاکہ جراثیم وغیرہ کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

حلق اور تقصیر کی غلطیاں

☆ کچھ عمرہ کرنے والے اپنے سر کے کچھ حصہ کو منڈاتے اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں، یہ غلط ہے اس میں سنت کی مخالفت ہے، جب کہ سر کے کچھ حصہ کو منڈانے اور کچھ حصہ کو چھوڑنے کی ممانعت آئی ہے۔

☆ کچھ عمرہ کرنے والے صرف اپنے سر کے آگے اور پیچھے سے کچھ بالوں کو چھوٹا کر لیتے ہیں جب کہ پورے بالوں کو چھوٹا کروانا یا سر کے زیادہ تر بالوں کا چھوٹا کروانا ضروری ہے۔

☆ بعض عمرہ کرنے والے جب حجام کو نہیں پاتے یا حجام کی دکان پر بھیڑ دیکھتے ہیں تو وہ اپنے گھر چلے آتے ہیں، پھر اپنا کپڑا بدل کر بال منڈاتے یا چھوٹا کراتے ہیں، یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ وہ دوبارہ احرام کے کپڑے پہنے، پھر اپنا بال منڈائے یا چھوٹا کرائے، اگر اس نے لاعلمی میں ایسا کیا ہے تو اس پر کوئی فدیہ یا گناہ نہیں ہے۔ (۱)

☆ بال منڈاتے وقت قبلہ رخ ہونا اور بال منڈانے کے لئے کوئی خاص دعا مقرر کر لینا بھی غلط ہے۔

☆ مسعی (مروہ) میں ہی بال چھوٹا کرنا، پھر یہ بال چھوٹا کرانے والا اپنے معتمر بھائیوں کی اذیت کا سبب بنتا ہے اور صاف ستھرے جگہ کو بھی خراب کرتا ہے۔

لمحہ فکریہ

عمرہ کرنے والوں کو چاہئے کہ عمومی طور پر ان مشاعر کی عظمت کو یاد رکھیں جب وہ ان مشاعر کو ادا کر رہے ہوں، ان کا جسم و جان اس مقصد و حکمت کے ساتھ حرکت کریں، بعض اہل علم نے کہا کہ سعی میں کئی ایک حکمتیں ہیں:

(۱) سعی کرنے والا یہ محسوس کرے کہ وہ اپنی حاجت و ضرورت اور محتاجی میں اللہ کا ویسا ہی محتاج ہے جیسے ام اسماعیل حضرت ہاجرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پریشانی کے وقت اور عظیم مصیبت میں اللہ کی محتاج تھی۔

(۲) عمرہ کرنے والا یاد کرے جو شخص ابراہیم علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے

گا اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا، اور نہ ان کی دعا کو رد کرے گا۔ (۱)

(۳) عمرہ کرنے والا اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیل حکم کو یاد رکھے کہ کس

طرح آپ نے اللہ کا حکم بجالایا، بچہ اور اس کی ماں کو تنہا بے یار و مددگار کے چٹیل میدان میں چھوڑ دیا اور یہ کام اللہ رب العالمین سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے کیا۔

(۴) عمرہ کرنے والا، اللہ کی اپنے بندوں کے ساتھ مہربانی یاد رکھے جس کی ایک شکل یہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا اپنے حکم سے بچہ کے پاؤں تلے پتھر سے پانی کا چشمہ جاری

کر دیا اور اس سے بچہ اور اس کی ماں نے پیا اور ہزاروں سال سے کڑوروں انسان پیتے

چلے آ رہے ہیں اور آپ بھی پی رہے ہیں اور ہمیشہ اس سے پیتے رہیں گے اور یہ پانی کبھی

ختم نہیں ہوگا اور نہ اس پانی سے لوگ ٹھیں گے اور یہی اللہ جل شانہ کی مشیت اور چاہت

ہے۔

عمرہ کے بعض مسائل

طواف یاسعی کی چکروں کی تعداد میں شک و حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا:

(۱) اگر دوران طواف چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو یقین کو بنیاد بنا لے، اور اگر

شک ہو کہ اس نے تین چکر لگائے ہیں یا چار تو ان کو تین ہی شمار کرے۔

(۱) دیکھئے کتاب ”اضواء البیان“ للشنقیطی رحمہ اللہ ج ۱۵ / ۳۱۸۔

(۲) اور اگر طواف سے فارغ ہونے اور مطاف سے نکل جانے کے بعد شک ہو تو جب تک

کسی امر کا یقین نہ ہو جائے شک کی طرف متوجہ نہ ہو اسی طرح سعی میں کیا جائے گا۔ (۱)

(۳) طواف میں اصل حکم چل کر طواف کرنا ہے اگر بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے چل کر

طواف کرنے کی قدرت نہ ہو، تو سوار ہو کر یا متحرک کرسی میں بیٹھ کر طواف کرنا جائز ہے،

جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیت اللہ کا طواف اور

صفا و مروہ کی سعی سواری پر کی“ (۲)

☆ معذور شخص یا بچہ کو اٹھا کر طواف کرنے والے کے لئے رمل اور اضطباع کرنا مسنون

نہیں۔

☆ اگر بھیڑ یا بھولنے کی وجہ سے رمل نہ ہو سکے تو وہ اس کی قضا نہیں دے گا اس لئے کہ یہ

ایسی سنت ہے جس کا موقع ختم ہو چکا ہے۔

☆ مقام ابراہیم کے پیچھے سے طواف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں خاص کر جب بھیڑ کا

وقت ہو بلکہ پوری مسجد طواف کی جگہ ہے اگر کسی نے مسجد کے برآمدے میں یا مسجد کی کسی

منزل میں طواف کیا تو کافی ہوگا، اگر ممکن ہو تو کعبہ کے قریب طواف کرنا افضل ہے، اسی

طرح اوپر کی منزلوں میں سعی کرنا بھی جائز ہے۔

(۱) المنہج لمريد العمرة والحج لابن عثيمين ص: ۳۲۔

(۲) صحيح مسلم حديث: ۱۲۷۳۔

☆ جب مسجد میں داخل ہوا اور فرض نماز یاد آ جائے یا نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے، یا فجر کی دو رکعت سنت یا وتر کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو نماز کو طواف پر مقدم کرے اس لئے کہ یہ فوت ہو جائیں گی البتہ طواف کسی وقت بھی ممکن ہے۔

☆ اگر نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے اور معتمر نے طواف یا سعی ختم نہ کی ہو، یا نماز جنازہ کا وقت ہو جائے تو ایسی صورتوں میں اسے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنا چاہئے پھر اپنا طواف اور سعی (جہاں سے اس نے اپنا طواف اور سعی روکا تھا) پورا کرنا چاہئے۔

عمرہ کی شرط میں تسلسل داخل نہیں بائیں طور اگر معتمر طواف کر لے اور اپنا طواف مکمل کر لے اور آرام کرنا چاہے تو وہ اپنی رہائش گاہ چلا جائے یا سو جائے اور دن کے دوسرے حصے میں سعی کر کے اپنا عمرہ مکمل کرنا چاہئے تو اس پر گناہ نہیں، لیکن اکمل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے طواف کے فوراً بعد سعی کرے۔

☆ طواف وداع کرنا عمرہ میں واجب نہیں البتہ طواف وداع کر لینا بہتر ہے، اگر کوئی طواف وداع کئے بغیر نکل جائے تو اس پر کوئی حرج نہیں، لیکن حج میں طواف وداع کرنا واجب ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے ”تم میں سے کوئی اس وقت تک کوچ نہ کرے جب تک کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف نہ ہو“ (۱) یہ حاجیوں سے خطاب تھا تاہم اس کے لئے طواف وداع کے بعد ضروری اشیاء کا خریدنا جائز ہے حتیٰ کہ وہ تجارت کے لئے بھی کچھ خرید سکتا ہے بشرطیکہ مدت مختصر ہو طویل نہ ہو، البتہ اگر مدت طویل ہو جائے تو اسے دوبارہ

(۱) مسند احمد ج ۱، ۲۲۲، صحیح مسلم حدیث ۲۲۷۔

طواف وداع کرنا چاہئے اگر عرف عام کے لحاظ سے مدت لمبی نہ ہو تو اس پر دوبارہ طواف وداع قطعاً واجب نہیں۔ (۱)

☆ طواف کی صحت کے لئے وضو کرنا شرط ہے۔ (۲)

جب دوران طواف وضو ٹوٹ جائے تو باہر نکل کر وضو کر لے پھر از سر نو طواف کرے برخلاف سعی کے کہ اس کے لئے وضو کرنا شرط نہیں۔

☆ دوران طواف ستر ڈھانپنا ضروری ہے، جس پر باریک کپڑے ہوں اور اس کی وجہ سے ستر نہ چھپ سکے تو اس کا طواف صحیح نہیں، صحیحین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”نگاہ کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہ کرے“ (۳)

☆ دوران طواف اگر آپ کو تھوڑی دیر بیٹھنے کی یا پانی پینے کی ضرورت ہو یا آپ نچلی منزل سے اوپر کی منزل کی طرف یا اس کے برعکس اوپر کی منزل سے نیچے کی منزل کی طرف آنا چاہتے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱) فتاویٰ مہمہ تتعلق بالحج والعمرة : ص ۴۳ اور فتاویٰ اسلامیہ ج ۲ / ۲۵۷۔

(۲) فتاویٰ اسلامیہ ج ۲ / ۲۴۸۔

(۳) مسند احمد ج ۷۹ / ۱، صحیح بخاری ج: ۳۶۹، صحیح مسلم ج: ۱۳۴۷۔

کون افضل ہے؟

بار بار نفلی طواف کرنا افضل ہے یا نفلی نماز؟

علامہ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان دونوں کے درمیان افضلیت میں اختلاف ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ان دونوں کو جمع کیا جائے زیادہ سے زیادہ نفلی نماز پڑھی جائے اور زیادہ سے زیادہ طواف کیا جائے تاکہ دونوں نیکیوں پر عمل ہو جائے، بعض علماء کہتے ہیں مکہ آنے والوں کے حق میں طواف افضل ہے اس لئے کہ وہ اپنے علاقوں میں کعبہ نہیں پاتے، اور کچھ لوگوں نے نماز کو افضل قرار دیا ہے، جہاں تک میں سمجھتا ہوں بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ نفلی نماز پڑھے اور زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کرے تاکہ ان میں سے کسی بھی فضیلت سے محروم نہ رہے۔ (۱)

بیت اللہ کا طواف کرنا افضل ہے یا نیا عمرہ کرنا؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مقیم مکہ مکرمہ کے لئے: بیت اللہ کا کثرت سے طواف کرنا عمرہ مکہ سے افضل ہے، جیسا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عمل سے ثابت ہے جب وہ مکہ میں مقیم ہوتے تو زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کرتے اور عمرہ مکہ نہیں کرتے تھے..... تا آنکہ فرمایا:

مکہ مکرمہ میں ٹھہرے ہوئے لوگوں کے لئے بیت اللہ کا طواف کرنا عمرہ کرنے سے افضل ہے، یہ ان چیزوں میں سے ہے جس کے بارے میں وہ شخص جو سنت نبوی، سنت خلفائے

راشدین، آثار صحابہ اور امت کے سلف اور آئمہ کا علم رکھتا ہو شک نہیں کر سکتا کہ بیت اللہ کا طواف کرنا ان عبادات و قربات سے افضل کام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی ﷺ کے زبان سے مقرر فرمایا ہے اور یہ اہل مکہ اور مکہ میں ٹھرے ہوئے تمام لوگوں کی عظیم عبادتوں میں سے ہے اور یہ ان کی دائمی عبادتوں میں سے ہے جس کی وجہ سے انہیں ساری دنیا کے لوگوں پر فوقیت و امتیاز حاصل ہے۔ (۱)

قابل توجہ

☆ احرام کی حالت میں جب نماز کا وقت ہو جائے تو آپ اپنا کاندھا ضرور ڈھانپ لیں، اس لئے کہ بعض معتمرین دوران احرام مسلسل اضطباع کی حالت میں رہتے ہیں جب نماز ہوتی ہے تو وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے ہیں جب کہ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں ”تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو“ (۲)

☆ یہ غلط ہے کہ آدمی بھرپور نیند کرے پھر وہ وضو کئے بغیر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔

☆ محرم کو چاہئے کہ قابل پردہ جسم کا خیال رکھے اس لئے کہ کچھ لوگوں کے بیٹھنے یا سونے کے دوران قابل پردہ مقام دوسروں کے سامنے کھل جاتا ہے اور وہ اس کو محسوس نہیں کرتے۔

☆ طواف کے دوران ہاتھ گاڑی کے کسی حصے سے لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے

(۱) الفتاویٰ ج ۲۶/۴۵ - (۲) صحیح بخاری حدیث: ۳۵۹۔

ضروری ہے کہ انتہائی احتیاط کے ساتھ ہاتھ گاڑی چلائے۔
 ☆ صفوں کی درستگی اور صفوں میں باہم مل کر کھڑے ہونے کا نیز صفوں کے پوری ہونے کا خیال رکھیں۔

عورت اور عمرہ

عورت کے لئے لازمی شرط!

چونکہ سفر اکثر و بیشتر خطرات و حادثات سے گھرا ہوتا ہے اور لوگ مکہ مکرمہ سے دور رہتے ہیں، عمرہ کرنے کے لئے ان کو سفر کرنا ضروری ہوتا ہے، شریعت نے عورت کے لئے محرم کی شرط لگائی ہے جو اس کی حفاظت کرے اور اس کی ضروریات کو پورا کرے، اس عبادت کے لئے اس کو شرط کا درجہ حاصل ہے، اگر عورت کو محرم نہ ملے تو اس پر عمرہ یا حج واجب نہیں، بلکہ ایسی صورت میں اس پر سفر کرنا حرام ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے“ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے اور میں نے فلاں فلاں جہادی لشکر میں اپنا نام لکھوا دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو“ (۱)

اس میں جوان اور بوڑھی، خوبصورت اور بد صورت سبھی عورتیں شامل ہیں، چاہے عورت جہاز سے سفر کرے یا گاڑی سے سب کے لئے حکم برابر ہے۔

حالتِ احرام میں عورت کا لباس

علامہ ابن المذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن اہل علم کے اقوال معلوم و معروف ہیں ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ احرام کی جو ممنوعات مردوں کے لئے ہیں وہی ممنوعات عورتوں کیلئے بھی ہیں سوائے سلعے ہوئے کپڑے پہننے کے فرق کے، ذیل میں محرم عورت کے لباس کے متعلق کچھ احکام درج کئے جاتے ہیں:

(۱) عورت احرام میں جو کپڑا پہننا چاہے پہن سکتی ہے عورت کے واسطے احرام کے لئے کوئی مخصوص رنگ کالا، پیلا اور لال خاص نہیں اور نہ ہی سبز رنگ کو کوئی خصوصیت حاصل ہے جیسا کہ بعض عورتیں سمجھتی ہیں، لیکن ضروری ہے کہ کپڑے شرعی آداب کے مطابق ہوں کپڑے کشادہ اور ڈھیلے ہوں تنگ نہ ہوں موٹے ہوں باریک نہ ہوں اور جاذبِ نظر نہ ہوں یعنی خوبصورت اور چمکدار نہ ہوں، اگر کسی جگہ مردوں سے اختلاط بھی ہو جائے تو فتنے سے محفوظ رہیں، اگر خوبصورت کپڑے میں احرام باندھ لے تو احرام صحیح ہوگا لیکن افضلیت کو چھوڑ دیا۔ (۱)

(۲) عورت کا اپنے ہاتھ میں سونے کے کنگن یا انگوٹھی وغیرہ پہننے ہوئے احرام باندھنا جائز ہے، اور عورت کے لئے فتنے سے بچنے کے لئے غیر محرم مردوں سے اس کا چھپانا ضروری ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ محرم عورت وہ تمام کپڑے پہن سکتی ہے جو احرام کے بغیر پہنتی ہے جیسے ریشم کے کپڑے اور سونے کا زیور، (۲)

(۱) فتاویٰ اسلامیہ ج ۱۲/ ۲۲۵ - (۲) مسند ابن الجعد برقم ۳۴۱۴ -

(۳) احرام والی عورت کے لئے دستاں اور نقاب پہننا حرام ہیں، فرمان نبوی ﷺ ہے ”

احرام والی عورت نقاب اور دستاں استعمال نہ کرے“ (۱)

ہاں اگر اجنبی مردوں کا گذر ہو تو چہرے کا دوپٹے سے ڈھانپنا ضروری ہے، ان عمومی دلائل کی بنیاد پر جن میں ہے کہ اجنبی مردوں کی موجودگی میں عورت کا اپنے چہرے کو چھپانا ضروری ہے۔ (۲)

اسی طرح سلف صالحین کی عورتیں کیا کرتی تھیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گذرتے تھے، جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں چہرہ پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گذر جاتے تو منہ کھول لیتیں“ (۳)

(۴) احرام والی عورت پر خوشبودار کپڑے استعمال کرنا حرام ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا احرام کی حالت میں فرماتی ہیں ”احرام والی عورت نہ منہ کو باندھے گی نہ برقع پہنے گی اور نہ ورس (رنگ کی ایک قسم) اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے گی“ (۴)

(۱) مسند احمد ج ۱۹/۲، صحیح بخاری برقم ۱۸۳۸، سنن ترمذی برقم: ۸۳۳۔

(۲) فتاویٰ اسلامیہ ج ۲/۲۲۴۔

(۳) مسند احمد ج ۱۶/۳۰، سنن ابوداؤد ج: ۱۸۳۳، البانی نے اس حدیث کو

ضعیف سنن ابی داؤد میں کمزور قرار دیا ہے۔

(۴) صحیح بخاری کتاب الحج باب ما یلبس المحرم من الثیاب والاردیۃ والازر ص ۳۰۷۔

(۵) احرام والی عورت نے جس کپڑے میں احرام باندھا ہے اس کو تبدیل کر سکتی ہے مثلاً صاف ستھرے کپڑے پہن لے۔

(۶) احرام والی عورت کے لئے موزے پہننا جائز ہیں بلکہ یہ عورت کے لئے زیادہ بہتر اور پاؤں کے لئے زیادہ قابل ستر ہیں۔ (۱)

عمرہ میں عورت کے فقہی مسائل

عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے درج ذیل امور عورت کے لئے مستحب ہیں:

(۱) غسل کرنا: عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے عورت کے لئے غسل کرنا مستحب ہے گرچہ وہ حالت حیض میں ہو، اس لئے کہ جب حیض کا معاملہ ایسا ہے جس پر عورت کو کوئی کنٹرول نہیں اور نہ ہی اس میں اس کا کوئی اختیار ہے تاکہ عورت کو عمرے سے محروم نہ رکھا جائے اور نہ ہی اس کا سفر اور تکان رائجاں جائے تو اس کے لئے حالت حیض میں بھی احرام کو جائز قرار دیا گیا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ جب وہ سفر حج کے راستہ میں تھیں کہ حیض آگیا، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا تم کیوں رو رہی ہو؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اللہ کی قسم میں نے چاہا کہ اس سال حج نہ کروں، آپ نے فرمایا شاید تمہیں حیض آگیا ہے، میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا یہ تو ایک فطری معاملہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنت آدم پر لکھ دیا ہے تم سارے کام کرو جو حاجی کرتے ہیں سوائے طواف کے یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ“ (۲)

(۱) فتاویٰ اسلامیہ ج ۲/۲۲۲- (۲) صحیح بخاری حدیث: ۲۹۴، ۳۰۵ صحیح مسلم حدیث: ۱۲۱۱۔

(۲) بدن میں خوشبو لگانا: بشرطیکہ کوئی اجنبی مرد خوشبو نہ پائے، نبی کریم ﷺ کے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اجماعاً حرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتیں اور نبی ﷺ انہیں دیکھتے اور انہیں نہیں روکتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم ازواج مطہرات نبی ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلتے وقت احرام باندھتیں ہماری پیشانیوں میں خوشبودار مشک لگی رہتی، جب کسی کا پسینہ چہرے پر بہنا شروع کرتا تو نبی ﷺ دیکھتے لیکن منع نہیں کرتے تھے“ (۱)

(۳) خضاب لگانا: احرام والی عورت کا اپنے ہاتھ میں مہندی لگانا جائز ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عورت ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے، ہاتھوں کو مہندی لگا سکتی ہے اور زیورات پہن سکتی ہے“ (۲)

(۴) احرام والی عورت کا نقاب یا دوپٹہ یا کسی کپڑے سے اپنا چہرہ ڈھانپنے رکھنا حرام ہے، اسی طرح دستاں بھی استعمال نہیں کرے گی، لیکن فتنہ سے بچنے کے لئے اجنبی مردوں کی موجودگی میں اپنے دوپٹے یا اس کپڑے سے جوسر پر ہوا اوپر سے لٹکا کر چہرہ چھپالے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور سلف کی عورتیں ایسا ہی کیا کرتی تھیں۔ (۳)

(۵) زیادہ سے زیادہ تلبیہ کہنا بہتر ہے، البتہ اپنی آواز اتنی اونچی کریں جس کو وہ خود اور اس

(۱) صحیح بخاری حدیث: ۱۵۳۷۔

(۲) مسند ابن الجعد برقم ۳۴۱۴۔

(۳) فتاویٰ اسلامیہ ج ۱۲ / ۲۲۴۔

کی بغل کی خاتون سن سکے اس لئے کہ عورت کے سارے امور اس کے ستر کی بنیاد پر اور آواز کے پست رکھنے پر قائم ہیں۔

(۶) طواف کی صحت کے لئے حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا شرط ہے، عورت کے لئے حالت حیض یا نفاس یا بغیر وضو کے بیت اللہ کا طواف کرنا جائز نہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب وہ حج کے موقع پر حیض سے ہو گئیں تو فرمایا تم وہ سارے کام کرو جو حاجی کرتے ہیں سوائے طواف کے یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ“ (۱)

(۷) عورت کے لئے ان اوقات میں طواف کرنا صحیح ہے جن میں مردوں کی بھیڑ کم سے کم ہوتی ہے اور طواف کرتے وقت بہتر ہے کہ عورت کے ساتھ اس کا محرم بھی ہو، اس لئے کہ مردوں سے اختلاط میں فتنے کا امکان ہے اور طواف کرتے وقت ایسا ہونے کا بہت زیادہ امکان ہے لہذا عورت کے لئے رات میں طواف کرنا یا مطاف کے کنارے کنارے طواف کرنا بہتر ہے۔

(۸) عورت طواف اور سعی میں رمل نہیں کرے گی بلکہ عام چال چلے گی تاکہ کوئی فتنہ نہ ہو اور اسی طرح عورت کو چاہئے کہ مردوں کے طواف کرتے کے وقت اور بھیڑ کی صورت میں بیت اللہ کے نزدیک نہ ہو۔

(۹) سعی کے صحیح ہونے کے لئے وضو کرنا شرط نہیں البتہ بہتر ہے کہ با وضو سعی کی جائے اگرچہ وہ حائضہ ہو۔

(۱) صحیح بخاری حدیث: ۳۰۵، ۲۹۴ صحیح مسلم حدیث: ۱۲۱۱۔

(۱۰) دوسبز نشانوں کے درمیان عورت نہ دوڑے اس لئے کہ اسے ستر کا حکم ہے۔

(۱۱) عمرہ سے حلال ہونے کے وقت اپنے سر کا بال نہ منڈائے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے کرائے بلکہ اس کے لئے صحیح یہ ہے کہ انگلی کے پور کے برابر اپنے بال کاٹ لے، اور اپنی زینت کا خیال رکھتے ہوئے جو عورت کی خصوصیات میں سے ہے نہ اس سے زیادہ بال کاٹے اور نہ اس سے کم کرے۔

سابقہ مسائل میں غور و فکر کرنے والا اچھی طرح جان لیتا ہے کہ اسلامی شریعت نے عورت کے احوال و خصائص کی کیسی پاسداری کی ہے اور کیسے ان کے لئے ان احکام کو مقرر کیا ہے جو عورت کی طبیعت اور نفاست کے عین مناسب ہیں اور مردوں سے مختلف ہیں، اسی سے اس شریعت کی عظمت و خوبی معلوم ہو جاتی ہے۔

ہوشیار باش

☆ حیض یا نفاس کا بہانہ بنا کر احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جانا جب کہ عمرہ کرنے کی نیت بھی ہو۔

☆ بعض عورتوں کا حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا، یہ حرام ہے اور اس کا طواف صحیح نہیں، یہ اللہ کی حرمتوں کو پامال کرنا ہے۔

☆ حجر اسود کے پاس مردوں کی بھیڑ میں جانا اور اجنبی آدمیوں کے سامنے حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے چہرہ کھولنا، جب کہ اس میں بڑی خرابی اور بڑا فتنہ ہے، اور مناسب یہ ہے کہ عورت مردوں کے پیچھے سے طواف کرے، یہ اس کے لئے بہتر ہے اور یہ اس طواف سے

اجر و ثواب میں بڑھ کر ہے جو مردوں کی بھیڑ میں کعبہ کے قریب سے کیا جائے۔

میری اسلامی بہنو! آپ اس واقعے پر جو حضرت منہ ذ بن سلیمان اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں، غور و فکر کریں وہ کہتے ہیں کہ ان کی ماں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھیں، کہ ان کی ایک لونڈی ان کے پاس آئی اور کہا اے ام المؤمنین! میں نے بیت اللہ کے ساتھ چکر لگائے اور حجر اسود کا دو یا تین مرتبہ بوسہ دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے فرمایا اللہ تمہیں کوئی اجر نہ دے، اللہ تمہیں کوئی اجر نہ دے، تم مردوں کو دھکے دیتی رہی تمہیں اللہ اکبر کہہ کر گزر جانا تھا۔ (۱)

☆ طواف وسیعی کرنے میں اور حرم کی دوسری جگہوں میں خوشبو لگا کر، زیور پہن کر جس میں شہرت کا لباس بھی داخل ہے بے پردگی اختیار کرنا، خاص طور پر طواف وداع کے وقت آپ عورتوں کو دیکھیں گے کہ وہ بناؤ سنگار، زیب و زینت اور خوشبو لگاتی ہیں، پھر طواف وداع کرتی ہیں، علاوہ ازیں اس معصیت کے ساتھ ساتھ مرد یا عورت کے لئے فتنہ بھی ہے جو ان بے پردہ عورتوں کے دیکھنے کا نتیجہ ہے۔

☆ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے پر اصرار کرنا اس طرح وہ مردوں کے درمیان نماز پڑھتی ہے۔

☆ سعی کرتے ہوئے صفا اور مروہ پہاڑی پر چڑھنا اس غلطی کی اصلاح کی شکل یہ ہے کہ عورت

(۱) سنن بیہقی ج ۱۵ / ۸۱، مسند شافعی ج ۱ / ۱۲۷۔

صفا اور مردہ پر نہ چڑھے بلکہ اس کی ابتدا میں کھڑی ہو اور پھر باقی چکروں کو پورا کرنے کے لئے مڑ جائے۔

☆ عورتوں کا قصر کرنے کے لئے اجنبی مردوں کے سامنے بال ننگا کرنا، عورت کو اپنے بال کٹانے کے لئے ایسی جگہ جانا چاہئے جہاں غیر محرم مرد اسے دیکھ نہ سکے۔

☆ بعض عورتیں بچوں کو دودھ پلانے کے بہانے اجنبی مردوں کے سامنے سینہ کھول لیتی ہیں۔

☆ بعض عورتیں حرم میں خواتین کے لئے بنی جگہ پر پہنچتے ہی یا قرآن کریم رکھنے کے لئے نبی ہوئی الماریوں کے پیچھے اپنا چہرہ ننگا کر دیتی ہیں حالانکہ وہ مکمل پردہ میں نہیں ہوتیں، وہاں کام کرنے والا عملہ، نگران اور عمرہ کرنے والے عورت کے سامنے، پیچھے اور بغل سے گذر رہے ہوتے ہیں، اور ادھر وہ اپنا چہرہ کھولے ہوئے ہوتی ہیں۔

☆ بعض عورتیں لوگوں کی گزرگاہوں اور حرم کی صحنوں میں بستر بچھا کر سو جاتی ہیں یہ مسلمان عورت کے لئے مناسب نہیں، خصوصاً نیند کے دوران عورت کے ستر کھلنے کا امکان ہوتا ہے یہ بہت بڑی غلطی ہے جو اس طرح کی جگہ میں ہوتی رہتی ہے۔

☆ کبھی ہم حرم اور اس کی آگن میں مرد کو عورت کے برابر یا اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں یہ بہت ہی بڑی غلطی ہے، حکم یہ ہے کہ مرد مردوں کے ساتھ اور عورت عورتوں کے ساتھ نماز پڑھیں اور اگر عورت مردوں کے درمیان ہو اور نماز کھڑی ہو جائے اور عورت عورتوں کی مخصوص جگہ جانے کا راستہ نہ پائے تو چاہئے کہ وہ مردوں کے ساتھ نماز نہ پڑھے

بلکہ نماز ختم ہونے کا انتظار کرے پھر عورتوں کی جگہ چلی جائے۔

☆ بعض عورتیں قرآن رکھنے کی الماریوں کو اپنی کمر کا سہارا بنا لیتی ہیں یہ اللہ کی کتاب کے ساتھ بے ادبی ہے۔

☆ دینی بہنو! عمل کی قبولیت کی اہم علامتوں میں سے ہے کہ ماضی کے تمام گناہوں سے آپ سچی توبہ کر لیں اور پختہ ارادہ کر لیں کہ آنے والے دنوں میں نیک کاموں پر گامزن رہیں گے، کیا ہی بہتر وہ نیکی ہے جو برائی کے بعد کی جائے جو اس کے گناہوں کو مٹا دے، اور کیا ہی بہتر وہ نیکی ہے کہ نیکی کے بعد نیکی کی جائے اور کیا ہی بدتر وہ برائی ہے جو نیکی کے بعد کی جائے اس طرح وہ اسکی نیکی کو مٹا دے۔

☆ عزیز بہنو! آج آپ اطاعت کی عزت میں زندگی گزار رہی ہیں، کل آپ آپ معصیت کی ذلت میں زندگی گزارنے اور غفلت کی رسوائی میں پڑنے سے ہوشیار رہیں۔

☆ اے عائشہ کی پوتیو! تمہارا مقام فیشن کی لہر سے زیادہ اونچا ہے اور تمہاری منزلت مخرّب اخلاق ڈراموں اور میگزین سے زیادہ بلند ہے جس طرح تمہارا دل کسی کے متعلق کینہ و کپٹ سے پاک ہے تو پھر حرام کاموں جیسے غیبت، چغلی اور گانا سننے سے پرہیز کرو۔

☆ اے عائشہ کی پوتیو! تمہاری اولاد تمہاری گردن میں امانت ہے ایمان کے اصولوں پر ان کی تربیت کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرو، انہیں منکرات سے بچاؤ، برے ساتھیوں کی صحبت اختیار کرنے سے روکو، رب کی اطاعت کرنے میں اور اپنے حسن اخلاق میں ان کے لئے بہترین نمونہ بن جاؤ۔

☆ اے عائشہ کی پوتیو! تمہارا شوہر تمہیں نیک بیوی دیکھنا چاہتا ہے کہ جب وہ تمہاری طرف دیکھے تو تم اس کو خوش کر دو اور جب تم کو حکم دے تو تم اس کی فرمانبرداری کرو، یہ اس کا تم پر حق ہے کہ تم اس کو بھلائی کا حکم دو اور اس کی رہنمائی کرو اور برائی سے روکنے اور ڈرانے میں اس طرز کو اختیار کرو جو اس کو خوش کر دے اور بھاجائے۔

☆ اے عائشہ کی پوتیو! بیشک دوست کھینچنے والا ہوتا ہے، اس لئے اپنا دوست بہتر انسان کو چنو اور یہ کہ وہ نیک اور عبادت گزار ہو، بیکار اور غافل عورتوں کی صحبت اختیار کرنے سے بچو گرچہ وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کا قریبی رشتہ دار ہو اور آپ کے ساتھ ساتھ رہنے والی ہو، آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لئے خیال کرنا چاہئے کہ وہ کس سے اپنی دوستی کر رہا ہے۔ (۱)

اے اللہ کی بندی! امت کا اور دین کا آپ پر یہ حق ہے کہ آپ اس دین کی دعوت دیں اور اس پر عمل پیرا ہوں اور ان خالی مقامات کو پر کر دیں جہاں آپ کے علم اور دعوت کی ضرورت ہے آپ اپنے جنس کی لڑکیوں کی رہنمائی کریں، کیوں کہ آپ ان کے زیادہ قریب ہیں اور ان کو زیادہ پہچانتی ہیں، اور میدان کو آپ ان مفسدین کے لئے خالی اور کھلا امت چھوڑ دیجئے جو ان کی برائی کے لئے کام کرتے ہیں اور آپ خیر پھیلانے سے باز رہیں۔

(۱) سنن ابوداؤد بروایت ابی ہریرۃ علامہ البانیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

ہے ملاحظہ کیجئے صحیح الجامع ح: ۳۵۴۵۔

بچے اور عمرہ

☆ جو بچہ اٹھائے ہوئے ہو اسے چاہئے کہ کعبہ کو بچے کے بائیں جانب کر کے اس کو کندھے پر اٹھالے اور بچہ کی بائیں ٹانگ کو اپنے بائیں کندھے پر اور دائیں ٹانگ کو دائیں کندھے پر لٹکالے۔

☆ بچوں کو حرم کی صحنوں اور برآمدوں میں کھیلنے نہ دیا جائے اس طرح وہ نمازیوں کی تشویش کا باعث بنیں، اور ایسا کرنے کی وجہ سے سرپرست گنہگار ہوگا اس لئے بچے اپنی حرکات و تصرفات کے نقصان کو نہیں جانتے۔

☆ وہ بچے جو اپنی ضرورت نہیں بتا پاتے اور جو حمام میں اپنی رفع حاجت نہیں کرتے عورت پر ضروری ہے کہ وہ اس کو پیمرز پہنادیں تاکہ حرم اور اس کے قالینوں اور آگنوں کی پاکیزگی و صفائی کا اہتمام ہو سکے۔

☆ لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو سمجھا دیں کہ حرم کے کبوتروں کو نہ بھگائیں، نہ درخت کاٹیں اور نہ گرمی ہوئی کوئی چیز اٹھائیں۔

☆ بچوں کی کلائیوں میں اپنا نام اور موبائل نمبر لکھ کر پٹے کی مانند پہنادیں تاکہ بوقت ضرورت اس سے فائدہ اٹھایا جاسکے اللہ نہ کرے کہ ایسا ہو۔

☆ بچوں کو کپڑا پہناتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے:

(۱) ایسے کپڑے نہ پہنائے جائیں جن سے ستر نظر آ رہا ہو۔

(۲) ایسے گندے کپڑے پہنا کر حرم نہ لایا جائے جو مناسب نہ ہوں۔

مکۃ المکرمہ کی خصوصیات

(۱) جمہور علماء کے نزدیک مکۃ المکرمہ میں کفار و مشرکین کا داخلہ ممنوع ہے، فرمان الہی ہے، ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ (سورۃ التوبہ آیت: ۲۸) (اے ایمان والو!) مشرک پلید ہیں اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں، اس لئے کسی مسلمان خاندان کے لئے کافر و مشرک ڈرائیور اور نوکرانی کو مکہ مکرمہ لے جانا مناسب نہیں ہے چاہے کیسے بھی حالات ہوں۔

(۲) مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اجر و ثواب کے لحاظ سے نہ کہ فرائض ساقط کرانے کے لحاظ سے، فرمان نبوی ﷺ ہے ”میری اس مسجد (نبوی) میں ایک نماز دیگر مساجد کی ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے، البتہ مسجد حرام کی ایک نماز دیگر مساجد کی ایک لاکھ نمازوں سے بڑھ کر ہے“ (۱)

مکہ مکرمہ کی ساری حدود حرم کا بھی وہی درجہ ہے جو مسجد حرام کا اجر و ثواب کے لحاظ سے درجہ ہے۔

(۳) بالاتفاق مکہ کے درختوں کو کاٹنا جائز نہیں، فرمان نبوی ﷺ ہے مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے محترم ٹھہرایا ہے، لوگوں نے محترم نہیں ٹھہرایا ہے، اس لئے کسی آدمی کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں، کہ وہ مکہ مکرمہ میں خون بہائے یا یہاں کا درخت کاٹے۔ (۲)

(۱) مسند احمد ج ۳/۳۴۳، سنن ابن ماجہ ۱۴۰۶۔ (۲) صحیح بخاری ج: ۱۰۴، صحیح مسلم ج: ۱۳۵۴۔

(۴) نیکیوں کی تعداد کا بڑھ جانا اور برائی کا شدید ہو جانا، نیکیاں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم سے اجر و ثواب اور تعداد میں بڑھ جاتی ہیں، لیکن حدیث میں نماز کے علاوہ کسی اور چیز کی وضاحت نہیں، محققین اہل علم کہتے ہیں کہ برائیوں کا معاملہ یہ ہے کہ اصل تعداد نہیں بڑھتی بلکہ گناہ کی کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ (۱)

(۵) مکہ مکرمہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے، روئے زمین پر اس کے علاوہ کوئی قبلہ نہیں۔

(۶) مکہ مکرمہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ قضائے حاجت کے وقت اس کے طرف رخ کرنا اور پیٹھ کرنا حرام ہے، جب کہ مکہ مکرمہ کے علاوہ کسی اور جگہ کی یہ خصوصیت نہیں ہے۔

(۷) اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں مسجد حرام ہے جو روئے زمین پر سب سے پہلی مسجد ہے جو تعمیر کی گئی، فرمان باری تعالیٰ ہے (اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًىٰ لِلْعَالَمِيْنَ) (۲)

”اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ شریف میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے“

بخاری و مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ روئے زمین پر سب سے پہلی مسجد کونسی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، مسجد حرام، پھر پوچھا کہ اس کے بعد دوسری مسجد کونسی ہے؟ آپ نے جواب دیا، مسجد اقصیٰ، مزید (۱) فتاویٰ الشیخ ابن باز دیکھئے الفتاویٰ الاسلامیہ ج ۲/۳۰۹۔ (۲) سورہ آل عمران آیت: ۹۶۔

پوچھا کہ ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا فاصلہ تھا، فرمایا چالیس سال“ (۱)

(۸) اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ کام کاج کے سلسلے میں بار بار داخل ہونے والوں کے علاوہ اور لوگوں کے لئے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز نہیں، یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس میں کوئی شہر اس کا شریک نہیں۔

(۹) روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں کہ مستطیع کے لئے وہاں جانا اور اس گھر کا طواف کرنا ضروری ہو جو گھر مکہ مکرمہ میں ہے وہ کہیں اور نہیں، اور نہ ہی روئے زمین پر حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کوئی ایسی جگہ ہے جس کا بوسہ لینا اور چھونا جائز ہو اور جس کے چھونے سے گناہ مٹ جاتے ہوں۔

(۱۰) مسجد حرام علی الاطلاق روئے زمین کی سب سے بہتر جگہ ہے، اس لئے طاقت رکھنے والے لوگوں پر وہاں کا رخت سفر باندھنا فرض ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں حروزہ کے مقام پر سواری پر کھڑے ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا، اللہ کی قسم [اے مکہ] تو اللہ کی ساری زمین سے افضل ہے، تو اللہ کی سب سے محبوب سرزمین ہے، اگر مجھے یہاں سے نکالنا جاتا تو میں یہاں سے نہ جاتا“ (۲)

(۱) صحیح بخاری ح: ۳۴۲۵، صحیح مسلم ح: ۵۲۰۔

(۲) مسند احمد ج ۴/۳۰۵، ترمذی ح: ۳۹۲۵، نسائی، ابن ماجہ ح ۳۱۰۸،

علامہ البانیؒ نے السنن میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۱۱) اس شہر کا امن تمام انسانوں حیوانات اور نباتات کو شامل ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اس شہر کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسی وقت سے حرمت والا قرار دیا تھا جس وقت آسمان وزمین کی تخلیق فرمائی، اللہ کی طرف سے یہ حرمت و تقدس قیامت تک کے لئے ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس شہر میں قتال حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کے کچھ وقت کے لئے حلال ہوا تھا پس وہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حرمت کے تحت قیامت تک کے لئے قابل احترام شہر ہے، لہذا اس کے کانٹے کو بھی نہ توڑا جائے نہ کسی شکاری جانور کو بھگایا جائے، نہ اس میں گری پڑی چیز اٹھائی جائے، ہاں البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اسے مالک تک پہنچائے، اور نہ اس کی ہری گھاس کاٹی جائے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اذخر کی اجازت دیدیتجئے؟ یہ لوگوں میں جلانے اور چھتوں پر ڈالنے کے لئے استعمال ہوتی ہے آپ نے فرمایا اس کی اجازت ہے“ (۱)

حرم کے اہم مقامات

حدود حرم:

جو مکہ المکرمہ کو ہر جانب سے گھیرے ہوا ہے، اللہ تعالیٰ نے حرم کی تعظیم کے پیش نظر حرمت میں حدود حرم میں زمین کا حکم مکہ ہی کا رکھا ہے، اور یہ حرمت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حرمت کے تحت زمین و آسمان کی تخلیق سے لے کر قیامت تک کے لئے ہے، روایات میں ہے کہ

(۱) صحیح بخاری صحیح مسلم ح: ۱۳۵۳ یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

جبریل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حرم کی حدود پر کھڑا کر کے وہاں علامتی پتھر نصب کرنے کا حکم دیا تو آپ نے اس کو بخوبی انجام دیا، گویا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے حرم کی برجیاں نصب کیں، اور یہی برجیاں حل اور حرم کے درمیان حد فاصل ہیں، فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تمیم بن اسد خزاعی کو بھیجا انہوں نے ان برجوں کو نئے سرے سے بنایا، اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مسلم حکمران اور ان کے نمائندے مختلف جگہوں پر حرم کی حد بندی کے طور پر علامات نصب کرتے رہے جن کی مجموعی تعداد ۹۴۳ تک پہنچ چکی ہے، عام طور پر یہ سب علامات پہاڑوں، ٹیلوں اور نمایاں جگہوں پر ہیں اور یہاں یہ بھی جان لیں کہ حدود حرم کا کل رقبہ پانچ سو پچاس کلومیٹر مربع ہے۔

کعبہ کی تعمیر

کعبہ کی عمارت ایک سے زائد مرتبہ بنائی گئی، مشہور یہی ہے کہ چھ مرتبہ اس کی تعمیر ہوئی۔ پہلی مرتبہ فرشتوں نے بنایا۔

دوسری مرتبہ آدم علیہ السلام نے بنایا۔

تیسری مرتبہ ابراہیم علیہ السلام نے بنایا۔

چوتھی مرتبہ قریش نے دور جاہلیت میں بنایا، اس موقع پر نبی علیہ السلام بھی موجود تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال تھی۔

پانچویں مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بنایا۔

چھٹی مرتبہ حجاج بن یوسف نے بنایا۔

بیت اللہ کی بنیادیں

بیت اللہ کی تعمیر پر ہزار ہا سال گزر جانے کے باوجود بیت اللہ کی بنیادوں کی مضبوطی اور پختگی اس کی تعمیر کے پہلے دن سے ہی واضح ہے، پھر اس کے بعد بھی کئی مرتبہ انہیں بنیادوں پر تعمیر کی جاتی رہی، اس طویل ترین تاریخی دور میں اس بنیاد نے نہ جانے کتنے طوفانوں اور سیلابوں کا سامنا کیا، ان بنیادوں کی مضبوطی کا اندازہ اس تحقیق سے بھی ہوتا ہے جو ۱۴۱۷ء میں کی گئی تو دیکھا گیا کہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کے پتھر بغیر کسی مسالے اور سیمنٹ کے آپس میں نہایت مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں اور اس کی حالت کسی طرح کی اصلاح کے بغیر بنیاد کے لئے بہترین ہے۔ (۱)

کعبہ اللہ کا اندرونی منظر

کعبہ معظمہ میں لکڑی کے تین ستون ہیں جن پر چھت ہے ان کی موٹائی ۴۴ سینٹی میٹر ہے، اندر سے دہنی طرف ایک زینہ ہے جو کعبہ کی چھت کی طرف جاتا ہے اس پر دروازہ اور تالا لگا ہوا ہے۔

خانہ کعبہ کی چھت

ابتداء میں کعبہ شریف کی کوئی چھت نہیں تھی، پہلی مرتبہ چھت کا اہتمام قریش نے تعمیر کے وقت کیا، کعبہ کے دو دروازے تھے، لوگ مشرقی دروازے سے داخل ہوتے اور مغربی

(۱) دیکھئے کتاب ”تاریخ مکہ قدیمہ و حدیثا“ للدکتور محمد عبد الغنی۔

دروازے سے نکل جاتے تھے تا آنکہ قریش نے مغربی دروازہ بند کر دیا۔

کعبۃ اللہ کی چابی

سدانہ اور حجابہ کعبہ معظمہ کی خدمت کے دو عنوان ہیں اس کے تحت دروازہ کھولنا اور بند کرنا ہے، کعبۃ اللہ کی چابی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اولاد کے پاس تھی، سن ۸ ہجری میں فتح مکہ ہوا آپ نے خانہ کعبہ کی خدمت کی ذمہ داری حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہی رہنے دی اور یہ انہی کے پاس تھی اور فرمایا اے طلحہ کی اولاد یہ چابی لے لو! اب یہ تمہاری نسل میں ہمیشہ کے لئے رہے گی اس کو تم سے کوئی نہ لے سکے گا سوائے ظالم کے“ (۱)

اور آج بھی یہ چابی خاندان بنی شیبہ کے پاس ہے، اس چابی کی لمبائی چالیس سینٹی میٹر ہے جو ایک ریشم کے بریف کیس میں محفوظ ہے جس پر خالص سونے کا نقش و نگار کیا ہوا ہے اسے ہر سال کارخانہ غلاف کعبہ میں تیار کیا جاتا ہے۔

حجر اسود

یہ پتھر خانہ کعبہ کے جنوبی حصہ میں نصب کیا گیا ہے جس کی اونچائی صحن مطاف سے ۱۰،۱ میٹر ہے، لمبائی ۲۵ سینٹی میٹر ہے اور عرض تقریباً ۱۷ سینٹی میٹر ہے اور کعبہ کی دیوار میں اس پتھر کے ٹکڑے جڑے ہوئے ہیں یہی وہ پتھر ہے جن کو بوسہ دینا مسنون ہے نہ کہ وہ بڑا پتھر جو اس کے ارد گرد ہے اور جس پر چاندی کا فریم لگا ہوا ہے۔

(۱) طبرانی کبیر ج ۱/۱۲۰، طبرانی اوسط ج ۱/۳۰۱۔

پتھر کا رنگ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت سے آیا ہوا پتھر ہے یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لوگوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا“ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اس شکل میں حاضر فرمائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بات کرے گا اور جس شخص نے دنیا میں اسے ایمان کی حالت میں بوسہ دیا ہوگا اس کے حق میں گواہی دے گا“ (۲)

اس حدیث کے معنی اور مفہوم کے بارے میں جو نکتے بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک نکتہ وہ ہے جو ابن ظہیرہ نے بیان کیا ہے، مقام عبرت ہے جب گناہوں کے اثر سے پتھر کا رنگ سیاہ ہو گیا تو دل پر گناہوں کا اثر کتنا ہوگا لہذا گناہوں سے بچتے رہنا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حجر اسود کو چھوا اور اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اس وقت سے میں نے اسے بوسہ دینا نہیں چھوڑا“ (۳)

(۱) سنن ترمذی ج: ۸، ۷۷، علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح الجامع ج:

۶۷۶- (۲) سنن ترمذی ج: ۹، ۶۱، علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح الجامع

ج: ۷، ۹۸- (۳) صحیح مسلم ج: ۱۲، ۶۸-

ملتزم

حجر اسود اور کعبہ کے دروازہ کی درمیانی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں یہ حصہ تقریباً دو میٹر لمبا ہے، علامہ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص طواف قدم یا طواف وداع کے بعد حجر اسود اور دروازہ کی درمیانی جگہ ملتزم میں دعا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، کیوں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمعین ایسا کیا کرتے تھے۔ (۱)

حجر اسماعیل

اس سے مراد بیت اللہ کا وہ حصہ ہے جس پر چھت نہیں ہے جو نصف دائرے کی شکل میں ہے اس کو حطیم بھی کہا جاتا ہے، اور حطیم اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ بیت اللہ کا ٹوٹا ہوا حصہ ہے، قریش نے جب کعبہ تعمیر کرنا شروع کیا تو رقم کی کمی کی وجہ سے بیت اللہ کے اس حصہ کو کم کر دیا جس رقم کو اس نے بیت اللہ کی تعمیر کے لئے مختص کیا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے حطیم کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ہاں، پھر ام المومنین نے مزید سوال کیا کہ اگر یہ بیت اللہ کا حصہ ہے تو اس کو تعمیر میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس اتنا خرچ نہیں تھا“ (۲)

جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں اقتدار حاصل کیا تو انہوں نے کعبہ کو

(۱) دیکھئے کتاب ”المنہاج للمعتمر والحاج“ ۶۸۔

(۲) صحیح بخاری ح: ۱۵۸۴۔

منہدم کر کے تعمیر کرایا اور قریش نے جس حصہ کو چھوڑ دیا تھا اس کو دوبارہ کعبہ میں شامل کر دیا لیکن حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے شہید ہونے کے بعد اس کو اصلی وضع پر واپس کر دیا اور قریشی بنیاد پر ہی دیوار تعمیر کر دی جو آج تک اسی طرح ہے۔ (۱)

جسے کعبہ میں نماز پڑھنا ممکن نہ ہو وہ حجر میں نماز پڑھ لے، کیوں کہ آپ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر نماز ادا کروں تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حجر (حطیم) میں داخل کر دیا اور فرمایا یہاں نماز پڑھ لو اگر تم خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتی ہو اس لئے کہ یہ بیت اللہ ہی کا حصہ ہے“ (۲)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کیا میں بیت اللہ میں داخل نہ ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: حجر میں داخل ہو جاؤ کیوں کہ یہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ (۳)

رکن یمانی

کعبہ کا وہ کونہ ہے جو ملک یمن کی طرف اور حجر اسود کے برابر ہے یہ کونہ ان بنیادوں پر قائم ہے جن پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کی تھی ”نبی ﷺ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرماتے تھے“ (۴)

(۱) صحیح مسلم ح: ۱۳۳۳ - (۲) سنن نسائی ح: ۲۹۱۵ سنن ترمذی ح: ۸۷۶۔

(۳) سنن نسائی ح: ۲۹۱۴ - (۴) سنن ترمذی ح: ۸۵۸۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یا قوتوں میں سے دو یا قوت ہیں“ (۱)

مقام ابراہیم

مقام ابراہیم سے مراد وہ (مبارک) پتھر ہے جس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت اٹھا کر لائے تھے تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی دیواروں کو اونچا کر سکیں، دوران تعمیر حضرت اسماعیل پتھر تھماتے تھے اور حضرت ابراہیم اپنے دست مبارک سے پتھروں کو رکھتے جاتے تھے۔

مقام ابراہیم بیت اللہ سے بالکل متصل تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے وہاں سے اٹھا کر اس جگہ میں رکھ دیا جہاں وہ آج کل ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ اس جگہ رکھے رہنے سے یہ طواف کرنے والوں اور نمازیوں کے لئے رکاوٹ بنتا ہے اس لئے انہوں نے ایسی جگہ رکھوا دیا جہاں کسی کو تنگی نہ رہے۔ (۲)

مقام ابراہیم کی چند ایک خصوصیات

(۱) بیت اللہ کی بنیاد پڑنے کے وقت سے ہی اس مبارک پتھر کی حفاظت رہی ہے جب کہ اس کو چوری کرنے کی بھی بہت کوششیں ہوئیں، نیز ہزاروں سال کی طویل مدت میں نہ جانے کتنی مرتبہ مسجد حرام زبردست قسم کے سیلابوں اور طوفانوں سے گزری۔

(۱) صحیح الجامع ح: ۳۵۵۹۔

(۲) فتح الباری ج ۱۸ / ۱۹۔

(۲) مشرکین کی پوجا پاٹ سے مقام ابراہیم اور حجر اسود محفوظ رہا باوجودیکہ کفار و مشرکین کے دلوں میں ان دونوں پتھروں کی عظمت تھی اور وہ ان کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

اسلام کے شروع مرحلہ میں اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشانات موجود تھے، پھر لوگوں کے ہاتھ پھیرنے کی وجہ سے وہ نشانات ختم ہو گئے۔

علامہ الشیخ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مقام ابراہیم کو مقام ابراہیم اس لئے کہتے ہیں کہ جب کعبہ کی تعمیر بلند ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر چڑھ کر کعبہ کی تعمیر کرتے رہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کے پاؤں کے نشانات اس پتھر پر واضح طور پر موجود تھے لیکن برسہا برس گزرنے اور لوگوں کے بہت زیادہ ہاتھ پھیرنے کی وجہ سے پاؤں کے نشانات ختم ہو گئے۔ (۱)

آب زمزم

مسنون یہ ہے کہ آب زمزم پیا جائے اور خوب پیا جائے اور یہ وہ پانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس خصوصیت سے نوازا ہے کہ اس کو اپنے گھر کے پاس اس مبارک جگہ سے نکالا، اس پانی میں ہر بیماری سے شفا ہے، نیز اس میں سیرابی اور آسودگی ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے اور اپنے رب سے شفا کی امید رکھتے ہوئے آب زمزم پیا تو عین ممکن ہے کہ اسے فائدہ حاصل ہو اور یہ ایک آزمائی ہوئی چیز ہے۔

(۱) دیکھئے کتاب ”الشرح الممتع“ ج ۷/۳۰۱

بہر کیف آب زمزم صاف ستھرا اور پاکیزہ پانی ہے جسے پینا مستحب ہے، اس پانی سے وضو کرنے اور کپڑا دھونے میں کوئی حرج نہیں جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ”زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے“ (۱)

مسجد متعیم

یہ مسجد عائشہ کے نام سے مشہور ہے کیوں کہ یہ اس جگہ واقع ہے جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے موقع پر سن ۹ ہجری میں عمرہ کے احرام کے لئے تشریف لے گئی تھیں جب ان کو حیض آ گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں عمرہ کرنے کا حکم دیا، یہ مسجد بیت اللہ سے ۵، ۷ کلو میٹر دور مکہ مدینہ روڈ پر واقع ہے۔

شعب ابی طالب

اس کا ذکر سیرت میں بار بار آیا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں قریش مکہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو بعثت نبوی کے ساتویں برس محصور کر دیا تھا جب آپ ﷺ نے دعوت کا کام شروع کیا، اس جگہ کو پہلے شعب ابی طالب کہا جاتا تھا پھر شعب بنی ہاشم کہا جانے لگا، آج کل اسے شعب علی کہا جاتا ہے، آنحضرت ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش یہی جگہ ہے، یہ گھاٹی جبل ابی فہیس اور شعب ابی عامر کے درمیان ہے۔

(۱) مسند احمد ج ۳/۳۵۷، سنن ابن ماجہ ج: ۳۰۶۲ علامہ البانیؒ نے اس

حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے السلسلة الصحيحة ج: ۸۸۳۔

دارُ الندوہ

یہ وہ گھر ہے (قریش کی پارلیمنٹ) جسے قسّی بن کلاب نے لوگوں کے اکٹھا ہونے اور مشورہ کرنے کے لئے تعمیر کیا تھا، لڑائی کا پروگرام یہیں بنایا جاتا تھا اور شادی بھی یہیں کرائی جاتی تھی شروع اسلام میں بہت سے امراء اور خلفاء اس میں قیام کیا کرتے تھے یہ مسجد حرام کے شمالی جانب تھا، پھر عباسی خلیفہ معتضد باللہ نے سن ۲۸۴ ہجری میں اس جگہ کو مسجد حرام میں شامل کر دیا، اب تک اس سمت میں ایک دروازے کا نام باب الندوہ رکھ دیا گیا ہے۔

حرم سے گمشدہ چیز اٹھانا

حرم میں گری پڑی چیزوں کی خاصیت ہے کہ کسی کے لئے اٹھانا جائز نہیں الا یہ کہ کوئی شخص ہمیشہ اسے اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا اسے اس ادارے کے حوالے کرنا چاہتا ہو جو ان گری پڑی چیزوں کو وصول کرنے کے مجاز ہیں، فرمان نبوی ﷺ ہے ”گری پڑی چیز اٹھانا صرف اعلان کرنے والے کے لئے جائز ہے“ (۱)

حرم مکی اور حرم مدنی میں گم شدہ چیزوں کے مراکز ہیں جو خاص اسی مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں تو ایسی صورت میں بدرجہ اولیٰ ان مراکز کے ساتھ رابطہ کرنا چاہئے اور یہ طریقہ صحیح نہیں ہے کہ اندرون حرم گمشدہ چیز پانے والا حرم میں موجود لوگوں کے پاس لے جا کر متعارف کرواتا پھرے، جب کہ حرم میں مختلف ملکوں اور زبانوں کے لوگ ہوتے ہیں اور پھر حرم کا رقبہ بھی بہت بڑا ہے۔

(۱) صحیح بخاری ح: ۲۴۳۴، ۴۳۱۳، صحیح مسلم ح: ۱۳۵۵، دیگر کتب حدیث۔

علاوہ ازیں بہت ساری چیزوں کی صفات بھی ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ اصل مالک کے علاوہ دوسروں کو مل جاتی ہیں یا بعض کمزور ایمان لوگوں کو طمع بھی ہو جاسکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے عمروں کی تعداد

- (۱) عمرہ حدیبیہ: سن ۶ ہجری میں آپ نے عمرے کا ارادہ کیا مشرکین نے آپ کو روک دیا لہذا طواف وسعی کئے بغیر آپ حلال ہونے پر مجبور ہو گئے اور قربانی کی۔
- (۲) عمرہ قضا: ذی قعدہ سن ۷ ہجری میں آپ نے عمرہ ادا کیا۔
- (۳) عمرہ بعرانہ: ذی قعدہ سن ۸ ہجری میں آپ نے عمرہ کیا۔
- (۴) سن ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے ساتھ آپ نے عمرہ کیا تھا۔ (۱)

معتمر کے لئے مجوزہ پروگرام

یہ مبارک سفر کیسے پورا ہو؟ اور اس مبارک سفر سے حسب امکان کیسے فائدہ اٹھایا جائے؟ یہ مجوزہ پروگرام ہم آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں جس کے مطابق اگر آپ عمل کریں گے تو ان شاء اللہ بہت زیادہ خیر حاصل کر سکیں گے:

- (۱) نماز فجر سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے حرم جائیں اور نماز وتر ادا کریں کیوں کہ ان سنتوں میں سے ہے جن کی تاکید ہے اور آپ سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

وتر کی نماز سفر اور حضر میں نہیں چھوڑا کرتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز وتر کی بڑی اہمیت ہے، اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ گیارہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

پھر اگر ممکن ہو تو آپ بیت اللہ کا طواف کریں یہ آپ کے لئے بہتر ہے کیوں کہ اس وقت عجیب روحانیت ہوتی ہے، لیکن یہ جان لینا چاہئے کہ روحانیت اور سکینت اسی کو مل سکتی ہے جو پہلے سے اس کے لئے تیاری کرے اور جلد سو جائے۔

(۲) ہر نماز کے لئے جلدی جانے کا اہتمام کیجئے بلکہ کوشش کیجئے کہ جب موزن اذان کے الفاظ بلند کرے تو آپ حرم میں موجود ہوں۔

(۳) اذان ختم ہونے تک موزن کے پیچھے اذان کے کلمات دہراتے رہیں پھر اذان کے بعد کی دعا پڑھیں اور اپنے آپ کو اس اجر و ثواب سے محروم نہ رکھیں جو اس دعا کے پڑھنے پر ملتا ہے۔

(۴) اذان ختم ہو جانے کے بعد چند رکعات نفل نماز پڑھ سکتے ہیں سوائے فجر کی نماز کے وقت کے اس لئے کہ آپ ﷺ سفر میں بھی فجر کی دو رکعت سنت کی پابندی کیا کرتے تھے۔

(۵) صف بندی اور اس کی درستگی کا خیال رکھیں کیوں کہ یہ نماز پوری کرنے میں شامل ہے، جب کہ بعض لوگ اس کو ذرہ برابر اہمیت نہیں دیتے۔

(۶) فرض نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں کے اجر و ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ

رکھیں، بعض لوگ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد نماز جنازہ کے اعلان کا انتظار کرنے لگتے ہیں اور نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھ کر آنے جانے والوں کو دیکھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں نتیجتاً وہ فرض نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں سے غافل ہو جاتے ہیں۔

(۷) فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے تک بیٹھے رہیں (یعنی سورج نکلنے کے تقریباً پندرہ منٹ کے بعد تک) پھر دو رکعت نماز ادا کریں، اس کا اجر و ثواب بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر اسی جگہ بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مکمل، مکمل، مکمل، یعنی حج و عمرہ کا پورا ثواب“ (۱)

(۸) چاشت کی نماز کے ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ کریں، کیوں کہ چاشت کی نماز کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ہر جوڑ پر صبح ایک صدقہ لازم ہو جاتا ہے، ایک دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ایک مرتبہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے، اور وہ دو رکعت نماز ان تمام کاموں سے کفایت کر جاتی ہے جسے آدمی چاشت کے وقت ادا کرتا ہے“ (۲)

(۱) سنن ترمذی ح: ۵۸۶، علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے،

دیکھئے صحیح الجامع ۶۳۴۶۔

(۲) صحیح مسلم ح: ۷۲۰۔

نماز چاشت کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے شروع ہو کر [یعنی سورج کے طلوع ہونے کے پندرہ منٹ کے بعد سے لے کر] زوال سے پہلے [یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے دس منٹ پہلے] تک رہتا ہے، آپ ﷺ کا معمول آٹھ رکعتیں پڑھنے کا تھا۔

(۹) نماز ظہر سے اتنی دیر پہلے آئیں کہ اذان ہونے سے پہلے کچھ پڑھ سکیں اور عام نفل نماز ادا کر سکیں، اور نماز کے بعد تھوڑی دیر بیٹھ کر قرآن پڑھیں یہی طریقہ عصر کی نماز میں بھی دہرائیں البتہ یہ کہ عصر کے بعد بیٹھنا زیادہ تر لوگوں کے لئے آسان ہوتا ہے۔

(۱۰) نماز عصر کی اذان کے بعد چار رکعات نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیر دیں کیوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس آدمی پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات نماز پڑھی“ (۱)

(۱۱) مغرب کی اذان سے تھوڑی دیر پہلے حاضر ہونے کی کوشش کریں اور موزن کے پیچھے پیچھے اذان کے کلمات کا جواب دے کر ثواب کمائیں کیوں کہ اس سرزمین میں غروب کا وقت بھی عجیب ہوتا ہے بشرطیکہ غور و فکر کرنے والا غور و فکر کرے۔

(۱۲) مغرب کی نماز کے بعد علمی دروس و تقاریر میں بیٹھنے کے لئے جنت کی کیاری تلاش کریں اور ان چند منٹوں میں ثواب کمائیں۔

(۱۳) عشاء کی نماز کے بعد حرم کے صحن میں بیٹھیں اور نماز تلاوت قرآن، ذکر الہی اور دعا میں مشغول رہیں۔

(۱) سنن ابوداؤد ج : ۱۲۷۱ ترمذی ح : ۴۳۰، علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا

ہے، دیکھئے صحیح الجامع ۳۴۹۳۔

حریم شریفین میں زیادہ سے زیادہ نماز کا اہتمام کرنا

بہت سے لوگ حریم شریفین میں نماز پڑھنے کی فضیلت کو جانتے ہیں لیکن ہمارے اس موضوع کے تحت اس فضیلت کا ایک خاص مفہوم ہے اور وہ یہ کہ حرم مکی میں دوسری مسجدوں کے مقابلے میں ایک رکعت نماز کا ثواب ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز دیگر مساجد میں ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے، البتہ مسجد حرام کی ایک نماز دیگر مساجد کی ایک لاکھ نماز سے بڑھ کر ہے“ (۱)

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا عطیہ ہے بہت سے لوگ جو ان مقدس شہروں کا سفر تو کرتے ہیں البتہ اس موقع سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں۔

بعض مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ چھٹیوں میں مکہ المکرمہ یا المدینہ المنورہ کا سفر کرتے ہیں اور فرض نمازوں کے علاوہ وہ کچھ نہیں پڑھتے اور بہت کم نفل نماز پڑھتے ہیں، پھر اپنے اوقات کا بیشتر حصہ بازاروں میں گھوم پھر کر گزارتے ہیں اس خیال سے کہ وہ اپنے عزیز واقارب کے لئے تحفے تحائف خریدیں گے، اور نہیں جانتے کہ وہ اپنی زندگی کی فرصت کو انہوں نے ضائع کر دیا جب کہ وہ اسے کامیاب بنا سکتے تھے۔

(۱) مسند احمد ج ۳/ ۳۴۳ سنن ابن ماجہ ح ۱۴۰۶ اعلامہ البانی نے اس حدیث

کو صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح الجامع ۳۸۳۸۔

مکہ المکرمہ میں قرآن مجید کی تلاوت کا پروگرام

اس جگہ جن چیزوں میں اپنے اوقات بسر کئے جائیں ان میں سب سے بہتر طریقہ قرآن مجید یاد کرنا، تلاوت کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے، اور اللہ کا شکر ہے کہ نیک لوگوں میں ہم یہی طریقہ دیکھتے ہیں:

اور آپ خوب جانتے ہیں کہ تلاوت قرآن سے صرف ان پڑھنے والے کو ہی فائدہ پہنچتا ہے جو تدبر کے ساتھ پڑھیں اس کے معنی و مفہوم اور اس کے اوامر و نواہی پر غور کریں اس طرح کہ جب پڑھنے والا کسی ایسی آیت سے گزرے جس میں اللہ تعالیٰ کوئی حکم دے رہا ہو تو اس کی تعمیل کرے اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز سے روک رہا ہو تو اس سے رک جائے اور جب آیت رحمت سے گزرے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرے، اور جب آیت عذاب سے گزرے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگے، تلاوت قرآن کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اس میں غور و فکر کیا جائے اور اس کے معانی، اسرار و رموز اور احکام کو سمجھا جائے، فرمان الہی ہے (کِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ) (سورہ ص آیت: ۲۹)

”یہ بابرکت کتاب جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور غفلت اس سے نصیحت حاصل کر سکیں“

بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت نہ کی جائے تاکہ نمازیوں کے لئے تشویش نہ بن جائے کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، ”نمازی اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا

ہے اسے دیکھنا چاہئے وہ کس سے سرگوشی کر رہا ہے اور تم آپس میں بلند آواز سے تلاوت نہ کرو“ (۱)

بہتر یہ ہے کہ قرآن پڑھنے یا سننے میں سے وہ کام کیا جائے جو دل کے لئے زیادہ موثر ہو، اس لئے کہ پڑھنے کا اصل مقصد قرآن میں غور و فکر کرنا، اس کے معانی کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب خود دلیل ہے۔ (۲)

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی بڑی فضیلت اور بڑا اجر و ثواب ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے ”قرآن پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قرآن قیامت کے دن قاری کے حق میں شفا فرام کرنے والا بن کر آئے گا“ (۳)

قبل اس کے کہ ہم اس مجوزہ پروگرام کا تذکرہ کریں چند اہم چیزوں کی طرف توجہ دلانا بہتر سمجھتے ہیں:

(۱) جو ایام آپ مکہ میں گزاریں گے وہ کم بلکہ بہت ہی کم ہیں اس لئے بہتر ہے کتاب الہی کی کثرت سے تلاوت کر کے اس جگہ کی عظمت سے فائدہ اٹھائیں تاکہ آپ کا ہر لمحہ کلام الہی کے سننے میں گزرے۔

(۱) مسند احمد، طبرانی، صحیح سنن ابوداؤد برقم: ۱۲۰۳، صحیح الجامع برقم: ۱۹۵۱۔

(۲) صلاة اللیل والتراویح ص: ۴۶۔

(۳) صحیح مسلم دیکھئے صحیح الجامع برقم ۱۱۶۵۔

(۲) عام طور سے آرام آرام کے ساتھ قرآن کا ایک پارہ پڑھنے پر بیس منٹ سے زیادہ نہیں لگتے۔

(۳) جب مقررہ مقدار آپ سے رہ جائے تو دوسرے وقت میں تلافی کر لیں۔
اس مبارک سفر کی کامیابی یہ ہے کہ قرآن مجید کو مکمل ختم کیا جائے اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے بلکہ بالکل آسان کام ہے، نیچے بنا ہوا نقشہ اس پروگرام کی تکمیل میں انشاء اللہ آپ کے لئے معاون ثابت ہوگا، اس طرح سے صرف پانچ دن کے دوران آپ قرآن ختم کر سکتے ہیں:

وقت	تلاوت کی مقدار
فجر کے بعد	دو پارے
ظہر کے بعد	ایک پارہ
عصر کے بعد	ایک پارہ
مغرب سے کچھ پہلے	ایک پارہ
عشاء کے بعد	ایک پارہ
ٹوٹل	چھ پارے

اور اگر آپ صرف تین دن میں قرآن ختم کرنا چاہیں تو درج ذیل نقشہ آپ کے لئے مددگار ہوگا:

وقت	تلاوت کی مقدار
فجر سے پہلے	ایک پارہ
فجر کے بعد	تین پارے
ظہر سے پہلے	ایک پارہ
ظہر کے بعد	دو پارے
عصر کے بعد	دو پارے
مغرب سے کچھ پہلے اور اس کے بعد	ایک پارہ
ٹوٹل	دس پارے ہوئے

دعوت

قارئین کرام: اس مقام پر آپ کے لئے دعوت ہے اور اس کی ہم تاکید کرتے ہیں کہ آپ کا سفر جب ختم ہو تو آپ کلام الہی کا کچھ حصہ لازمًا یاد کر چکے ہوں، کچھ ایام گزرنے کے بعد جب آپ ان آیت کو دہرائیں گے تو آپ کو یاد آئے گا کہ میں نے انہیں بیت اللہ کے پاس رہ کر حفظ کیا تھا تو آپ کو بہت زیادہ اچھا لگے گا۔

اور اچھی طرح جان لیں کہ اللہ سے مدد طلب کرنے، دعا مانگنے اور پختہ ارادہ کرنے سے ہی کلام الہی یاد ہو سکتا ہے اور اسی طرح بند دروازے کھل سکتے ہیں اور بہت سارے مواقع اللہ کے حکم سے مہیا ہو سکتے ہیں..... آپ غور و فکر کر کے دیکھ لیں۔

حرم کی میں تربیتی لمحات

(۱) آپ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان کو یاد رکھیں کہ:

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آرام دہ اور تیز رفتار وسیلہ نقل (گاڑی) عطا فرمایا۔

☆ عمرہ کی ادائیگی اور مکہ سے واپسی تک آپ صحت مند اور تندرست رہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کھانے پینے اور ٹھہرنے کے لئے بہت زیادہ مال عطا فرمایا۔

☆ حرم کے قریب اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے ایئر کنڈیشن رہائش مہیا کی۔

(۲) نبی کریم ﷺ کی یہ دعا تھی (يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، اَللّٰهُمَّ

مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ) (۱)

”اے دلوں کے بدلنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمادے، اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر لگادے“ تو دل کو اطاعت میں لگائے رکھنا بہت آسان ہے، خصوصاً حرم میں جب کہ دیر تک ٹھہرنا ہوتا ہے، اس طرح آدمی عبادت سے تلاوت قرآن، اور تلاوت قرآن سے بیت اللہ کے طواف، اور طواف سے علمی مجلسوں میں حاضری، اور علمی مجلسوں سے نفل نماز کی ادائیگی اور نفل نماز سے حرم کی تاریخ پر نظر اور حرم کی تاریخ سے پھر مکہ المکرمہ میں نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے حالات اور کعبہ کے حالات پر غور میں مصروف رہتا ہے۔

(۳) جب آپ کثرت سے ان حضرات کو دیکھیں: طواف کرنے والے، خشوع کرنے

(۱) صحیح مسلم برقم ۳۶۵۴۔

والے، نفلی عبادات کرنے والے، سجدے کرنے والے، بہت زیادہ رونے والے، اللہ کی عبادت میں مصروف رہنے والے، فرمانبرداری کرنے والے، یا اعتکاف کرنے والے، تو ایسے لوگوں اور دوسرے نیک لوگوں کو دیکھتے وقت آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کوتاہی کا احساس پیدا ہوگا، اور ان لوگوں کے حوصلے اور اعمال کے سامنے اپنے آپ کو کمزور عمل والا محسوس کریں گے، تو جان لیں کہ آپ اپنے رب کے ساتھ کوتاہ ہیں اور اپنی کوتاہ عملی کو بھی زیادہ سمجھ رہے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ آپ عبادت میں زیادہ محنت کریں آپ کا حوصلہ زیادہ بڑھے اور آپ اس احساس کے ساتھ زندگی گذاریں کہ میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں کوتاہ ہوں۔

(۴) شریعت نے پورے حرم میں شکار کو پریشان کرنے، قتل کرنے، درخت کاٹنے اور چھانٹنے سے منع فرمایا ہے تاکہ ایک مومن کے دل میں اس مکان کی عظمت باقی رہے، فرمان الہی ہے ﴿وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (۱)

”اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے یہ ہے“ تو پھر کیسے اس جگہ گناہ کرنے کی ہمت ہو سکتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ اس کے دل میں اللہ کے شعائر کی تعظیم کم ہے، اس طرح کی رسوائی سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، فرمان الہی ہے ﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ بِظُلْمٍ نَذَقَهُ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ﴾ (۲)

”جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے“

عبادت میں غفلت

ان مقامات اور مشاعر مقدسہ میں مختلف ملکوں سے بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں جن میں عرب اور عجم سبھی ہوتے ہیں، جہاں بہت سارے شرعی خلاف ورزیوں کا امکان ہے، اور نبی ﷺ فرماتے ہیں ”تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ (سمجھا دے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل کے ساتھ

(اسے برا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے“ (۱)

اور صحیح مسلم میں، ہی یہ حدیث آئی ہوئی ہے کہ ”جو شخص ہدایت کی دعوت دے، اسے ان لوگوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے لیکن ان کے اپنے اجر میں کمی نہ کی جائے گی“ (۲) اے عمرہ کرنے والے بھائیو! ضرورت کا تقاضا ہے کہ دعوت الی اللہ کا کام کیا جائے، جب کہ اس میں اجر بھی کئی گنا ملنے والا ہے، اس لئے طاقت رکھتے ہوئے خود کو اس ثواب سے محروم نہ کیجئے، آپ ان میں عقیدے کردار و معاملات اور آداب کی غلطیاں دیکھیں گے۔

اے عمرہ کرنے والی بہنو! آپ بھی اس کے اثرات عورتوں میں حرم کے اندر اور باہر پائیں گے، بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے ساتھ قرآن کے کچھ نسخے، مفید اسلامی کتابیں، پمفلٹ اور نفع بخش آڈیو کیسٹیں لے جائیں اور ان چیزوں کا حاصل کرنا بڑا آسان ہے تو عیۃ الجالیات کے دفاتر اس سلسلہ میں آپ کی ہر ممکن رہنمائی اور خدمت کے لئے تیار ہیں۔

(۱) صحیح مسلم برقم : ۴۹۔

(۲) صحیح مسلم برقم : ۶۲۷۴۔

کیا آپ نے آزمایا ہے؟

قارئین کرام ! درج ذیل مناظر پر غور کریں:

☆ ایک آدمی اپنے سامنے دیکھ رہا ہوتا ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کعبہ کو دیکھ رہا ہے یا طواف کرنے والوں، ذکر الہی کرنے والوں کو دیکھ رہا ہے؟ اور وہ بہت زیادہ رورہا ہوتا ہے اور لوگ دائیں اور بائیں سے گزر رہے ہیں اور وہ رونے میں بے خود ہے۔

☆ دوسرا زمین پر اپنی پیشانی ٹکا کر بچے کی طرح رورہا ہے اور ایسے الفاظ کہہ رہا ہے جو سمجھے نہیں جاتے۔

☆ کوئی نوے برس سے زیادہ عمر کی والدہ کے پاس بیٹھا ہے اور ہاتھ میں تھامے کتابچہ اسے سنارہا ہے اور وہ دونوں روتے ہیں اور ان کے رخسار آنسوؤں سے بھیگے ہوئے ہوتے ہیں۔

☆ کوئی عورت حجاب لپیٹے اللہ سے دعا کرتی ہے پھر دیر تک روتی ہے اور ہاتھوں کو اپنے چہرے پر رکھ لیتی ہے۔

☆ کوئی انتہائی بوڑھا جس کے ابرو ڈھلک کر آنکھوں کو چھپا رہے ہیں، طواف کر رہا ہوتا ہے اور اس کا بیٹا اسے ہاتھ گاڑی پر بیٹھائے ہوتا ہے اور وہ آسمان کی طرف دیکھ رہا اور رورہا ہوتا ہے، اور وہ اسی حالت میں چکر دو چکر طے کرتا ہے۔

☆ کوئی ایک ہاتھ کو اٹھائے ہوتا ہے جہاں تک ممکن ہوتا ہے جب کہ دوسرا اپنی جگہ سے ہلتا نہیں اور اللہ سے اتنی بلند آواز میں دعا کر رہا ہوتا ہے کہ پاس کا آدمی سنتا ہے اور وہ رورہا ہوتا ہے، جب آپ اس کے نزدیک آئیں گے تو معلوم ہوگا کہ اس کا دوسرا ہاتھ مشلول

(فالج زدہ) ہے۔

☆ کوئی غلاف کعبہ (ملترزم) کے ساتھ چپک کر رو رہا ہوتا ہے اور یہ دعا کر رہا ہوتا ہے اے رب اے رب میرے گناہ بہت زیادہ ہیں اور تیری مغفرت بہت زیادہ وسیع ہے، میں تیرے در پہ آیا ہوں، اور تیرے دروازہ پر جھکا ہوا ہوں، مجھے آپ سے جو امید ہے اس سے محروم نہ کر، اے میرے رب اے میرے رب کہہ رہا ہوتا ہے اور رو رہا ہوتا ہے۔

میرے پیارے بھائیو! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں یہ لوگ ایسی روحانیت اور ایمانی حالت کیوں محسوس کرتے ہیں، جب کہ ہم لوگ ایسا محسوس نہیں کر سکتے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس گھر کی کثرت زیارت نے ہم سے اس روحانیت کو چھین لیا ہے یا یہ کہ یہ ہماری ایمانی کمزوری ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی کمی کا نتیجہ ہے۔

قارئین کرام! دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے سرگوشی، حضور قلبی، اعضاء و جوارح کا خشوع، عاجزی و انکساری، رب کی ضرورت اور اس کی محتاجی کا احساس یہ روحانی لذت کے وسائل ہیں اور یہ کام محال نہیں بلکہ ممکن ہے اور اس میں شرف و عزت ہے بس جدوجہد کی ضرورت ہے۔

آپ اپنے رب کے ساتھ تنہائی میں بیٹھیں جی ہاں اپنے رب کے ساتھ ایسے وقت میں بیٹھیں جب پہچان کا آدمی آپ کو دیکھ نہ رہا ہو۔

آپ اپنا موبائل فون بند کر لیجئے.....

بلکہ ان تمام چیزوں کو بند کر دیں جن کا تعلق دنیا سے ہے، اور اس خلوت نشینی کے لئے اپنے

آپ کو تیار کر لیجئے۔

کلام الہی کا کچھ حصہ پڑھیں۔

اللہ عزوجل سے دعا کریں۔

طواف کرنے والوں اور عبادت کرنے والوں کے احوال پر غور کریں۔

موت اور قبر کو یاد کریں۔

جنت اور اس کی نعمتیں یاد کریں۔

جہنم اور اس کا دردناک عذاب یاد کریں۔

میرے بھائیو! یہ بات طے ہے کہ آپ اس دنیا سے دوسری دنیا کی طرف منتقل ہوں گے یہ وہ دنیا ہے جس سے نیک لوگ خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم بھی آرزو کرو گے کہ تمہاری پوری زندگی ایسی ہی ہو تو پھر آتما کر کیوں نہیں دیکھ لیتے۔

کہیں اجر سے محرومی نہ ہو

بہت ساری احادیث میں مؤذن کے پیچھے اذان کے کلمات دوہرانے کی فضیلت آئی ہے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی الفاظ دہراؤ جو وہ اذان میں کہتا ہے اس کے بعد میرے اوپر درود بھیجو، اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے بعد میرے لئے اللہ تعالیٰ سے مقام وسیلہ کی دعا کرو جو جنت میں

ایک ایسا مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو حاصل ہوگا اور میں اس بلند مقام کا امیدوار ہوں، پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی“ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مومن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے کوئی اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ کر جواب دے، پھر جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو اشہد ان محمد رسول اللہ کہے، پھر جب حی علی الصلاۃ کہے تو جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے، جب حی علی الفلاح کہے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر جب لا الہ الا اللہ کہے تو لا الہ الا اللہ اپنے دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا“ (۲)

نمازی کے ثابت شدہ ثواب :

☆ ستائیس یا پچیس نمازوں کا ثواب جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔ (۳)

☆ ایک حج کرنے کا اجر ملتا ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے: جو شخص جماعت کے ساتھ فرض نماز

(۱) صحیح مسلم برقم: ۳۸۴۔

(۲) صحیح مسلم برقم: ۳۸۵۔

(۳) صحیح ابوداؤد برقم: ۵۲۴۔

کے لئے نکلا تو اسے ایک حج کرنے کا ثواب ملے گا“ (۱)

☆ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں پر بھی ثواب ملے گا، اس لئے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنے کا گھریا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب ہے، اس لئے کہ تم میں سے جب کوئی اچھی طرح سے وضو کرتا ہے، پھر مسجد کی طرف جاتا ہے اور صرف نماز ہی کی وجہ سے گھر سے نکلتا ہے تو ہر قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے، اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روک رکھتی ہے، اور جب تک وہ اپنی جائے نماز پر نماز پڑھ رہا ہوتا ہے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما، اس کے حال پر رحم فرما جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے“ (۲)

اور اللہ عز و جل کا فضل بہت زیادہ وسیع ہے لیکن افسوس ہے کہ لوگ اس اجر و ثواب سے غافل ہیں۔

(۱) مسند احمد ج ۲/ ۲۱۲، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار

دیا ہے، دیکھئے صحیح الجامع للالبانیؒ برقم: ۶۵۵۶۔

(۲) صحیح بخاری برقم: ۴۶۵، صحیح مسلم برقم: ۶۴۹۔

نیکیاں ہی نیکیاں

☆ جنت کی کیاری :

حرمین شریفین میں کئی طرح کے دروس و تقاریر مختلف اوقات میں خاص طور سے فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ہوتے ہیں، ان اہم پروگراموں میں شرکت کی کوشش کیجئے، کیوں کہ ان پروگراموں میں شرکت کر کے آپ کو ان دروس سے علمی فائدہ کے ساتھ ساتھ جو اجر عظیم ملتا ہے وہ بھی حاصل ہوگا، اور کیسے وہ اجر عظیم حاصل نہ ہو جب کہ اس طرح کی مجلسیں حرم میں منعقد ہوں۔

☆ نماز کا انتظار :

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے اس بابرکت جگہ میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد نماز سے فارغ ہونے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھی ہوتی ہے، یہ عظیم الشان عمل ہے اس لئے کہ وہ لوگ نماز کے حکم میں ہوتے ہیں جب تک نماز کے انتظار میں ہوتے ہیں، فرمان نبوی ﷺ ہے ”تم میں سے کوئی برابر نماز میں ہوتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے“ (۱)

بالخصوص مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد، تو اللہ کی کتاب پڑھ کر، اس کا ذکر کر کے اس کی طرف دعوت دے کر اس کی اس مجلس میں جس کو وہ پسند کرتا ہے غور سے سنئے اور ان گھڑیوں سے فائدہ اٹھائے۔

(۱) صحیح بخاری برقم ۶۴۷۔

☆ اگر ممکن ہو تو آپ حرم میں خیر اور بھلائی کے کئی کام انجام دے سکتے ہیں، جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: آج کے دن تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے، آپ نے پھر پوچھا: آج تم میں سے کس نے جنازہ کی نماز پڑھی ہے؟ تو ابوبکرؓ نے کہا میں نے، آپ نے پوچھا: تم میں سے کس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے، آپ نے پوچھا: تم میں سے کس نے آج کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟ تو حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا میں نے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی میں یہ ساری نیک خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا“ (۱)

اور یہ کثرت جنازہ کے باعث ممکن ہے نیز بیماروں کی عیادت کے لئے اجیاد اسپتال بھی حرم سے نزدیک ہے۔

☆ نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا، جب کہ کچھ لوگ اس معاملہ میں بہت زیادہ سستی کا شکار ہیں حالانکہ جمعہ کی نماز کے لئے جلدی جانے کے سلسلہ میں بہت زیادہ فضیلت ہے اور جب آدمی حرم میں ہو تو یہ فضیلت اور دو بالا ہو جاتی ہے۔

☆ حرم جاتے وقت اچھے کپڑے پہن کر اور بن سنور کر جانا چاہیے، اللہ عزوجل کا فرمان ہے ﴿يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (۲)

’اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو‘ تو پھر اللہ کے

مقدس گھر میں جانے کے لئے کیسے زیب و زینت اختیار نہ کی جائے، جب کہ ہم بہت سارے لوگوں کو اس سلسلہ میں بہت زیادہ کوتاہی میں مبتلا دیکھتے ہیں کچھ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سونے کا لباس پہنہتے ہیں اور کچھ لوگ غیر مناسب کپڑے پہنہتے ہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم ہر وقت اس بابرکت جگہ کے لئے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر تیار رہیں اور یہ سمجھ لیں کہ نماز میں اللہ عز و جل سے سرگوشی کے لئے یہ آپ تیاری کر رہے ہیں۔

☆ حرم جاتے وقت عمدہ قسم کی خوشبو لگالیں اور اپنی اولاد کو بھی خوشبو لگادیں۔

☆ حرم میں داخل ہوتے وقت اور دوران اقامت مسواک کر لیں کیوں کہ یہ ایسی بابرکت سنت ہے جس کا اہتمام وہ لوگ کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نیکی کی توفیق دے رکھی ہو۔

☆ تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کریں اور اس میں کسی طرح کی سستی نہ کریں کچھ لوگ ایک صف سے دوسری صف کی طرف جانے میں لگے رہتے ہیں یادائیں بائیں دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں بالآخر وہ تکبیر تحریمہ کے اجر و ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔

☆ حرم میں اپنے مسلمان بھائیوں میں خوشی پیدا کرنے کا باعث بنیں بایں طور کہ ان کو مناسب خوشبو لگادیں جیسے کہ عود کی خوشبو ہوتی ہے۔

☆ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے اس طرح کہ ان کے ساتھ نرمی، شفقت و مہربانی اور مسکراہٹ کے ساتھ پیش آئیے۔

☆ مختلف ملکوں کے رہنے والے دینی بھائیوں سے شناسائی حاصل کیجئے، فراخ دلی کے ساتھ ان سے بات کیجئے، ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیے، کھانے اور پینے میں ان کو

شریک رکھئے۔

کوشش کیجئے

(۱) اپنے اہل و عیال کے ساتھ خرید و فروخت کا وقت خاص کر لیں اس طرح مکہ مکرمہ

میں آپ کو اپنی اولاد کی نگہداشت اور ان کی اوقات کا مکمل خیال رہے گا۔

(۲) اپنے مال اور قیمتی اشیاء کو چوری ہونے سے بچائیے، اور اپنی ضرورت کا سامان ہی ساتھ رکھیں۔

(۳) اپنے چھوٹے بچوں کے ہاتھ سونے چاندی، ہیرے جواہرات اور گھڑیاں نہ چھوڑیں اگر آپ کو ان کی اور سامان کی حفاظت مطلوب ہے۔

(۴) جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اہل علم سے پوچھ لیں کیوں کہ فتویٰ دینے اور رہنمائی کرنے کے لئے پورے حرم میں ٹیلیفون نصب ہیں۔

آپ دوسروں کے مددگار بنیں

(۱) قرآن مجید کو ان کی مخصوص جگہوں پر رکھنے میں ایک دوسرے کی مدد کیجئے۔

(۲) جو شخص آب زمزم تک پہنچ سکتا ہے یا نہیں پہنچ سکتا سب کو پلائیں، جیسے: بچے، لاچار اور عمر رسیدہ لوگ۔

(۳) حرم میں دوسروں کی رہنمائی کریں چاہے وہ رہنمائی دروازے کی جگہ کے بارے میں ہو یا کسی اور جگہ کے بارے میں ہو۔

(۴) ہاتھ گاڑی پر سوار معذور لوگوں کی مدد کریں بالخصوص جب کہ وہ آپ کی مدد کا محتاج

ہوں جیسے بلند جگہ پر چڑھنے کی ضرورت انہیں درپیش ہو۔

(۵) رہائش یا ہوٹل کی تلاش میں دوسروں کی مدد کیجئے تاکہ مکہ مکرمہ میں ان کو ٹھہرنے کی سہولت ہو اور وہ راحت و آسانی کے ساتھ عمرہ ادا کر سکیں۔

(۶) گم شدہ بچوں کی رہنمائی کریں یا تو آپ ان کے اہل و عیال اور اقارب کو تلاش کریں یا ان کو اس خاص جگہ پر پہنچادیں جو گم شدہ بچوں کی دیکھ ریکھ کے لئے بنائی گئی ہے۔
(۷) فقیروں اور محتاجوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

(۸) سوموار اور جمعرات کے دن اور ہر ماہ کے ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کو غروب آفتاب کے وقت خشک اور تر کھجوریں اور کافی تقسیم کریں کیوں کہ ان دنوں میں روزہ رکھنے والے لوگ زیادہ ہوتے ہیں یا رمضان کے مہینہ میں ایسا کریں، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے اجر و ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی“ (۱)

(۹) مقام سعی میں کھجور تقسیم کیجئے خاص طور پر جب کھانے کی حاجت و ضرورت ہو یعنی ظہر اور عشاء کے بعد تاکہ عمرہ کی ادائیگی میں لوگوں کو مدد مل سکے۔

(۱) مسند احمد، سنن ترمذی، ابن ماجہ، علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح

کہا ہے دیکھئے صحیح الجامع للالبانی رحمہ اللہ برقم ۶۴۱۵۔

باہمی تعاون

حرم کی صفائی کا خاص خیال رکھیں (جیسے حرم کے صحن، وضو خانے، واٹر کولر وغیرہ) جب کہ مشاہدہ یہ ہے کہ ایک شخص پانی یا جوس پینے کے بعد جہاں چاہتا ہے پھینک دیتا ہے یا کوئی چیز لے کر اس کو زمین پر ڈال دیتا ہے نچٹا فرش گندگیوں سے بھر جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کا قصہ بیان کیا جس نے کانٹے دار ٹہنی کو راستے سے دور کر دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی کوشش کو قبول کر لیا، (۱)

اس مناسبت سے ہم آپ کو ذیل میں چند نصیحتیں کرتے ہیں:

☆ حرم میں ٹیسو پیپر یا ٹافی وغیرہ کا غلاف نہ پھینکیں، بلکہ اس کو مخصوص جگہ پر پھینکیں۔
☆ کھجور کی گٹھلی کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ میں پھینکیں پانی کے تھرمسوں اور نماز کے لئے بچھائی ہوئی قالینوں کے درمیان نہ پھینکیں۔

☆ جو تاحیل کو مخصوص جگہوں پر رکھیں اور ادھر ادھر نہ چھوڑیں۔

☆ پیاس محسوس ہو تو آب زمزم نوش کریں، اور گلاس کو اس کی جگہ رکھ دیں زمین پر پانی نہ بہائیں کہیں لوگ پھسل نہ جائیں۔

☆ حرم کی صفائی و ستھرائی کے پیش نظر اور دوسروں کے جذبات و احساسات کا احترام کرتے ہوئے کھانے پینے کی یا دیگر ممنوعہ چیزیں لے کر (حرم میں) داخل نہ ہوں۔

(۱) صحیح بخاری ح: ۶۵۲، صحیح مسلم ح: ۱۹۱۴۔

دعوتِ غور و فکر

خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے آنے والوں کے احوال پر غور کرنے کی ضرورت ہے آپ کو ان میں سے کتنے معذور، عاجز و بے بس اور کمزور نظر آئیں گے۔

ایسے وقت میں آپ دو باتوں کا خیال رکھیں :

(۱) یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم نعمت آپ کو عطا کی ہے کہ اس نے آپ کو کامل الاعضاء طاقتور اور قادر انسان بنایا ہے۔

(۲) یہ لوگ کتنے عظیم ہیں جنہوں نے تکلیفوں اور پریشانیوں کا سامنا کیا اور اس گھر تک پہنچنے کے راستے میں مشقتیں برداشت کیں جب کہ دوسری طرف بہت سے محروم القسمت لوگ اس اجر و ثواب سے محروم رہیں۔

(۳) مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر آپ وہ دعا ضرور پڑھیں جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاَکَ بِہِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا) ”تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے بہت سے لوگوں پر فضیلت بخشی“ تو اسے اس مصیبت سے عافیت مل جاتی ہے چاہے وہ جہاں کہیں ہو اور جب تک زندہ رہے۔ (۱)

(۱) سنن ترمذی برقم: ۳۴۳۱ سنن ابن ماجہ، علامہ البانی نے السنن میں اس کو حسن کہا ہے۔

تحائف سے متعلق بعض تجاویز

ہماری زندگی کی بہترین چیز تحفہ ہے جس کے متعلق رسول اکرم ﷺ نے ترغیب دی ہے، فرمایا: ”ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو محبت بڑھے گی“ ماں باپ، دوست، احباب، خویش و اقارب کو تحفے دینا، اس کا اچھا اثر ہوتا ہے محبت و الفت اور باہمی تعلقات کے بڑھانے میں، بالخصوص اگر تحفہ مکہ مکرمہ یا مدینہ نبویہ کا ہو تو اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے، اس لئے سطور ذیل میں ہم آپ کے لئے تحائف سے متعلق کچھ تجاویز پیش کرتے ہیں:

☆ عمدہ قسم کی مسواک خرید لی جائیں۔

☆ زمزم کا پانی لے لیا جائے۔

☆ قرآن مجید خرید لیا جائے۔

☆ مفید کیٹشیں خرید لی جائیں۔

☆ مدینہ کی کھجور لے لی جائیں۔

☆ مصلیٰ (جانماز) خرید لیا جائے۔

☆ عمدہ قسم کی خوشبو لے لیا جائے۔

☆ دل پسند ماکولات لے لئے جائیں۔

☆ کچھ نفع بخش آلات خرید لئے جائیں۔

☆ مناسب کھیلونے اور بہترین قسم کے ہدیے اور تحفے خرید لئے جائیں۔

لیکن یہاں پر ایک بات کی طرف توجہ دلانا مناسب ہے، کہ کچھ لوگ عمرہ سے فارغ ہونے

کے بعد اہل و عیال کے لئے حرام چیزیں خریدنا شروع کر دیتے ہیں جیسے گانے باجے کی کیسٹیں، لہو و لعب کے آلات، یا بچوں کے حرام کھیل، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کی خریداری نعمت پر شکر الہی بجالانے کے منافی ہے اس لئے اس کام سے چوکننا اور ہوشیار رہنا چاہئے۔

مکہ مکرمہ میں وقت ضائع کرنے کے بعض طریقے

(۱) مسجد حرام میں گہری نیند سو جانا: کچھ لوگ نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد زیادہ وقت اپنی جانماز بچھا کر سو جاتے ہیں اس طرح وہ اپنے قیمتی اوقات اور قیمتی لمحات کو ضائع کر دیتے ہیں۔

(۲) یہاں ایک اور خرابی پھیلتی جا رہی ہے اور وہ خرابی ہے عصر اور مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کا جماعت کی شکل میں حرم کے متفرق مقامات پر چائے اور کافی پینے کے لئے بیٹھنا اور باہم ایسی گفتگو کا تبادلہ کرنا ہے جس میں شرعی حدود کا خیال نہیں رکھا جاتا اس طرح حرم دور دراز مقامات سے آئے ہوئے خولیش و اقارب اور دوست و احباب سے ملنے کا اڈہ بن چکا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ مبارک اوقات ان کے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں، بہتر یہ تھا کہ وہ ان اوقات کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں مصروف کرتے۔

(۳) تحفے تحائف خریدنے کے بہانے یا ذہنی سکون کی خاطر دکانوں، ہوٹلوں، پارکوں اور تجارتی میلوں کا بکثرت چکر لگانا، حالانکہ یہ محرومی اور بدنصیبی ہے، اور حقیقت میں بدنصیب وہ ہے جو ایسے مقامات پر ٹہلنے میں اپنا وقت ضائع کر دے۔

(۴) بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے، روزنامہ کے اخبارات پڑھنے کے لئے رہائش گاہ میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا نیند میں وقت کا بڑا حصہ ضائع کر دینا۔

طہارت کے ضروری آداب

(۱) ٹیسو پیپر کا استعمال کرنا اور صحت مندانہ طریقہ سے چھٹکارا حاصل کرنا، کیوں کہ معتمر (عمرہ کرنے والے کے لئے) زمین پر تھوکرنا اچھا نہیں کیونکہ یہ منظر اچھا نہیں لگتا، نیز یہ بیماریوں کے منتقل ہونے اور متعدی امراض کے پھیلنے کا زبردست وسیلہ ہے، ایسے موقع پر ٹیسو پیپر کا استعمال آسان حل اور خوبصورت راستہ ہے۔

(۲) کچھ لوگوں کا کوڑا کرکٹ اور باقی ماندہ چیزوں کو بے دھڑک سڑک پر پھینک دینا یہ انتہائی غلط حرکت ہے۔

(۳) صفائی کا خاص خیال رکھیں اس طرح کہ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھولیں اور ہاتھ دھونے میں صابون یا کوئی دوسری چیز استعمال کر لی جائے۔

(۴) نظافت و صفائی کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وضو خانے اور لیٹرین وغیرہ کی صفائی کا خیال رکھا جائے تاکہ دوسرا بغیر کسی گھن کے اس کو استعمال کر سکے۔

(۵) اپنی رہائش خاص طور پر سونے اور بیٹھنے کی جگہ کی صفائی کا خیال رکھیں۔

خود کو نہ تھکائیں

بعض معتمرین ایسے کاموں میں اپنے آپ کو تھکا دیتے ہیں جن پر نہ کوئی اجر و ثواب ہے اور نہ ہی کوئی فضیلت ہے، جیسے:

(۱) بعض لوگ سخت بھیڑ اور گرمی کے اوقات میں عمرہ کرتے ہیں اس طرح سے وہ نہ صرف اپنے آپ کو پریشان کرتے ہیں بلکہ اپنے ساتھ رہنے والوں کو بھی پریشان کرتے ہیں، نپچتا عبادت کی حلاوت اور لذت سے بھی محروم رہتے ہیں، اگر ایسے وقتوں میں عمرہ کریں جب کہ بھیڑ نہ ہو اور موسم بھی اعتدال پر ہو تو اس کے لئے زیادہ آسانی ہوگی اور دل کے لئے زیادہ سے زیادہ خشوع کا باعث ہوگا۔

(۲) بعض معتمرین اپنی راحت و آرام کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے، بسا اوقات دیر گئے رات کو جاگتے ہیں جس کے باعث اس کے سونے کا نظام متاثر ہو جاتا ہے، اس قسم کے تصرفات و حرکات کی وجہ سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔

کھلی خوراک سے متعلق ہدایات

(۱) کھانوں سے پرہیز کرنا چاہئے، اور ڈبے میں بند خوراک کو استعمال کرتے وقت تاریخ صلاحیت (مدت استعمال کی تاریخ) دیکھ لینا چاہئے۔

(۲) کھانے میں ہمیشہ میانہ روی اختیار کرنا چاہئے، معدہ کو بھرنا نہیں چاہئے، طاقت سے زیادہ اس کو لوڈ نہیں کرنا چاہئے اور ان کھانوں کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے جو بد ہضمی کا سبب بنتے ہوں۔

(۳) فروٹ اور تازہ سبزیاں کھانے چاہئیں اور کھانے سے پہلے ان کو اچھی طرح دھو لینا چاہئے۔

(۴) مشروبات جیسے پانی، جوس اور لسی وغیرہ زیادہ سے زیادہ پینے چاہئیں۔

عام ہدایات

- (۱) چھتری استعمال کر کے براہ راست پڑنے والی سورج کی شعاعوں سے بچنا چاہئے۔
- (۲) جو لوگ سخت دھوپ کے دوران طواف کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ طبی دھوپ چشمہ استعمال کریں تاکہ سورج کی ان شعاعوں سے بچا جائے جس کی چمک طواف والی جگہ کے ماربل پر پڑتی ہے جو بسا اوقات آنکھ کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔
- (۳) اپنے ساتھ وہ خاص کارڈ ضرور رکھیں جو ضرورت کے وقت بیماری کی تشخیص کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہو۔
- (۴) موسم کے مطابق کپڑے رکھ لیں جسے عمرہ کرنے کے بعد پہن سکیں۔
- (۵) اپنے ساتھ اتنے کپڑے رکھ لیں کہ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آپ کو کپڑے دھلانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

بال منڈاتے وقت چوکنا رہیں

بال منڈاتے وقت اس بات کو یقینی بنائیں کہ نائی نئے بلیڈ سے آپ کے بال صاف کرے، اس لئے کہ بہت ساری متعدی بیماریاں خون کے راستہ سے منتقل ہوتی ہیں، بسا اوقات ایک ہی بلیڈ کو بار بار استعمال کرنے سے بیماریاں ایک دوسرے میں منتقل ہو جاتی ہیں جن میں سب سے خطرناک ایڈز کے وائرس ہیپائٹائٹس کے وائرس بی اور سی شامل ہیں اس لئے ہر معتمر پر ضروری ہے کہ ایک بلیڈ کو ایک ہی مرتبہ استعمال کرے، پھر اس کو مخصوص جگہ میں پھینک دے۔

معتمر کے لئے ضروری

بڑی عمر کے لوگ اپنی جسمانی حالت جیسے بیماری، کمزوری اور تکلیف کا خیال رکھیں، بہت زیادہ بھیڑ کی جگہوں میں داخل نہ ہوں اور اپنے نفس پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں جس کی طاقت نہ ہو، سخت بھیڑ کی صورت میں حجاج و معتمرین متعدی بیماریوں سے دوچار ہو سکتے ہیں، بعض حجاج گربھی سکتے ہیں خاص طور پر ان میں جو عمر رسیدہ لوگ ہیں وہ رگڑ اور عضو ٹوٹنے کا شکار ہو سکتے ہیں۔

بچیں بچیں!

☆ حرم یا غیر حرم میں عورتوں پر نظر ڈالنے سے احتیاط کریں، عین ممکن ہے کہ عورت مکمل بناؤ سنگار کر کے آئے نتیجہ فتنہ رونما ہو۔

☆ پاک سرزمین پر خرب اخلاق چینلوں پر چلنے والے پروگراموں کو نہ دیکھیں کیوں کہ اس طرح کے پروگرامز بہت سارے رہائش گاہوں اور ہوٹلوں میں مہیا ہیں اور یہ پروگرام جس قسم کی برائیاں اور گمراہیاں پھیلا رہے ہیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔

☆ طواف کرنے والوں کی بعض غلطیوں پر خاموشی اختیار کرنا جیسے دعا پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا جسے سن کر لوگوں کو ہنسی آجائے اور مذاق اڑائیں۔

☆ نماز چھوڑ کر سوئے رہنا خاص طور پر زیادہ دیر تک جگنے کے بعد۔

☆ دائیں ہاتھ میں جوتا پکڑنا پھر اسی ہاتھ سے مصافحہ کرنا جب کہ صحیح یہ ہے کہ بائیں ہاتھ میں جوتا پکڑا جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

دائیں ہاتھ کو کھانے پینے اور وضو کرنے کے لئے اور بائیں ہاتھ کو رفع حاجت اور گندگی دور کرنے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے‘

☆ مسلمانوں کا مذاق اڑانا ان کی بود و باش دیکھ کر عجیب عجیب باتیں کرنا۔

موبائل فون سے دور رہیں

موبائل فون کے بہت زیادہ فائدے ہیں لیکن لوگوں کو تکلیف پہنچانے اور پریشان کرنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے، ادھر آپ مسجد حرام میں طواف یا نماز وغیرہ پڑھنے کے لئے داخل ہوئے کہ موبائل فون کی گھنٹیوں کی آواز نے آپ کے خشوع و خضوع کو ختم کر دیا، اور اس سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ یہ گھنٹی میوزک یا گانے کی ٹون پر ہوتی ہے جب کہ یہ معلوم عام و خاص ہے کہ یہ شرعاً حرام ہے۔

حرم میں موبائلوں کے بعض مناظر درج ذیل ہیں:

(۱) جیسے ہی امام نے نماز کے لئے اللہ اکبر کہا کہ موبائل کے نغموں کی آواز بلند ہونے لگتی ہے اور نماز موسیقی کی سازوں میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور یہاں پر اس بات کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے کہ ٹیلیفون کرنے والے اکثر لوگ نہیں جانتے کہ جس کو ٹیلیفون ملایا ہے وہ حرم میں ہے یا اپنے شہر سے باہر ہے یا نماز میں ہے جب کہ یہ معلوم ہے کہ ایک شہر کی نماز کے اوقات کا دوسرے شہر کی نماز کے اوقات میں بڑا فرق رہتا ہے۔

(۱) مسند احمد ج ۶/۲۶۵، سنن ابوداؤد رقم: ۳۳ علامہ البانی نے السنن میں اس حدیث کو صحیح کہا

ہے۔

(۲) دوران طواف فون کا استقبال کرنا: اس طرح کہ طواف کے دوران فون آگیا طواف کرنے والا جواب لمبا کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک دو چکر تک جواب چل رہا ہے، اس طرح سے وہ اپنے اور دوسروں کے لئے غور و فکر اور دعا کے موقع کو ضائع کر دیتا ہے، جب کہ آپ کا مقام اس سے زیادہ بلند ہے کہ موبائل آپ کو اللہ کی کتاب سے مشغول کر دے۔

(۳) تلاوت قرآن کے دوران کچھ لوگ موبائل فون اپنے سامنے رکھتے ہیں اور شروع سے آخر تک موبائل پر نظر ٹکائے رکھتے ہیں کہیں سے اسے کوئی رسالہ یا ٹیلی فون آجائے، تو جو نہی کوئی ٹیلی فون آیا کہ وہ اپنی تلاوت منقطع کر کے فون کا جواب دینے لگ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس جگہ تنہا ہے۔

تاکہ نمازیوں اور طواف کرنے والوں کی دعائیں ٹیلی فون کی وجہ سے متاثر نہ ہوں جب کہ ان مقامات پر دعائیں قبول کی جاتی ہیں:

موبائل فون سے متعلق کچھ تجاویز :

☆ یا تو اسے اپنی رہائش رکھ آئیں۔

☆ یا اسے بند رکھیں۔

☆ یا اسے خاموش رکھیں۔

ناظرین کرام! یہ جان لیں اس دنیا کے نصیب میں سے کوئی حصہ آپ سے نہیں چھوٹے گا اسلئے کہ آپ کو اتنا ہی ملے گا جتنا آپ کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔

حرف آخر

محترم بھائی: جان لیجئے کہ اللہ کی رضامندی کی خاطر آپ نے عمرہ کیا ہے اب ضروری ہے کہ اپنے رب کے ساتھ نیا حساب شروع کریں، اس بابرکت فریضہ کی ادائیگی کے بعد نئی زندگی شروع کریں، ماضی کے تمام گناہوں سے سچی توبہ کریں اور عزم صادق کریں کہ آنے والے دنوں میں نیکیوں پر گامزن رہیں گے، اور اس سے بہتر نیکی کیا ہوگی جو برائی کے بعد کی جائے اور برائی کو مٹا دے اور اس سے بہتر کیا ہوگا کہ نیکی کے بعد مسلسل نیکی کرتے رہیں۔

بلاشبہ یہ رویہ فریضہ کی مقبولیت کی علامت ہے ان شاء اللہ، اور اس فریب میں مبتلا مت ہو جائیے کہ محض عمرہ کرنے سے آپ کی تمام برائیاں مٹ گئیں، پھر آپ وہی کام کرتے رہیں جو عمرہ کرنے سے پہلے کیا کرتے تھے، بلکہ آپ کو اپنے دل میں اللہ کی توحید کو زندہ کرنے کی، اسی کے لئے خالص عبادت کرنے کی، ہر گناہ اور معصیوں سے اللہ کی جناب میں توبہ کرنی چاہئے۔

اخیر میں ہم آپ کو اللہ کے حفظ و امان کے حوالے کرتے ہیں کیوں کہ اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا اور ارحم الراحمین ہے، اللہ عز و جل سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہم سب کے اعمال کو قبول فرمائے اور ہمارے اس عمل کو خالص اپنی رضا کے لئے بنائے، وہی بہتر مسئول ہے۔ اور ہماری یہ آرزو ہے کہ جو بھی اس کتاب سے فائدہ اٹھائے وہ ہمیں غائبانہ نیک دعاؤں سے محروم نہ کرے اور جسے بھی اس میں کوئی غلطی یا لغزش نظر آئے وہ ہماری رہنمائی فرمائے،

ہم اس کے ممنون و مشکور ہوں گے اور دعا بھی کریں گے۔
ہمیں آپ کے افکار و تجاویز اور غلطیوں پر نشاندہی کا انتظار رہے گا، اللہ سے ہماری دعا ہے
کہ وہ ہمارے قلوب و اعمال کی اصلاح فرمائے، اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل
فرمائے، وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

ابو عدنان محمد طیب السلفی

پسندیدہ دعائیں

☆ ﴿رَبَّنَا اِتِّسْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (سورة البقرہ آیت: ۲۰۱)

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا“

☆ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (سورة الاعراف آیت ۲۳)

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے“

☆ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (سورة ابراہیم آیت: ۴۱)

”اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین اور سب ایمان والوں کو اس دن معاف کر دے جس دن حساب قائم ہوگا“

☆ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا﴾ (سورة نوح آیت: ۲۸)

”اے میرے رب! تو مجھے اور میرے ماں اور باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی

کے اور کسی بات میں نہ بڑھا“

☆ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (سورة الاسراء آیت: ۲۴)
 ”اے میرے رب! ان دونوں والدین پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں
 شفقت کے ساتھ پالا“

☆ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (سورة البقرہ آیت: ۱۲۷)
 ”اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے“
 ☆ ﴿وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (سورة البقرہ آیت: ۱۲۸)
 اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے“
 ☆ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ﴾ (سورة
 ابراہیم آیت: ۴۰)

”اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب میری
 دعا قبول فرما“

☆ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْلَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ﴾ (سورة ممتحنہ آیت: ۵)

”اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال، اور اے ہمارے پالنے
 والے ہماری خطاؤں کو بخش دے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے“

☆ ﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ

صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿ (سورہ نمل آیت: ۱۹)

”اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے شکر ادا کروں اور ایسے نیک کام کروں جنہیں تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما“

☆ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (سورہ انبیاء آیت: ۸۷)

”تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں“

☆ ﴿رَبَّنَا إِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيَّا لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا﴾ (سورہ کہف آیت: ۱۰)

”اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کر دے“

☆ ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (سورہ طہ آیت: ۱۱۴)

”اے میرے پروردگار میرا علم بڑھا“

☆ ﴿رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ﴾ (سورہ المؤمنون آیت: ۹۷، ۹۸)

”اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں“

☆ ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾ (سورہ المؤمنون آیت: ۱۱۸)

”اے میرے رب (مجھ سے) درگزر فرما (مجھ پر) رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے“

☆ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (سورہ بقرہ آیت: ۲۸۶)

”اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک یا غلطی ہو جائے تو اس پر ہمارا یی گرفت نہ کر، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! جس بار کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے وہ ہم سے نہ اٹھوا، اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما“

☆ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (سورہ آل عمران آیت: ۸)

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر، اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے“

☆ ﴿رَبَّنَا فَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ﴾ (سورہ آل عمران آیت: ۱۹۳)

”اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے“

اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت کر“

☆ ﴿رَبَّنَا وَاتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيعَادَ﴾ (سورہ آل عمران آیت: ۱۹۴)

”اے ہمارے رب! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا“

☆ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ (سورہ فرقان آیت: ۷۴)

”اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنادے“

☆ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (سورہ حشر آیت: ۱۰)

”اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے بخش دے، اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب بے شک تو بڑا شفقت کرنے والا انتہائی مہربان ہے“

☆ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

”اے میرے پروردگار میرے گناہ معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے“

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ﴾ ”اے اللہ میں بے چارگی، کاہلی، بزدلی، بڑھاپے کی زحمت، بخلی، عذاب قبر اور موت و حیات کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں“ (بخاری و مسلم حدیث: ۲۷۰۶)

☆ ﴿اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ﴾ ”اے اللہ! میرے لئے میرے دین کو سدھار دے جو میرے معاملات کے تحفظ کا ذریعہ ہے، اور میرے لئے میری دنیا درست کر دے جس میں میری روزی اور گزراں ہے، اور میرے لئے میری آخرت بہتر بنا دے جس میں لوٹ کر جانا ہے، اور زندگی کو میرے لئے نیکی و بھلائی میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت بنا دے“ (صحیح مسلم حدیث: ۲۷۲۰)

☆ ﴿اللَّهُمَّ اِنِّ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا اَنْتَ خَيْرٌ مِّنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا﴾ ”اے اللہ! عطا کر میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری اور اس کو پاک کر دے، تو ہی سب سے اچھا اس کو پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مددگار اور مولیٰ ہے“

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا﴾

”اے اللہ! میں نفع سے خالی علم اور خشوع سے عاری دل، دنیا کے لالچی نفس اور نہ قبول

ہونے والی دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں“ (صحیح مسلم حدیث: ۲۷۲۲)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجْأَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ﴾ ”یا الہی میں تیری نعمتوں کے چھن جانے سے، تیری عافیت کے پھر جانے سے، بد قسمتی کے اچانک آجانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں“ (صحیح مسلم حدیث: ۲۷۳۹)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِي حُكْمِكَ، عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذِهَابَ هَمِّي﴾ ”اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اور مجھ پر تیرا ہی حکم نافذ ہے، اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ عادلانہ ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس پاک نام کے ساتھ جو تو نے اپنی ذات اقدس کا رکھا یا اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایا یا مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا تو نے اپنے علم غیب میں اسے اختیار کر رکھا ہے کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی فرحت و سرور اور سینے کا نور بنادے اور میرے غم کو ختم کرنے والا اور پریشانیوں کو دور کرنے والا بنادے“

(مسند احمد ج ۱/۳۹۱، ۴۵۲، حاکم ج ۱/۵۰۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحہ میں اس

حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے حدیث: ۱۹۹)

☆ ﴿اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ﴾ ”اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت میں مشغول رکھ“ (صحیح مسلم حدیث: ۲۶۵۴)

☆ ﴿يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ﴾ ”اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر ثابت اور قائم رکھ“ (مسند احمد، ترمذی، حاکم، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

☆ ﴿اللَّهُمَّ اُقْسِمَ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّاتِكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تَهْوُو بِهِ عَلَيْنَا مَصَابِبَ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِاسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَاتِنَا مَا أَحْيَيْنَا، وَاجْعَلْ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا﴾ ”اے اللہ! ہمیں اپنے خوف سے اتنا حصہ عطا کر جو ہمارے اور تیرے نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اس قدر فرمانبرداری کی توفیق بخش جس کے ذریعے سے تو ہمیں جنت تک پہنچا دے اور یقین کی ایسی قوت عطا فرما جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور تاقیامت ہمیں اپنے کانوں، آنکھوں اور قوت بدنی سے [صحیح طور پر] فائدہ اٹھانے کی توفیق مرحمت فرما اور مرنے کے بعد بھی اس کا فیض باقی رکھ اور جو کوئی ہم پر ظلم کرے تو اس سے ہمارا بدلہ لے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہمارے دین کے بارے میں ہمارا امتحان نہ لے اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد ہمارے علم کا منتہی اور منزل مقصود نہ بنا اور ہم پر ایسے

لوگوں کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کریں“ (سنن ترمذی، الدعوات، باب دعاء اللہم اقسّم، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے حدیث: ۱۲۶۸)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دُنْيَايَ وَدِينِي وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَامْنِ رُوعَاتِي وَأَحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنی دنیا اور اپنے دین اور اپنے اہل اور اپنے مال میں، اے اللہ! میرے عیوب کو چھپا دے، مجھے خوف سے محفوظ رکھ، اور میرے سامنے اور پیچھے اور دائیں بائیں اور اوپر سے میری حفاظت کر اور تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے اچک لیا جاؤں“ (مسند بزار، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے حدیث: ۱۲۷۴)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى﴾ ”اے اللہ میں تجھ سے ہدایت پارسائی عفت و پاکدامنی اور بے نیازی [دوسروں کا محتاج نہ ہونے] کا سوال کرتا ہوں“ (صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، دیکھئے صحیح الجامع حدیث: ۱۲۷۵)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ

تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ فُضِّيتَهُ لِي خَيْرًا ﴿۱﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر بھلائی کا، جلد آنے والی اور دیر میں آنے والی جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر برائی سے، جلد آنے والی اور دیر میں آنے والی جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس بھلائی کا جس کو تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے مانگا اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ مانگی، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جنت کا اور اس عمل یا قول کا جو جنت سے قریب کرے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو فیصلہ تو نے میرے لئے مقرر کیا ہے اس کو بھلا اور بہتر کر دے“ (سنن ابن ماجہ، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، دیکھئے حدیث: ۱۲۷۶)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ﴾ ”اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے سے، تیری ناراضی سے اور تیری عافیت کے ذریعے سے تیری سزا سے اور تیری ذات کے ذریعے سے تیرے قہر و غضب سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی“ (صحیح مسلم، سنن اربعہ، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، دیکھئے حدیث: ۱۲۸۰)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ﴾ ”یا الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص سے، جزام سے، جنون سے اور ہر خطرناک بیماری سے“

(مسند احمد، سنن ابوداؤد، سنن نسائی علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے حدیث: ۱۲۸۱)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيِّ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدَيْغًا﴾ ”اے اللہ! میں بلندی سے گر کر کسی چیز کے نیچے دب کر، پانی میں ڈوب کر اور آگ میں جل کر مرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے بدحواس کر دے اور اس سے بھی کہ تیری راہ میں لڑتے وقت میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے میری موت آئے اور اس سے بھی کہ میں [سانپ یا بچھو کے] ڈسنے سے فوت ہو جاؤں“ (سنن نسائی، حاکم، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے حدیث: ۱۲۸۲)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَبْسُ الصَّغِيرَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا يَبْسُ الْبِطَانَةَ﴾ ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کیوں کہ یہ بہت برا ساتھ لیٹنے والا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیوں کہ یہ بہت برا بھید ہے“ (سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے حدیث: ۱۲۸۳)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيَّتِي﴾ ”اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں کان اور آنکھ کے شر

سے، اور زبان و دل کے شر سے اور مادہ منویہ کے شر سے“ (سنن ابوداؤد، حاکم، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، دیکھئے حدیث: ۱۲۹۲)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ﴾ ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے“ (صحیح بخاری)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الْعُدُوِّ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ﴾ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ہنسی سے“ (سنن نسائی، حاکم، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، دیکھئے حدیث: ۱۲۹۶)

☆ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْآذَوَاءِ﴾ ”اے اللہ! میں برے اخلاق و اعمال، بری خواہشات اور بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں“ (سنن ترمذی، الدعوات، باب دعاء ام سلمہ حدیث: ۳۵۹۱، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، دیکھئے حدیث: ۱۲۹۸)

☆ ﴿اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس لمحہ بھر بھی تو مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر اور میرے تمام معاملات کی اصلاح فرما دے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں“

☆ ﴿اللَّهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلَقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي﴾ ”اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میری سیرت بھی اچھی بنادے“ (مسند احمد، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، دیکھئے صحیح الجامع حدیث: ۱۳۰۷۔)

☆ ﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْقِي نُورًا، وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، اللَّهُمَّ آعِظْنِي نُورًا﴾ ”یا الہی میرا دل، میری زبان، میرے کانوں اور میری آنکھوں کو نور بنادے، اور میرے پیچھے، میرے سامنے، میرے اوپر اور میرے نیچے نور ہی نور کر دے، الہی مجھے نور ہی نور عطا فر“ (بخاری و مسلم)

اہم ٹیلیفون نمبرز

نام	فون
مکتب توعیۃ الجالیات مکہ	۰۲۵۳۳۵۷۶۹
گورنر ہاؤس مکہ	۵۷۴۹۵۸۲
وزارت حج کا دفتر مکہ	۵۴۵۱۴۴۴
اجیاد اسپتال (مکہ)	۰۲۵۷۳۰۰۷۰
نورا اسپتال (مکہ)	۰۲۵۶۶۵۰۰۰
پولیس	۹۹۹
ہلال احمر (ایمبولینس)	۹۹۷
فائر بریگیڈ	۹۹۸
ٹریفک ایکسیڈنٹ	۹۹۳
حرم پولیس	۰۲۵۷۰۱۰۸۲

نوٹ :

سعودی عرب کے مختلف شہروں کے کوڈ نمبرز:

ریاض اور انحر ج: ۰۱ - جدہ، مکہ مکرمہ اور طائف: ۰۲ - مدینہ منورہ اور یثرب: ۰۴ -
 بریدہ، عنیزہ اور المجمعہ: ۰۶ - دمام، الخبر، الجبیل: ۰۳ - جیزان اور خمیس مشیط: ۰۷ -

مترجم کی دیگر تراجم و تصانیف

- ☆ استقبالِ رمضان مطبوع
- ☆ ایام مبارکہ //
- ☆ فضائلِ اعمال //
- ☆ منکراتِ اعمال //
- ☆ قرآنی معلومات //
- ☆ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ //
- ☆ جن و شیاطین سے گھر کی حفاظت //
- ☆ حسن خاتمہ اور سوء خاتمہ کے علامات و اسباب //
- ☆ شاملِ محمدی //
- ☆ زادِ راہ //
- ☆ فتاویٰ مکیہ //
- ☆ نبی کریم ﷺ کا طریقہ حج اور حج و عمرہ کے اہم مسائل //
- ☆ سننِ فطرت //
- ☆ سننِ متر و کہ //
- ☆ ملعون کون؟ زیرِ طباعت
- ☆ مسائلِ جنازہ //

